

۵ از میر محمد حضرت حافظ الباقی

۵
۱۳۲۳

الامام المیرزا ابوالحسن

یہ آیت شریف تاریخ وفات حضرت مولانا علیہ الرحمۃ ہے

الحمد لله على احسانه که درین ایام فرخنده فرجام شمع نادره

اسنے



جلت اول

من تصنیف عالم ابن فاضل بے بدل مخزن صول شریعت میرزا

حقیقت مولانا ابوالحسن صاحب دقت و تقیہ تلموزی حمیل اللہ شوالیہ

در بیان سیرت و مناقب و احوال و کرامات و معجزات و غیره

عرضداشت ضروری

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ اہل بعد فتاویٰ حضرت مولانا
مرحوم کے جوہارے اور ہمارے اجاب کے پاس موجود تھے اس واسطے کہ منافع
عجیبہ و فوائد غریبہ رکھتے تھے مدت سے دل چاہتا تھا کہ ان کو طبع کر اگر ہدیہ ناظرین
کریں تاکہ نفع خاص اس کا عام ہو جائے اور ہر طالب حق اپنا مدعا دلی حاصل
کرے الحمد للہ کہ ہماری یہ مراد حاصل ہوئی۔ اس لئے ان فتوؤں کو طبع کرایا۔
اور نام اس مجبومہ نافع کا بہ لحاظ اسم گرامی حضرت مصنف قدس سرہ الشریعہ
فتاویٰ رشیدیہ رکھا۔ بنے اس کو چند حصص پر منقسم کیا ہے تاکہ
خریدنے میں آسانی ہو۔ پہلا حصہ ہدیہ ناظرین اور دوسرا زیر طبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ان سے اہل اسلام کو منتفع فرماوے۔ آمین باریب العالمین۔

نہیہ

ان کلّ فتوؤں کی اصل ہمارے پاس موجود ہے جس صاحب کو کسی فتویٰ
میں شبہ پیش آوے وہ رفع ہو سکتا ہے۔

التماس

جو فتویٰ مولانا کا کسی صاحب کے پاس ہو اور اسکا طبع کرنا منظور ہو ارسال فرمائیں۔

الحمد للہ
عزیز الدین و علی غفرلہما مراد آباد محلہ ساہو

ماضون قبل صلواتہ کتاب : اصحیح اغلاط مترالین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲	میشک	میشک	۶۲	۳	استغفار	استغفار	۶۲	۱۵	مجاہد	مجاہد
"	۱۱	پران	پران	۶۸	۴	حائز	حائز	۶۸	۳۱	اکثر	اکثر
۱۲	۱۵	جودہ	جودہ	۶۹	۱۲	نخل	نخل	۶۹	۱۸	یجدو	یجدو
۱۶	۳	غیر	غیر	۷۰	۱۳	صورت	صورت	۷۰	۸	رنج	رنج
"	۸	اتفاق	اتفاق	۷۳	۱۸	عمرہ	عمرہ	۷۳	۲۷	دکان گو	دکان گو
"	۱۲	ذکر کو کوی	ذکر کو کوی	۷۵	۲	مذکور	مذکور	۷۵	۱۹	حوالہ	حوالہ
"	۱۵	ذو کو بصرہ	ذو کو بصرہ	۷۶	۳۲	بالم	بالم	۷۶	۱۰	قوبہ	قوبہ
۱۸	۳	اومین	اومین	"	"	جالتذہری	جالتذہری	"	۱۳	اور کفر	اور کفر
"	"	ہو	ہو	۹۲	۱۲	البرازہ	البرازہ	۹۲	۸	تخذ	تخذ
"	۱۱	چاہینے	چاہینے	۹۶	۱۲	خزینہ	خزینہ	۹۶	۱۲	سے	سے
"	۱۹	ر	ر	۹۷	۱۸	حرمتہ	حرمتہ	۹۷	۱۸	باجماع	باجماع
۱۹	۶	بجور	بجور	۹۸	"	خیریتہ	خیریتہ	۹۸	۱	جرا	جرا
"	"	ذ	ذ	۱۰۴	۱۲	صورت	صورت	۱۰۴	۹	خود	خود
"	۹	بائیکہ	بائیکہ	۱۰۵	۱۶	تقصدا	تقصدا	۱۰۵	۱۳	معیثہ	معیثہ
۲۱	۱۳	صوم خوب	صوم خوب	۱۰۶	۵	مین	مین	۱۰۶	۱۱	رافع بھی	رافع بھی
۲۲	۲۷	الانسان	الانسان	۱۰۹	۹	عبادۃ	عبادۃ	۱۰۹	۱۲	لبس	لبس
"	"	صوم ما	صوم ما	۱۱۰	۱۲	ذکر	ذکر	۱۱۰	۱۲	بجلی	بجلی
"	"	صدقتہ	صدقتہ	۱۱۱	۱۶	قیمم	قیمم	۱۱۱	۱۲	شعین	شعین
"	۱۳	اغفرنی	اغفرنی	"	۳	باطنی کا	باطنی کا	"	۱۴	شعبۃ الان	شعبۃ الان
"	۱۲	واجبرنی	واجبرنی	۱۱۲	۱۲	شرعیۃ	شرعیۃ	۱۱۲	۱۴	بقایا بھی	بقایا بھی
"	۱۹	تشہید	تشہید	"	۱۳	ادارہ	ادارہ	"	"	ماکتبا	ماکتبا
۲۳	۱۵	ساحہ	ساحہ	۱۱۷	۱	لاولیا	لاولیا	۱۱۷	۳	صاوردوا	صاوردوا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۲	تقویۃ الایمان کے حوالہ سائل صحیح ہونے میں	۱۱۵	ہفت سب بل میں امکان لکھا کے اقرار اور اولیٰ جہن سے احتراز میں	۱۱۵	نذر غیر اللہ کے شرک و جوار و عدم جوار میں
۱۱	تقویۃ الایمان کے خلاف عقیدہ رکن سے متعلق اور فاسق ہونے میں	۳۱	ذلیفہ شیشا اللہ کے منع ائمہ مومہ شرک ہونے میں	۸۳	ہونے عالم رسول اللہ صلعم یعقوب علیہ السلام قبل وحی تشریف آوری
۱۳۲	افترار اہل بیت تقویۃ الایمان کے بعض سائل سے مولانا محمد شہید کے توبہ کرنے میں	۳۲	ذلیفہ مذکورہ کے ترک میں	۱۲۳	یوسف کے کفر و عدم کفر میں
۵۱	نفس نبوت میں رسول اللہ صلعم کا مساوات ہونے میں معہ توحید جبارت تقویۃ الایمان	۱۱۶	افعال جہاں مثل توشہ گیا رہیں سجدہ طواف تسمیہ شیشا ذلیفہ شیشا و غیر شرک مومہ شرک ہونے میں	۹۳	احتمال عام غیب بار اور دوسرے راویوں کا اطلاق مومہ شرک ہونے میں
۸۱	رسول اللہ صلعم کو بھائی کہنے کے ثبوت میں اور اولیٰ جہن قتالے کے سب سے افضل ہونے رسول اللہ صلعم کے تقویۃ الایمان میں	۸۱	عدم ثبوت حاضری رسول اللہ محکم مودین اور اوس کے شرک و عدم شرک ہونے میں	۱۳۰	طلب عبادت اہل بیت شرک عدم شرک ہونے میں
۸۴	حق قتالے کسی کو کچھ نہایت نہوئے و منی توحید لفظ جار تقویۃ الایمان میں و رسول اللہ صلعم کا مثل ہونے میں	۶۲	عدم ثبوت حاضری رسول اللہ محکم مودین اور اوس کے شرک و عدم شرک ہونے میں	۱۱۱	اشعار ابوسبت و رسالت فرق کرنے کے مومہ شرک ہونے میں
۶۷	امکان کثرت یا تعدیل کے حوالہ و عدم وقوع میں	۸۸	اشعار امتدادیہ کے حوالہ ذکر و شرک ہونے میں	۱۳۳	منشی شعر امیر خسرو و ناویل بت پرستی میں
۱۱۸	امکان ربانیت علی کے حوالہ و عدم وقوع میں مع مومہ علی علیہ السلام و خط حضرت حاجی ادو اللہ علیہ السلام	۹۹	نشد میں حنفیہ و حنفیہ رسول اللہ صلعم کے سنے کا عقیدہ کفر ہونے میں	۱۲۶	قبول اولیاء اللہ کی چشمہ طاری و بیداری حق قتالے کے دیدار و عقیدہ فردود ہونے میں
				۸۵	تسمیہ غیر اللہ کے مومہ شرک و منع ہونے میں
				۷۴	احتمال حاکم غیر اللہ کے حرکت کو تاویلا کا قرہ کہنے میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۷	افعال جہاں کو خدا کچھ دیکھ چکا ہے لیا، جوین توڑے سنہی وغیرہ کے کفر و عدم کفر ہونے میں۔	۶۱	فرق عادات حق تعالیٰ کے فعل اور کسی نبی کی کے ذریعہ سے اظہار ہونے میں	۴۶	تخصیصات ایام و مقام ایسا ثواب کے باعث ہونے میں۔ نفس عقد مجاہدین کو منع اور ناجائز ہونے میں
۷۸	افعال کفریہ مسلم کی تاویل لازم ہونے میں	۶۲	کرات کے حق ہونے اور حق نہ کے پہلے پر خوف ہونے میں	۵۱	اجتماع ایصال ثواب بالیقین کے جواز و عدم جواز میں
۱۸	افعال شرکیہ میں تفریق شرک اور گناہ کیا ہونے میں	۱۲۸	کرات اولیا حق ہونے اور سکند اجامی ہونے میں	۵۳	ایصال ثواب بتعینات کیا ہونے نوشہ وغیرہ کے جواز و بہت ہونے
۱	بعض افعال شرکیہ سے خروج عن الاسلام ہونے اور عدم شرک ہونے میں	۷۴	بنات کے سر پر آگے اور شانے کے حق ہونے اور عبور پر بھی کے حق ہونے میں	۷۱	برائین قاطعہ میں مجلس دو دو کی تخصیص بہت ہونے میں۔
۷۷	مسلم کے خلاف احتمال کفریہ میں عمل ایمان پر لازم ہونے میں	۸	ایصال ثواب میں یقین بہت ہونے اور غرض کے منع و خلاف سنت ہونے میں	۷۲	ایصال ثواب بلا یقین یا اجتماع یوم و لائت کے جواز و بہت ہونے میں منع و فیج جہاں حق المقصد جلال الدین سیوطی و در الشیخ دلی اللہ جہاں کے۔
۱۰	بہت کے حسنہ ہونے میں	۶۱	مجلس جو دو قیام مرد و عورت کے بہت دکرہ ہونے میں	۷۳	مولود و مروجہ و نفس فکر کے بہت و مندوب ہونے میں منع و فیج جہاں فیض الحرمین
۳۰	بدعات خروج عن الاسلام سے مراد بدعات فی العقائد ہونے میں	۷۷	فاتحہ مرد و عورت ایصال ثواب کے بہت و شاہت ہونے ہونے میں۔	۷۴	مولود و مروجہ و نفس فکر کے بہت و مندوب ہونے میں منع و فیج جہاں فیض الحرمین
۷۷	بدعات کا ملے قدر المقصدہ چھوٹا بڑا ہونے میں	۷۷	ایصال ثواب بلا بہت مرد و عورت جائز ہونے میں	۸۱	عرس کے منع ہونے میں۔
۲۰	مبند میں قادر ہی جہتی وغیرہ کا مغایہ باجانب میں مثل بہتر فرشتہ کے ہونے میں منع و فیج جہاں	۶۲	آیت وقد نزل حکم فی الکتاب کے معنی و تفسیر نہماک و نہماک مجاہدین بہت کے حرام ہونے میں	۸۵	ایصال ثواب بلا تعین و تخصیص محتاج کچھ آتشہ وغیرہ کو مندوب و بہت ہونے میں
۷۷	تذکرہ الاخوان مست کا مٹی میں ملنے اور عبادت دک ہونے میں منع و فیج جہاں عقودہ الاخوان	۷۷	مجلس جو دو قیام مرد و عورت کے بہت فلاح ہونے میں	۷۷	تخصیصات کے باعث طہارم نہونے میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	
۹۰	جواز مجلس سہروردیہ اور احوال شائع شدہ حجت ہونے میں	۱۵۱	مجلس سہروردیہ و قیام و فائزہ و سہروردیہ کے بچت ہونے میں سہروردیہ و سہروردیہ	۲۶	تقسیم صدقات نجیب آباد و سہروردیہ بچت ہونے میں
۱۱	قول و فعل شائع و مجتہدین کے مجتہد ہونے میں	۱۶۱	علمائے شامیہ خط حضرت حاجی اماد اللہ صاحب	۱۱	تعام صدقات غنی و سہروردیہ مکرم و سہروردیہ میں
۱۱	ادولہ کا نسب جہ میں آنے کی روایت کا صحیح ہونے میں۔	۱۶۱	مجلس سہروردیہ و قیام و فائزہ و سہروردیہ بچت ہونے میں سہروردیہ و سہروردیہ	۱۱	اہل حبیب اور اپنے بھوٹن کو سہروردیہ دینے کے حقوق میں
۱۱۵	رسالہ ہفت مسلمانہ نسبت حاجی امداد اللہ صاحب کے صحیح ہونے میں	۱۶۲	غیر معینہ حسات کے بھائی شوبہ بچنے کے جواز میں	۲۱	پہنچنے تو اب عبادات مابہ اور اختلاف عبادات پر سہروردیہ۔
۱۱۶	نفس ذکر مرود کے جواز میں سہروردیہ توضیح حیات مایہ ساکن۔	۱۶۳	اموات کو ابدال تو اب غنیمت پہنچنے میں۔	۲۹	جائز ہونے قرآنی مہبت کی طرف سہروردیہ اور اد کے احکام میں۔
۱۱۶	سوم و فائزہ و سہروردیہ کی حدیث سہروردیہ حوالہ اور جنابی کے حقوق پر سہروردیہ	۱۶۸	اصول اب میں قرآن پڑھنے کی اہمیت حرام ہونے میں۔	۱۶۸	جواز پڑھنے قرآن کا اثر و سہروردیہ احکام قبولہ بعد اہتمام سہروردیہ۔
۱۱۸	سوم و مجلس سہروردیہ و سہروردیہ کی حدیث سہروردیہ و سہروردیہ میں	۱۶۵	اصول اب میں قرآن پڑھنے کی اہمیت حرام ہونے میں۔	۱۶۸	جواز عدم جواز ہے عبادت کے قبولہ میں۔
۱۱۶	سوم و فائزہ و مجلس سہروردیہ و قیام سہروردیہ کے بچت ہونے میں سہروردیہ	۱۶۶	اصول اب میں قرآن پڑھنے کی اہمیت حرام ہونے میں۔	۱۶۸	جواز عدم جواز ہے عبادت کے قبولہ میں۔
۱۱۶	فوزی مولوی محمد گل خان صاحب فائزہ و سہروردیہ کے بچت ہونے میں	۱۶۶	اصول اب میں قرآن پڑھنے کی اہمیت حرام ہونے میں۔	۱۶۸	جواز عدم جواز ہے عبادت کے قبولہ میں۔
۱۵۰	فوزی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی تعین سویم کی حالت اور بچت ہونے میں	۱۶۶	اصول اب میں قرآن پڑھنے کی اہمیت حرام ہونے میں۔	۱۶۸	جواز عدم جواز ہے عبادت کے قبولہ میں۔

صفحہ	مفسرین	صفحہ	مفسرین	صفحہ	مفسرین
۷۷	سماع اموات کے مختلف ہونے عہد صحابہؓ اور اس کے فیصلہ نہ ہونے میں	۱۳۹	قبر کے پختہ و دوختی وغیرہ کرنے کے حرام و منسوخ ہونے میں	۶۶	محرمانہ اشیا کی فروخت کی کوسنگ وغیرہ کو ایذا دینے کے عدم جواز میں
۱۱	ملکین بعد دفن مٹی ہونے سماع عدم سماع میں	۱۲۵	مالک ہونے و درمیت کی قیست دینے زمین قبر میں	۱۰۳	تجارت غلامین اٹھانے کے جواز و عدم جواز میں
۹۳	استسناات اہل قبور کے جواز و عدم جواز و مٹی ہونے سماع و عدم سماع میں	۱۲۸	زمین وقف قبور میں مسجد بنانا بنانے کے عدم جواز میں	۱۰۴	کتاب غیر سبب بند میں وغیرہ کی بیکار حرام ہونے میں
۱۱	سماع اجبار علیہ السلام کے خلاف نہ ہونے میں	۱۳۹	ترک شرفی کے فرائض میں	۷	خوہرہ و فلوس کے تقوید ہونے اور اس کے مسلم کے جواز و عدم جواز میں
۱۳۰	استسناات اہل قبور کے جواز و عدم جواز اور اس کے فیصلہ نہ ہونے میں	۹	اجرت قید دین کی اجرت و جواز میں	۱۰۵	پانمانہ ادا ہونے کی اجرت کے مباح اور جائز ہونے میں
۱۱	جواز مراقبہ قبور و حصول فتنہ مافی القبور	۱۵	آیت ولاتشربوا باآباء الله کے معنی اور اس کے حکم میں	۹۱	مکان رہنے سے انفعاع حرام ہونے قرضدار کو باوجود ہونے طاقت اور تنگی یا خود ہونے اور نہ ہونے میں
۱۳۲	اولیاء اللہ کو قہراً نذر کرنے کے حرام ہونے میں	۱۵	قرآن پڑھانے کی اجرت کے جواز میں	۱۱۱	والدین کے مال میں تصرف کے جواز و عدم جواز میں
۲۸	جواز و عدم جواز جانور وغیرہ جواز مذکورہ کافر و مسلم سے خریدنے میں	۱۳۳	اس زمانہ کے و کلام کا مختصراً حلال نہ ہونے میں	۱۱۲	طروٹ وغیرہ تصرفی بنانے اور اس کے بیع کے جواز و عدم جواز میں
۷۶	جانور قبر وغیرہ پر چوڑے سے چوڑے دانے کی فلاں سے نہ نکلنے اور اس کے خریدنے کے حرام و حلال ہونے میں	۶	کفار کی نوکری کے جواز و عدم جواز میں	۱۱۳	امانتہ کو بلا اذن صرف کرنے کے گناہ اور خیانت ہونے میں
۱۱	بیمہ و سائبہ کے حکم میں	۱۱	طیبہ کو چنگی سے منخواہ لینے کے جواز میں	۳۶	برادری میں چوہرہ کی کو تو عہد ذو جانہ مقرر کر کے حکم و نامائز نہیں موقوف کفار کے عوض مسلمانوں سے موافقہ قیاست کو ہونے میں
۸۱	قبر میں پتھر لگانے کے کردہ و نہ قبر کی پختہ و دوختی وغیرہ کرنا	۲۱	مال ناحہ محرمہ کے عوض خرید فروخت حرام ہونے میں	۲۵	مال حرام کے عوض خرید و فروخت حرام و منسوخ ہونے میں
۹۲	قبر کی پختہ و دوختی وغیرہ کرنا	۱۰۸	مال حرام کے عوض خرید و فروخت حرام و منسوخ ہونے میں		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۷۵	برابر قیمت پر نوٹ کی خرید و فروخت کے جواز و عدم جواز میں۔	۵	علنی بحدیث کے اچھے نمونے	۱۳۴
۷۷	زیادتی کی پر نوٹ کی خرید و فروخت سود و ناجائز چوسنے میں۔	۷	مقلد غیر مقلد کے عامل بحدیث ہونے میں	۴۸
۸۸	کفار کے مبلوں میں بغرض فحشگی مال جانے کے حرام ہونے میں۔	۸	اجماع امت اور قیاس کو اثبوت	۶۴
۳۳	فرق فتویٰ تقویٰ اور ادا کو حکم میں۔	۹	تقلید شخصی کے وجوب میں۔	۶۴
۷۷	شرعیات و طریقت کے ایک چوڑے اور ادا کی کیفیت میں۔	۹	ضرورت میں دوسرے جہت کے منصب پر عمل کر نیکی جواز میں	۱۰۹
۵۸	علم شریعت اور طریقت و حکم شریعت و طریقت کے ایک چوڑے اور ادا کی اثبات و انتہا کے فرق	۹	مطلق تقلید کے فرض ہونے میں	۱۳۹
۷۰	مجدد کی صفات اور ادا کو احکام میں۔	۱۵	تقلید کے دو نوع شخصی غیر شخصی ہونے	۱۰۲
۴	عالم بے عمل کے معنی میں۔	۱۷	تقلید شخصی غیر شخصی دونوں پر عمل برابر ہونے میں	۱۱
۵	عالم بے عمل کے صوفی متدبر سے زیادہ بڑے ہونے میں۔	۱۷	تقلید شخصی کے شرک پر بحث کہنے کی برائی میں	۱۲
۹	خلاف شرع کی کالی قول ماننے میں۔	۹۶	تقلید شخصی کے وجوب کی صورت میں	۲۳
۱۰	عالم تن پرورد کو معنی میں۔	۹۶	تقلید شخصی کے عدم وجوب صورت جواز میں	۸۸
۲۷	عالم مادی خلق اللہ کا ہجرت کرنے عرب سے بہتر ہونے میں۔	۱۱	تقلید شخصی کے شرک کہنے کی برائی میں	۲۴
۳۲	فنیست علم دین میں۔	۸۵	تقلید شخصی کو حرام کہنے کی برائی میں	۸۵
۱۲۲	عجارات و مناجات کو حصول دین جاننے کی نسبت اور گناہ میں۔	۱۳۴	تقلید شخصی کے وجوب بغیر غیر شخصی کے حرام بغیر کی صورت میں	۲۴
۷	غیر مقلدوں کی برائوں میں۔	۱۳۴	حدیث صحیح پر مقابلہ فقہ عمل کرنے کی شرائط صحیح قریب عبادت میرزا مظہر جانجانا شہید رحمہ اللہ	۸۵
			میرزا مظہر جانجانا شہید رحمہ اللہ غیر مقلد برائے کہنے سے فاسق ہونے میں	
			اردو میں مجتہدین پر علم اور علم کی تسبیح کر نیوالے کے فاسق ہونے میں	
			مولانا ابوالحسن شہید رحمہ اللہ کا منصب حدیث و فقہ کے عمل کرنے کے بابت میں	
			عقلی ہیئت پر بلا پابندی و آراء اور ہر کے جواز کی صورت میں۔	
			حدیث اصحابی کا نجوم الفصوص و نمونے اور دوسری حدیث سے ادا کی تائید ہونے میں۔	
			اس حدیث کو نہ مل گنا مشرقی ہونے میں	
			لباس ہنر مندوں کی جواز و عدم جواز میں	
			مردوں کو چادر انگشت گوشت لگانا کی حکم لگانے کے جواز میں۔	
			رنگ برنج غیر مصفر کے جواز و نہی احوط میں	
			رنگ زرد و غیر مصفر کے جواز کے رائج ہونے میں	
			رنگ پڑ یا بسبب پڑنے شراب کے تجزی اور ناجائز ہونے میں۔	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۸۳	جانگلو سی مارچ پر نہیں ہونے اور اوسکے مکے میں۔	۷۸	زمانہ پانڈی سوسے کے جوا میں	۱۸۴	پیران پیر کا قدم سب اولیاء کی گردن پر ہونے کے مخی میں
۱۸۵	بندہ کے پیم ہونے اور اس کے چہال ہونے میں۔	۷۹	کنج کی چوڑیوں کا عوارث کو بہنے کے جوا میں	۱۸۶	بندہ کا بندہ ہونے کے معنی اور اس کے موہم ہے معنی چوڑی میں
۱۸۷	مجموعہ داریاں اور اس کے گم ہونے	۸۰	جیب گھڑی پانڈی کی درست ہونے میں	۱۸۸	کشف کے کمال متبرہ ہونے میں اشغال و وفیہ کے عورت اور اوسکے چمت ہونے میں
۱۸۹	دارلہی کی خطا ہونے کے جواز وتزل اسے ہونے میں۔	۸۱	سالگرہ اطفال اور اس کے کمانا کمانے کے سیاح ہونے میں	۱۹۰	استننا کے ہر حال میں فوہ ہونے میں
۱۹۱	گردن کے مال مند ایکے جوا میں پنڈی کے بال ٹوٹنے کے نوموت و جواز میں۔	۸۲	خروف متیل میں کمانے کے جواز وتزل اسے ہونے اور اس کے مشاہدہ ہونے اور ہونے میں	۱۹۲	جواز ختم صحیح نجابی اور اس کے چمت ہونے میں
۱۹۳	مضامین مسر کے مسدا اسے کے منع اور نا جائز ہونے میں۔	۸۳	استعمال جلد مسباع کی حرمت و جواز میں	۱۹۴	چربہ لاول کا دوا میں شیطانی میر توبہ اور اعتقاد کے یکہ ہونے میں
۱۹۴	سارے سر پر بال سرگنے سنون ہونے میں	۸۴	ادویات غلامہ شراب کے کبھی و حرام ہونے میں	۱۹۵	بھی ظلال کبھی کے جواز اور اس کے کبھیست میں
۱۹۵	مال مسر سبھی کا وزن کے ٹکا یسے کو کا کبھی کبھی کا وزن فلفہ ہونے میں	۸۵	بسکٹ وغیرہ بخیر تاری کی تر و نجاست و جواز و ہم حوائج کے تخلیف ہونے میں	۱۹۶	عالم توبہ اگرچہ سب کبھیوں بار توبہ ہو قبول ہونے میں
۱۹۶	عورت کی مثل جوتی گوندیش کر منع دست ہونے میں	۸۶	ظلال حرم صوفی کا قاب سبت اور اس کے شبھاں ہونے میں۔	۱۹۷	کالیف میں صبر و نعمت پر شکر سرتے اور نہ کرتے میں۔
۱۹۷	احیا یا برہنہ و سر برہنہ مستایقہ ہونے میں	۸۷	قولی موفیہ کو مسکا کوئی سر نہیں پر شجاعت و معنی اور اس کی تعلیم	۱۹۸	ذکر جہر کے اختلاف اور اس کے جواز سے اتنا ہونے میں
۱۹۸	کرک کی گھدی میں احیا و احیا ہے کے توت و این	۸۸	ذکر لالہ الامد جہر میں معنی ہی مانع ہونے کا قولی صحیح ہونے میں۔	۱۹۹	۱۸۹

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۲۷	ذکر جہر و خفی دونوں کے منہ سے افضل ہونے میں	۱۲	روایت بڑے پیر صاحب کے کندہ ادب کی مفرح میں	۴۲	دست بوسی علماء و صلحا کے جواز میں
۱۲۸	خفائی اشباح و خفائی الرسول کے ثبوت و جواز میں۔	۴۸	موصوع اور ادب کے وضع کے معلوم ہونے میں	۴۸	عبادت نافذ سے اطاعت والدین مقدم اور واجب ہونے میں
۱۲۹	مرید ہونے کے استجاب اور اوس کے واجب نہ ہونے میں۔	۶۱	بڑے پیر صاحب کی نسبت اکثر ملکایات محض جھوٹ ہونے میں	۵۲	حق فاسق کے جواز و عدم جواز میں
۱۳۰	عورتوں کی بیعت بلا حجاب ناحقہ سے باطلہ ملا کے حرام ہونے میں	۶۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کی روایت کا ثبوت کتب صحاح سے ہونے میں	۶۹	مرح فتن کے حرام و گنہ ہونے میں روافض و فاسق سے اتحاد و رابطہ حرام ہونے میں۔
۱۳۱	خلاۃ بیعت کا استجاب منوط و بدعات و اتباع سنت پر ہونے میں	۱۳۸	صفر کے آخر یا ربیعہ کو جلاء کے آخر اعات کے عدم ثبوت میں	۱۱۱	کفار و فاسق کی بیعت کے جواز و عدم جواز میں
۱۳۲	بیعت ہونے کے منافی و مقصود اصل ہونے میں۔	۱۳۹	معجزہ قدم شریف کے ثبوت و عدم ثبوت میں	۱۱	بیعت کفار و فاسق کے مطلق حرام و فسخ ہونے میں
۱۳۳	پیر و ن اور بادشاہوں کو ہدیہ دینے کے جواز میں۔	۴۶	خلاف روایات بیان کر نیکی حرام ہونے میں	۸۹	کفر سے سلام کرنے کے منع اور مباح ہونے میں
۱۳۴	بزرگوں کے شجرہ پڑھنے کے جواز میں	۶۲	مرید کا سلا میں کسی کو بزرگ نہانے سے حصول فیض ہونے میں شیخ سے منافی نہ ہونے میں۔	۹۰	انگریزی زبان سیکھنے کے جواز و عدم جواز میں۔
۱۳۵	اطاعت والدین اور مرشد میں کرنے نہ کرنے میں	۶۱	اعلم حجاب لاکبر کے معنی و تفسیر بزرگان دین کی ریاضات مجاہدات کے جواز و عدم جواز میں	۹۱	آریہ کے وعظ سننے کے جواز و عدم جواز میں
۱۳۶	صوفی کو علم ضروری لازم ہونے میں	۶۵	۱۱۳	۹۵	ظالم و مظلوم کے قتال سے تشبیہ ہونے اور نہ ہونے میں۔
۱۳۷	حصول نسبت بدون بیعت شاذ ناور ہونے میں	۱۱۳	۱۱	۲۵	اسیاء حق کے واسطے کذب ہونے کے جواز و عدم جواز میں۔
۱۳۸	ارشاد شیخ بہ نرمی و سختی نسبت مرید درست و صحیح ہونے میں۔	۱۱	۱۱	۱۱	لاحق گرفتاری و قتل مسلم کرکٹ لار ہونے کے جواز و عدم جواز میں
۱۳۹	سواذ حق یعنی بزرگوں کو ہونے میں	۲۹	۲۹	۱۱	۱۱

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۱	امردوں کے رانگی کردہ ہونے میں	۳۰	کتاب الصلوٰۃ والذکوۃ	۱۵۱	کثرت جلائے جوافزون کی بلا ضرورت حرام ہونے میں
۵۱	رانگی میں اشعار پڑھنے کے جواز و عدم جوازمین	۲۹	زمین میں خشک ہو کر پاک پتھر	۲۷	مٹی کے تیل کی روشنی مساجد میں کمرہ تحریک ہونے میں
۶۷	رانگی کے سنی ارادہ کو جوازمین	۱۳۱	مالابہ و درہ بلا تغیر اور صفات	۱۱	مساجد میں دیاسلمانی گندک سے بدبوشنی ناجائز ہونے میں
۷۳	رانگی کے سنی ارادہ کے جوازمین	۶۷	غسل و وضو مسجد میں ڈالنے کے منع ہونے میں	۱۰۴	مساجد میں تیل مسجد جلائے کے ناجائز ہونے میں
۱۵۱	امردوں کے رانگی کے کمرہ ہو سکتے ہیں	۹	نیم دیوار کبید سے کمرہ ہو نہیں سکتا	۶۹	امام کو بدوں متولی صرف آدمی مسجد ناجائز ہونے میں
۱۳۳	کلیج میں جو ہار لٹائے بہتر ہوتے ہیں	۱۰۴	مساجد و مدرسوں کی کوئی صورت مسین ہونے میں	۷۵	مساجد ناجائز ہونے میں
۹۱	چوہارے لٹانے کی روایت معتد نہ ہونے میں	۱۲۵	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۹۰	تخلیج فسخ سے فسخ ہونے میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۱۰۴	فاسق کی اولاد کے طلال میں تخلیج بشرط طلاق حرام اور طلاق ہونے میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۱۲۰	عدم خیال فسخ تخلیج بعد بلوغ برضا و زوجہ میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۹۱	اجنبی عورت کے دیکھنے میں دفعہ چاہا پیر لینے سے گناہ ہونے میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۳۹	حرمت رضاء بعد دو برس کے دودھ پینے سے ثابت نہ ہونے میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین
۷۷	عیادت پدر کے واسطے لکھنے عورت عدت والی کے ناجائز ہونے میں	۱۱۰	مساجد کی صورت کفار کی عبادت خانہ کی مشابہت نہ ہونے میں	۱۲۵	تصرف اشیا مسجد دوسری مسجد کے جواز و عدم جوازمین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۹	جو تین کے آگے نمازی کے رکعت کے لیے جواز دکرہ نہیں ہے۔	۱۰۱	احوط مذکور کا قبل مثل اور عسکر کا بعد غلین ہونے میں۔	۱۳۴	پڑھنے اذکار وضو ہر وقت پر تہیج ثابت نہیں ہے۔
۳۰	سترہ کا مقابلہ میں امام اور مقتدیوں کو واجب ہو نہیں	۶۶	وقت ظہر و عصر کے ایک ہو نہیں	۱۱	روایات اذکار وضو قابل عمل
۶۸	سہرہ نماز پڑھنے کے ثبوت و عدم ثبوت میں۔	۱۱	تقبیل اور تاقیر ظہر و عصر کے حکم میں	۱۲	تاکید پڑھنا نماز پڑھنا نہیں
۸۰	کپڑے دھو بیے کے بدلے پہنے سے نماز کے جواز و عدم جواز میں	۱۲	تاخیر وقت سے عصر جامع مسجد میں افضل ہونے میں۔	۱۴	تاکید صلوٰۃ خمسہ باجماعت میں۔
۸۹	اخراج قطرہ بلح سے نماز فاسد ہونے میں	۶۶	عصر کا قبل وقت پڑھنے ظہر کے افضل ہونے میں	۱۵	والان کے منع سے نماز و جہات ترک نہ کرنے میں
۱۱	وسوسے کے تڑپنے میں	۶۶	مغرب عشاء میں شفق صبح و شام و دو فوج پر فتویٰ اور دونوں کی رعایت احوط ہونے میں۔	۱۶	توضیح منی حدیث لا صلوٰۃ الا بحضور القلب میں
۹۰	فاد و فوسے از سہرہ نماز پڑھنے افضل ہونے میں	۱۹	جمع بن الصلوٰۃ میں	۱۷	افضل جہات امامت عالم کے فارغ مذہب حنفیہ میں
۹۱	قوی ہونے مذہب ایک مثل ظہر و عصر میں	۲۵	جمع بن الصلوٰۃ میں	۱۸	امامت فاسد مکرہ و غیرہ میں
۱۰۱	قوی ہونے ایک مثل میں مع فتویٰ قاری عبد الرحمن صاحب پالی پتی	۱۰۰	جمع صوری بحالت عذر جائز نہیں	۱۰۰	تمویب بعد افان وغیرہ در نماز کی ترکیب کی امامت اولیٰ ہونے میں
۱۱۹	مثل و مثلین دونوں تولوں پر ختم ہونے میں	۹۸	جمع بن الصلوٰۃ بحالت عذر جائز نہیں	۱۰۱	گنہگار ہونے متولی کے اپنے واسطے انتظامی کرنی حاجت میں
۱۰۱	سایہ اصلی کا قاعدہ کلیہ چرگہ صادق نہیں ہے	۱۲۹	جمع ہونا نماز جمع بن الصلوٰۃ عذر میں	۱۱	انتظار کرتے مقتدیوں کے جواز و عدم جواز میں
۱۰۱	رجوع ایک مثل میں امام صاحب سے معلوم ہونے میں مع فتویٰ قاری عبد الرحمن صاحب پالی پتی	۸	ثبوت حدیث و ہر تہیج کا کلیہ صلوٰۃ خیر میں انہوم کہنے میں	۱۲	گنہگار ہونے امام کے پرمانہ مقتدیوں کے طبع و فتویٰ میں
		۱۲۴	مردم ثبوت کہنے افان وقت میں طبع امراض طاعون وغیرہ میں	۱۳	بلا اجازت متولی امام میں
		۱۰۰	بعد افان کہنے طویب کے عبت اور گناہ ہونے میں	۱۴	امامت و حفظ کرنے سے متولی امام میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۶	سنت فجر فجرین قبل طلوع آفتاب نہ پڑھنے میں	۱۲۳	بیت و مکہ ہونے تکبیر غیر عربی اشعار و اوداع میں۔	۱۳۹	پڑھنے بسم اللہ بختم تراویح کیلئے سوا سورہ نمل میں
۱۲۳	سنت فجر فجرین آفتاب قضا لازم نوسنے میں	۷۸	سنت فجر فجرین ۷ یا ۸ کے جواز میں	۷۹	پڑھنے بسم اللہ بلا قصد خواہ سورہ فاتحہ میں
۱۰۷	نماز قوت قضا کرنے سے غائی ہونے میں	۱۱	ابتداء مکتب بسم اللہ کی تحقیق ہونے اور شرح صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال ہونے میں	۳۸	پڑھنے بسم اللہ ہر سورہ پر چار اور سارا دور کے جائز ہونے میں
۶۲	اتصالات نکرے خیالات وارد نماز اور عمل نجائب نکل کرے میں۔	۸۵	قرآن نکتہ گہرا کر پڑھنے یا ادا کے بغفلت و حق کر دینے میں۔	۱۳۹	دعا بختم قرآن نماز و نماز کے ختم ہونے میں
۱۲۴	نماز مکروہ وقت پڑھنے ہوی اعادہ کرے جسے جبر نفساں نہیں	۸۷	جنابت میں مس قرآن یا کسی شے سے اور ٹہلنے حرام و جائز ہونے میں	۱۳۹	قبیلہ حالت دشواری مقصد یوں کے نہ پڑھنے میں
۱۰۹	تشبیہ بالسلین کرنے وقت نہ ملنے پانی دینی اور قضا کرنے نماز نہ پڑھنے میں	۱۲۷	گربانہ قرآن سے سو کہ پڑھنے اور اخراجات مولم کے نحو ثابت ہو کر	۱۴۲	بہتر ہونے ختم تراویح و شیعہ جماع مردم بے تکلیفی مسجد میں
۱۳۷	مکروہ وزن صلا و مکہ میں۔	۱۳۳	رکعت قرآن پیچھے پشت و برابر نماز	۱۱	شرکت جماعت تراویح دوبارہ بہتر ہو کر
۱۰۲	تحدید سفر صلوٰۃ قصر میں۔	۱۴۳	ادب ہونے اور نہ ہونے میں۔	۱۴۳	حرام ہونے اور ناجائز دینی خرافہ قرآن مجید
۱۱	تحدید فرسخ و میل میں	۴۹	تاکید پڑھنے قرآن میں۔	۱۱	جواز تقسیم شریعتی ختم تراویح فروری و ناجائز
۷۶	ہندوستان کے دارالحرب و دارالسلام ہونے اختلاف اور مکہ قبیلہ نہ ہونے میں	۱۱	بر حافظہ کے قرآن سننے تراویح میں مکہ ہونے میں	۱۲۲	طریقہ سن از مسجد میں۔
۸۷	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۱۳۳	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۱۲۸	مکروہ تحریمہ ہونے جماعت نماز میں بداعی سوا تراویح کسوف استغفار
۷۷	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۱۱	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۱۱	معنی تراویح میں۔
۱۱۴	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۱۱۵	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۱۱۵	عدم جواز و بدعت ضلالہ ہونے نماز رکعت و الشبان و الفصح
۷۷	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۷۷	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۷۷	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں
۷۷	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۷۷	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۷۷	عدم جواز پڑھنے نماز و خیر میں
۷۷	عدم جواز مجربہ کے قر میں۔	۷۷	بجوت ہونے گزار سورہ اخلاص فروری جانتے میں	۷۷	عدم جواز پڑھنے نماز و خیر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعتین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ میں جو لوگ شہادت کا ذبیہ ان الفاظ کے ساتھ دیتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے کو عافرو ناظر ہوں کر اس مقدمہ میں سچ کہوں گا جھوٹ نہ کہوں گا یا سچ کہامیں نے جھوٹ نہ کہا یا سچ کہتا ہوں میں جھوٹ نہیں کہتا ہوں میں - پھر باوجود اپنے علم کے کہ تکب کذب کا ہوا اور اسکے خلاف کہا تو اس صورت میں یہ شخص گنہگار ہوگا یا کافر - اور ان الفاظ مذکورہ فی الشہادۃ الکاذبہ اور ان الفاظ میں جواب جس بحر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب واجربین لکھے ہیں اذ قال اللہ یعلم انی فعلت کذا وہو کاذب فیہ نسبتہ اللہ صبیحان الی الجہل اور نیز اسکے قائل کو منسوب الی الکفر لکھا ہے اور اسے ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لمحات شرح فقہ الکبر میں لکھا ہے فی الفتاوی الصغیری من قال لیعلم اللہ انی فعلت هذا وكان لم یفعل کفر ای لاندہ کذب علی اللہ والیضا لو قال اللہ لیعلم انه هکذا وهو یکذب کفر اذ

سوالت مرتبہ میرزا غفر اللہ عنہ صاحب صراط آبادی

یاد دون صورتوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں اگر ایک ہی صورت ہے تو برتا ہے قول ابن حجر
 واما بنی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کا ذب فی اشہادت کو کا فر کہنا جائز ہے یا نہیں
 اور اگر کچھ فرق ہے تو اس کے کلام کی کیا تاویل ہے۔ بیوا بالکتاب تو جہاں یوم الحساب فقط
 الجواب فصل گزشتہ برحق تعالیٰ کو شاہد کر کے جھوٹ بولنا کفر ہے بیساعلی قاری اور
 ابن حجر نے کہا اور یہ کہنا کہ جھوٹ نہ کہوں گا استقبال کا زمانہ ہے کہ صبح بولنے اور جھوٹ
 نہ بولنے کا وعدہ کرتا ہی بقولہ اس مقدمہ میں صبح کہو نہ یا بقولہ صبح کہتا ہوں کیونکہ اگر صبح
 بیان زمانہ مال بولتا ہے مگر مراد زمانہ استقبال ہے کہ بعد اس جہاں کے بیان دفعہ
 کرتا ہے پس خلاف عدہ کیا لہذا روایات علی قاری وابن حجر سے فرق ہے۔ تیسری
 شکل کہ اس مقدمہ میں صبح کہا اگر بعد اظہار کے یہ قول کہا تو البتہ یہ داخل روایت قاری نہ
 ابن حجر میں ہے اور جو بعد اس قول کے اظہار کذب دیا ہے تو یہاں بھی مجازاً استقبال ہی
 مراد ہے بہر حال در صورت مراد معنی استقبال کے کفر نہ ہوگا اور در صورت ماضی کفر ہے
 اور داخل روایت مذکورہ سوال پہلی صورت میں یہ فاسق ہے نہ کا فر فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ



الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال تصور کرنا پیر کا یا استاد یا مرشد وغیرہ کا جائز ہے یا نہیں۔
 الجواب کسی کا تصور کرنا بطور خیال کے کچھ حرج نہیں مگر رائے جو مشائخ میں مروج ہے کہ
 اوس کو مشائخ نے کسی علان کے واسطے تجویز کیا تھا اگر اس ہی حد پر ہے کہ جس حد پر بزرگوں نے
 تجویز کیا تھا تو چند ان دشوار نہیں گو ترک اور سکا بھی اولے ہے کہ مختلف فیہ میں العلماء ہے
 اور ایسا ضرر بھی نہیں کہ دونوں اس کے کام نہ چل سکے اور جو اس حد سے بڑھ جاوے تو
 البتہ ناجائز ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ



سوال ۷۱۱۔ فتویٰ کس کا حکم ہے اور فتویٰ کس کا حکم ہے اور ان دونوں میں کیا فرق ہے اور ان دونوں میں سے ہم پر عمل کرنا فرض ہے۔

الجواب۔ فتویٰ یہ ہے جس کو علمائے دلیل قرآن و حدیث جائز کہا اور سپر عمل کرے اگر بعض جہ سے اس میں مخالفت بھی معلوم ہوتی ہو اور فتویٰ یہ کہ جہاں شبہ ہو اور بھی نہ کرے پہلی کو رخصتہ کہتے ہیں اور دوسری کو غریبہ دونوں حکم شرع کے ہی ہیں۔ اور دونوں میں جس پر عمل کرے درست ہے رخصتہ سے باہر نہ نکلے اور فتویٰ کرے تو بڑا اجر ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۛ

سوال ۷۱۲۔ شریعت اور طریقت دونوں یا ایک اگر وہ میں تو کس صورت سے اور اگر یہ دونوں ایک ہیں تو کیسے اور طریقت کا موجب کون ہے۔

الجواب۔ دونوں ایک ہیں ظاہر سے عمل کرنا شرع ہے اور جب قلب میں حکم شرع کا داخل ہو کر طبقاً عمل شرع پر ہونے لگے وہ طریقت ہے۔ دونوں کا حکم قرآن و حدیث سے ہے اور فی درجہ شرع ہے اور سکا ہی اعلیٰ درجہ طریقت کہلاتی ہے۔

سوال ۷۱۳۔ اگر کوئی صوفی بعض بعض کام خلاف شریعت کرتا ہو مثل سو سو نعلین قیام و عرس بلا راگ و فاتحہ بر آب طعام دست برداشتہ و نماز مسکوس و مراقبہ بر قبور مسوزہ اللہ و دہار چہ رنگین اللہ اور کوئی بات کفر و شرک کی کرتا ہو تو فرماے کہ ایسے صوفی سے مرید ہونا اور اس کی صحبت میں بیٹھنا جائز ہے یا نہیں اور ایسے صوفی کو بوجہ اپنے مجاہدہ اور تہجد گزار ہی کہے اور جب الہی کے محنت شافہ کے کچھ کمال بھی حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ جو صوفی ہو اور خلاف شرع کام کرے وہ قابل بیعتہ کے نہیں اور نہ وہ صاف طریقت ہے بلکہ شیطان ہے۔ شمع خلاف یہ کہے کہ گریہ ۛ کہ ہرگز بمنزل خواہر سید

سوالات مرسلہ احمد سعید خاں صاحبان احمد باقائے دین و آلہ

سعدی لکھ گئے ہیں جس قدر امور آپ نے کئے ہیں کوئی جائز ہے کوئی ناجائز مثلاً بارہ پیر گنیں
 میں کسی گناہ نہیں باخبر رہیں کہ سرٹھکا کر کچھ پڑھے یہ گناہ نہیں اور خلاف شرع کو کوئی
 کمال ہووے تو کچھ عجیب نہیں کفار جو گنہگار کو بھی ہو جاتا ہے مگر وہ کمال کہ متعجبیت عند
 اللہ قائل ہو حال نہیں ہو سکتا فقط

سوال چوتھا۔ بعض نہیں دینوں کا یہ قول ہے کہ جبکہ پیر کوئی نہیں اور سکا پیر شیطان ہے
 اور پیران پیر صاحب کا قدم سب پیروں کی گردن پر ہے اور جب تک بندہ کا بندہ ہوگا
 تب تک خدا نہیں ملتا تو اب یہ فرما سے کہ ان باتوں کا پتہ کہیں طریقت اور تصوف
 میں بھی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس قول کے یہ معنی ہیں کہ جبکہ کوئی راہ تپا لے والا نہیں ہو شیطان
 کی گندہ میں ہر قرآن حدیث اسناد و باب کوئی اگر دین نہ سمجھائے گا خود مشیطان
 کی تقلید کرے گا سو یہ بات درست ہے۔ پیر سے مراد یہ پیر مرجع نہیں۔ بانی پیران
 کا قدم ہوا سب کی گردن پر مراد بزرگی بڑائی اونکی ہے اس میں کیا جرح ہے جو ان سے
 بڑے ہیں اور شکا قدم حضرت پیران پیر کی گردن پر ہے۔ اور مبدہ کا بندہ ہونے کے
 معنی ہیں کہ کسی خدا بنانے کے مقبول کا مطیع ہو کر عمل کرے یہ بھی درست ہے مگر غلط
 فقط ایسا ہونا اچھا نہیں جو سوچم بڑے معنی کا ہو۔ مگر اصل مراد درست ہے۔

سوال پانچواں۔ عالم بے عمل وہی ہے کہ وہ دن کو بتا لے اور آپ کرے یا عالم
 بے عمل اور ہے یہ نہیں۔

الجواب۔ عالم بے عمل جو تفتیش کرے اور خود خلاف شرع کرے اگر لوگوں کو بھی بھٹکا
 فوائد تفتیش کرے خود کرے وہ برا نہیں مگر واجبات کو ترک کرے ممنوعات کو کرے

وہ عالم بے عمل ہوتا ہے۔

سوال چھٹا۔ جو عالم کہ خوب کھاوے اور خوب پہنے اور نماز میں جماعت کی پاسداری بھی نہ کرے چاہے جماعت میں یا نہ ملے اپنے نفس کی خاطر مسائل کو تاویل کرے تو یہ عالم اچھا یا بد صوفی بدعتی تہی گزار حاجی و ظیفی مذکور الصدر اچھا فرماے۔

الجواب۔ میرے نزدیک یہ دونوں بڑے ہیں مگر عالم نفس پرور زیادہ بد صوفی معتدع سے کیونکہ اس کا گناہ لوگوں کو بہت نقصان دینا ہے۔ صوفی بدعتی کا کم نقصان دینا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ساتواں۔ غیر متسلک دین میں کیا برائی ہے۔

الجواب۔ مجتہدین کو برا کہنا اور تقلید کو شرک بتانا مسلمان مقلدوں کو شرک باننا انسانیت سے عمل کرنا برا ہے اور حدیث پر عمل کرنا وجہ اللہ تعالیٰ اچھا ہے سب حدیث پر ہی عامل ہیں مقلد ہو یا غیر مقلد فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال آٹھواں۔ اجماع امت اور قیاس مجتہد کا ماننا کہاں سے واجب ہوا۔

الجواب۔ لا یتجمع امتی علی الضلالہ اس حدیث اجماع کی قطعی ہونے کی دلیل ہے قاعید ادا اولی الا بصار قیاس کی حجت ہو اور بہت دلائل ہیں اہل علم واضح ہیں۔ فقط

سوال نواں۔ تقلید شخصی کے وجوب کی کیا دلیل ہے۔

الجواب۔ فاسئلوا اهل الکذرا لایۃ اور نا اتفاق اور لا بال ہو جانا عوام کو سبب عدم تقلید کے دلیل وجوب شخصی کی ہے کہ اس میں انتظام عوام ہے فقط

سوال دسواں۔ صیغ کو بعد فرائض کے دو مستثنیٰ اہل کی اگر رہی ہوں تو قبل

طلوع آفتاب پڑھو۔ یا نہیں، ہمیں آپ کی رائے شریف کیا ہے اور سوائے قول الہم صاحب رحمہ کے آپ کو حدیث سے کیا ثابت ہوا آیا پڑھنا یا نہ پڑھنا۔

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب احادیث صحیح کر کے راجع نہ پڑھنا ہی کہ محبت اس کی قوی ہے۔ فقط

سوال کیا رہوان۔ اگر کوئی غیر معتد ہمارے پاس جہانت بن کھڑا ہوا اور یمن اور آئین باکچہ کرنا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز میں کچھ خرابی نہ آئے گی یا ہماری نماز میں کچھ فساد واقع ہوگا۔

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ ایسا تعصب اچھا نہیں وہ بھی عامل یہ بیشک اگرچہ فساد سے کرنا ہے مگر فعل قوی حد فائدہ درست ہے۔

سوال بارہوان۔ دیکھیں اور آجکل کے دیکھیں کہ جو اپنے موکل کی ایما بازی اور بیج ہونے پر کچھ لحاظ نہیں کرتے بلکہ محض اپنا منشا مقدم سمجھتے ہیں پسہ فریقین کی بے ایمانی ہو پسہ فریقین کی حق نفی ہو جو بی گواہی دین اور دلوہاؤں میں صرف اپنے منشا کی غرض سے جیسے کہ آجکل کے دیکھیں تو فرمائے کہ اس کے بیان کا کھانا اور اس سے محبت رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس زمانہ کی دکالہ اور مختلہ علال نہیں اور نکاحا نابھی اچھا نہیں مگر بتادل فقط واللہ اعلم۔

سوال تیرہوان۔ جو شخص حج کو کہ شریف جاوے اور مدینہ منورہ منجاوے اس خیال سے کہ مدینہ شریف جاؤ کوئی فرض واجب نہیں ہو بلکہ اک کار خیر ہے ناحی میں ہے راستہ خوفناک ہیں جاؤں کہ مایہ جارسہ میں قافلے لٹ رہے ہیں اور خوف

جان و مال کا ہے اور استفادہ روپیہ بھی صرف ہوگا اس سے کیا فائدہ تو یہ کچھ گنہگار
ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ مدینہ نہ جانا اس وجہ سے کہی محبت فخر عالم علیہ السلام کا نشان ہے
الہیہ وجہ سے کوئی دنیا کا کام نہیں ترک ہوتا زیادہ ترک کرنا کیوں ہوا اور راہ ہر روز
نہیں لوٹتی۔ اتفاقی بات ہے یہ کوئی حجت نہیں مگر ان واجب بھی نہیں بعض کے نزدیک
بہر حال نفع نذیرین و آئین بچہ سے زیادہ موجب ثواب برکتہ کا ہے اس کو تو باوجود
اور نفوت آبرو کے بھی ترک نہ کریں اور زیادہ کو احتمال و ہم سے جی ترک کر دیں اس
جی تامل کر کے دیکھ لیں کہ کون سا حصہ کمال ایمان کا ہے اور روپیہ خیرات میں صرف
ہونا سادہ ہے۔ کہ سے مدینہ تک بچاں روپیہ اعلیٰ درجہ کا صرف ہے جسے بچاں
روپیہ کا خیال کیا اور حضور کے مرقہ مبارک کا خیال نہ کیا اور سکا ایمان و محبت لایب
ناقص ہے گو گنہگار نہ ہو مگر اصل حجتہ میں ہی کمی ایمان کی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال چہم و ہواں۔ فقرائے کعبان کشف کوئی بڑی بات ہے یا نہیں۔

الجواب۔ کوئی کمال مستبر نہیں اگرچہ کمال ہو کیونکہ یہ امر مشترک ہے
مومن و کافر میں۔ تو کمال تو ہوا مگر خیر سے خیر سے اور شر سے شر فقط واللہ اعلم
سوال سیم و ہواں۔ اہل عرب کا ہم پر کوئی حق ہے یا نہیں اور کچھ حد تک کہ جو
میسرہ اہل عرب کو دینا بہتر ہے اپنے ہوطن کو کہ جنکا ہم وطن ہے۔

الجواب۔ اپنے ہوطن کا دینا بہتر ہے عرب کے دینے سے جو مانگتے پھر تین
مگر جب ان زیادہ حاجت ہو اور یہاں کم حاجت ہو تو پھر عرب کو دینا بہتر ہے۔
الجواب الشریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقط۔

سوال سولہواں۔ والی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیا شخص تھا اور ابلی نجد کے عقائد میں اور شیخ مفید کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے معتقد ہیں کہ والی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ اور مذہب ادھما قبل ایش البتہ ان کے فرائض میں شدہ تہیٰ مگر وہ اور ان کے معتقدے اپنے میں گہرا فرق جو حد سے بڑھ گئے اور نہیں فساد اُلیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق خفی تشافی تا کی قبل کا ہے۔

سوال سترہواں۔ صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النور کے جواب میں حدیث و ہریت کتنا کسی حدیث سے ثابت ہوا نہیں۔
الجواب۔ یہ کہنا چاہیے ثابت ہے۔

سوال اٹھارہواں۔ ہر سال اپنے پیر یا استاد کی برسی کرے یعنی سال بھر سے پوسے ہو جادے تو ایک دن غر کرے اور اس روز کا نام غر شریف رکھے اور اس دن کھانا پکا کر فقیر کو دے ساکین کو اور ختم کرے بیچ کر قرآن کا نوہ صوفی کرام کے بیان اور ہماری شریعت میں کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز
الجواب۔ کھانا یا روغ میں پر کھلانا کوسب میں نہیں ہو جاتا ہے اگرچہ ثواب ہو گا اور طریقہ معینہ سرس کا طریقہ سنہ کے خلاف ہے لہذا بدعت ہے اور بلا تعین کر دینا درست ہے۔ فقط۔

سوال انیسواں۔ اس صورت کی ساجد اور مدارس اور طرز تعلیم قرون ثلثہ میں نہیں ساجد یا یہ حضرت نبی صورت ہو تو اسکا بہت نہونا کیا سبب۔

اچھو اب مسجد کی کوئی صورت شرع میں مقرر نہیں جیسی چاہے بنائے مگر ان مشابہت
 کنیسہ و بیدہ وغیرہ سے نہ ہو علیٰ ہذا۔ اور اس کی کوئی صورت معین نہیں مکان ہوا سکا ثبوت شدہ
 سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضرور جانتا بدعت ہوگا سوال پانچویں قرآن اور حدیث
 پڑھنا اگر اجرت لینا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو کس وجہ سے یا یہ متاخرین کا
 فتویٰ ہے اگر کچھ کچھ قدر لینے پر اور اسکے لینے پر اس قسم کی تاویلات کرنا کہ ہم معقول کی
 پڑھائی لینے میں نہ کہ حدیث اور قرآن کی اور ہم مدرسہ میں جانے کی نوکری پاتے ہیں
 نہ پڑھانے کی اور امام شافعیؒ کے مذہب میں درست ہے آپ کے نزدیک قرآن و حدیث پر اور
 امامت پر جائز ہے یا نہیں اور ایسے معاملات میں ایسی تاویل کرنا درست ہے یا نہیں اور
 سورہ بقرہ میں جو اللہ تعالیٰ رکوع ۲۰ میں اور ۱۸ میں ارشاد فرماتے ہیں اوسکے مصداق
 کون لوگ ہیں اچھو اب اجرت لینا تعلیم علوم دین پر اس حدیث سے ٹکنا ہے
 اسی واسطے شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درست ہے حنفیہ قد ماہر منع کرتے تھے
 متاخرین نے شافعی صاحب کا مذہب اختیار کیا اور فتویٰ جواز کا دیا بسبب اندیشہ
 تلف علم کے تاویلات کی حاجت نہیں ضرورت میں دوسرے مجتہد کا مذہب لینا جائز ہے
 آخر وہ بھی حدیث سے کہتا ہے سو قدیم مذہب حنفی فتویٰ ہے اور مذہب شافعی پر عمل فتویٰ ہے
 استمرار آیات اللہ حرام یہ ہے کہ روپیہ کے واسطے آیت کے معنی بدل دیں جیسا یہود کرتے
 تھے یہ اب بھی حرام ہے بالاتفاق تمام امت کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اکیسواں
 کسی پیر یا شہید یا اوستاد یا باب کا قول خلاف شرع ہو مگر دنیاوی کوئی مصلحت ہو تو ان
 یا نہیں۔ اچھو اب خلاف شرع کسی کا قول ماننا درست نہیں جو قول ماننا ہے حکم شرع ماننا
 جائز ہے ورنہ ہرگز درست نہیں فقط سوال پانچویں منصور کہ جن کو زمانہ اکام پو

صاحب مومین سولی دی گئی تھی اور انکی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں کہ وہ کیسے تھے۔
 ایچواپ منصوبہ معذور تھے بہت ہوتے ہو گئے تھے اور پرتوی کفر کا دنیا بجا ہے اور ان کے
 باب میں سکوت چاہیے اور وقت دفع فتنہ کے واسطے قتل کرنا ضرور تھا فقط سوال تیسرا
 یزید کہ جسے حضرت امام حسن علیہ السلام کو شہید کیا ہر تودہ یزید آپ کی رائے شریف میں کا فرق
 یا فاسق ایچواپ کسی مسلمان کو کا فرق نہایت مناسب نہیں یزید مومن تھا بسبب قتل
 فاسق ہوا کفر کا حال دریافت نہیں کا فرق نہایت نہیں کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہر نقطہ
 سوال چوتھو سوال عالم کہ کامرانی و تن پروری کنندہ اور خلیفہ تین گم ست کردار ہر گز
 یہ شعر واقعی سچ اور ٹیکاک ہر باسرت مضمون شامری ہی ہے ایچواپ منی شمر کے بہت
 بین تن پروری یہ ہے کہ بے نفع دنیا کے واسطے خلاف شمس بھی کر لیوے موندکھ کر
 فتویٰ دیوے اور جو مبلغ کہلے پینے میں موافق حکم شرع کے عمل کرے اور سادات امر
 کرے وہ داخل شعر کے مضمون میں نہیں ہوتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چھٹو سوال فتنہ
 کرام کے یہاں جو اکثر اشغال اور اذکار مثل رگ کیا س کا پکڑنا اور ذکر ارد اور فتنہ قریب
 نہیں بلکہ ویسے ہی اور مضمون وغیرہ جو قدح ناز سے ثابت نہیں ہے یا نہیں ایچواپ
 اشغال صوفیہ بطور معالجہ کے ہیں سب کی اصل مضمون سے ثابت ہے جیسا اصل علاج ثابت
 ہے مگر شربت بنفشہ حبث صرت سے ثابت نہیں ایسا ہی سب اذکار کی اصل ہر شے ثابت
 ہے جیسا قویہ بندہ کی اصل ثابت ہر اگرچہ اور وقت میں نہ تھی سو یہ بدعت نہیں
 ان ان ہیئات کو سنتہ ضروری خاصہ جاتا بدعت ہے اور اسکو ہی اللہ اس نے بدعت لکھا ہے
 سوال چھٹو سوال کوئی قسم بدعت کی جسے بھی ہوتی ہے یا نہیں ایچواپ بدعت کوئی
 نہیں اور جس کو بدعت منہ کہتے ہیں وہ سنتہ ہی ہے مگر یہ اصطلاح کا فرق ہی مطلب سب کا

واحدہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال تیسواں جمعہ کی نماز کا وقت امام عظمیٰ ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے نزدیک کئے گئے سب سے پہلے گھنٹوں کا حساب لگا کر فرماتے ہیں جواب گرمی میں تاخیر کرنا اور جراثیم میں جلدی کرنا ظہر و جمعہ میں برابر ہے گھنٹہ کا حساب کوئی ضرور نہیں جیسا مناسب حال ہو کرے آمین کوئی توقیت نہیں ہو سکتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال اٹھائیسواں عام کفار کے بیان کی عام نوکری جائز ہے یا نہیں نصاریٰ کے بیان کی وہ نوکری کرنا کہ جسکی تنخواہ جنگی سے ملتی ہو جیسے طبیب وغیرہ تو یہ نوکری جائز ہے یا نہیں جواب کفار کی نوکری حسین خلاف شرع نہو درست اور باقی ناجائز اور چکی سے

تنخواہ یعنی طبیب کو درست ہے فقط سوال اسیسواں زبان سے کہ استغفر اللہ ربی اور توبہ وغیرہ کا دل میں کوئی اثر نہ ہو تو یہ استغفار کچھ کفارہ گناہ ہوگا یا نہیں۔

جواب استغفار زبانی میں ذکر زبان کا تو ہر حال حاصل ہے خالی ثواب سے نہیں

سوال تیسواں کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرنا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں۔ جواب قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اسکا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اسکی اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں

سوال اکتیسواں بعض بعض صوفی قبور اولیا پر پشم بند بٹھتے ہیں اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں۔ جواب اسکی بھی اصل ہے آمین کوئی جرح نہیں اگر نہ یہ خیر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال ستیسواں کسی شخص کی تعظیم کو کھڑا ہونا اور پاؤں پکڑنا اور چومنا تعظیماً درست ہے یا نہیں۔ جواب تعظیم دیندار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے حدیث سے ثابت ہے فقط سوال تیسواں

قبور پر عورت کو بانا محض حرام مگر مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں کل زیارات پر عورت
 باقی ہیں انکی کیا وجہ ہے الجواب عورتوں کو قبور پر جانا مختلف فیہ ہے اکثر علماء منع
 کرتے ہیں بسبب فساد کے اور جو فساد نہ ہو تو اکثر کے نزدیک جائز ہے حرمین میں اور سب
 عل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال جو متقیوں رنگین کپڑے پہنا کر نہایت فحش
 موٹی جیسے کھنڈال سر کے ڈھاننا اس خیال سے کہ اگلے پیشواؤں کا یہ فعل ہے تو اس میں کوئی
 قباحت ہے یا نہیں الجواب ان ہیئت میں کوئی محبت نہیں بری نیت سے برا چلی تہ
 سے بھلا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال بعض صوفی یہ کہتے ہیں کہ
 جب تک بندہ کا بندہ نہ ہو جائے تو یہ کہہ کیسا ہے الجواب اس کا جواب پہلے لکھا گیا
 کہ معنی درست ہیں مگر لفظ ہر نقطہ موہم ہیں اس واسطے یہ الفاظ نہ کہے فقط سوال جو متقیوں
 بعض بعض صوفی یہ کہتے ہیں کہ حقیقت جناب سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو کشف لیل
 لگے ہیں اور صوفی بڑے پیر صاحب نے کھنڈا دیا اور جناب سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جاسے محی الدین تیرے قدم سب اولیاء کی گردن پر تو اب یہ فرما سہ کہ انکی
 کہیں انسل ٹی ہے یا نہیں الجواب یہ باطل غلط اور جھوٹ ہے اور اس کا واضح طعن ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ اور اگر
 زندہ ہیں تو ہماری آواز سنتے ہیں یا نہیں الجواب ہر کوئی قیود ہوتی ہے قبر میں سب کی
 زندہ ہے ولی ہو یا عالم اور سماع میں انکھا امت ہے بعض مقررین بعض منکر فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال اگر متقیوں کوئی لی سی یا غلام سجد ایسا ہو کہ جب ہم اس مسجد میں آئیں تو اس
 یہ کھڑی ہو بلکہ بعض تم کہ کوئی اجنبی شخص دست نماز معمولہ سجد پر جب آتا ہے اس کے ہاتھ سے
 بکیر عزت کے واسطے کہہ دے تو وہ مولیٰ مسجد تھا ہوا کہ کہہ دے کہ تو نے میری بکیر اس کے

ہر کوئی قیود ہوتی ہے

قصدا کرادی ابھی تو وقت بھی نہ تھا تو نے بغیر ہمارے تکبیر کیوں کہی تو ایسا شخص متولی یا
 حافظ یا عالم کہ جسے نماز کو اپنے ذہن میں کیا ہو نہ یہ کہ متولی یا بندہ نماز ہو تو ایسا شخص گنہگار
 ہے یا نہیں **الجواب** جو ایسا شخص متولی ہے کہ اپنے واسطے ایسی تاکید کرے اور تاخیر کر
 دے گنہگار ہے اور السیون کا انتظار بھی درست نہیں ہاں عوام سہلین کا انتظار درست ہے
 بشرطیکہ دوسروں کو جو حاضر ہو چکے ہیں تکلیف نہ ہو اور وقت بھی مکروہ نہ آ جاوے مگر رئیس اور
 دنیا داروں کا انتظار نہ کرے وقت پر عجب سب یا اکثر حاضر ہو گئے نماز پڑھ لیوے فقط واللہ
 تعالیٰ **اسم سوال** اوستا **الیسون** جو امام مسجد لیا ہو کہ حسب وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص
 مخصوص نہ آ جا دیں چاہے جماعت کا وقت معمولہ بھی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی
 تاخیر ہوئی ہو مگر اپنے دنیاوی نفع کے باعث یا ملاقات کے سبب سے اُن شخصوں کا انتظار
 کرے بغیر ان کے جماعت میں تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے **الجواب**
 اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیا دار رئیس کا انتظار کرتا رہے اور حاضرین کی رعایت نہ کریں کرتا تو امام مکتبہ
 گنہگار ہے مگر نماز اس کے پیچھے ہو جانی ہے **سوال** **حالیسون** امام مسجد کو یا واعظ مسجد کو
 اختیار ہے کہ کسی بغیر اجازت کے امام جماعت اولیٰ نہ بنے دے یا واعظ اور کسی واعظ کو اپنی
 اس جہت بقیہ میں وعظ نہ کہنے دے البتہ اختار ہو نا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہیں
الجواب امام مسجد اور واعظ اگر کسی امام نہ ہونے دے وعظ نہ کہنے دے کسی مصلحت
 شرعیہ اور رفع فساد کے واسطے تو درست ہے کہ انتظام کی بات ہو دوسرے شخصوں کو بھی کسی
 رعایت چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ دوسرے کی جگہ میں بدو
 ان کے امام نہ بنے فقط واللہ تعالیٰ **اسم سوال** اکتا **الیسون** فنانی الشیخ اور فنانی
 فی الرسول کیا ہوتا ہے اور کہاں سے ثابت ہے اور اسکی نسبت صوفیہ رحمہاں کیا فرماتے ہیں

الجواب یہ دونوں لفظ اصطلاح مشائخ کے ہیں اتباع کرنا اور محبت کا غلبہ لوجہ استدلال
 ہوتا ہے انکی اس شرع سے ثابت ہوتا ہے تو بتوئی میکیکم اللہ الایہ فقط سوال **بیالیسواں**
 جمعہ مسجد میں جمعہ کی نماز ڈٹائی بجے ہوتی ہو اور مسجد دن میں جمعہ کی نماز ایک بجے ہوتی
 ہے تو فرمے کہ کہاں جمعہ پڑھے جو ثواب زیادہ ہو **الجواب** جامع مسجد میں سبب
 کثرت آدمیوں کے زیادہ ثواب ہے اگر گرمی کے موسم میں ہو تو ڈٹائی بجے نماز کا وقت اچھا
 ہوتا ہے وہیں جمعہ پڑھے اور جہاں سے کہ موسم میں بہتر ہے کہ دیگر مسجد میں پڑھے تو یہ
 کہ احتمال ایک مثل سے وقت نکل جانے کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال **تینتالیسواں**
 رمضان شریف میں مسجد دن کو آراستہ کرنا اور تراویح کے وقت اور روز دن کی نسبت
 روشنی کرنا زیادہ کیسا ہے **الجواب** مسجد کا صاف کرنا تو بہتر ہے مگر روشنی انداز سے
 زائد کرنا اسراف ہے اور زیادہ روشنی سبب کثرت آدمیوں کے ہے کہ عاجتہ ہو تو درست ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال **چوالیسواں** کسی عالم یا فقیر سے مرید یا کوئی ضروری بات سے
 یا مستحب ہے **الجواب** مرید ہونا مستحب ہے واجب نہیں فقط سوال **پنچتالیسواں** بادشاہ
 یا نواب کو نذر دینا کیسا ہے اور جو پیر یا ولی کی نذر کی جاتی ہو وہ کسی ہے **الجواب** بادشاہ
 نواب کو ہدیہ دیا کرتے ہیں اگر رشوتہ یا وجہ معیہ کے نہیں تو محض اخلاص مندی ہے تو درست ہے
 اور بزرگوں کو بھی جو دینے میں وہ ہدیہ ہے درست ہے اور جو اموات اولیاء کی نذر ہے تو
 اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اسکا ثواب انکی تسبیح کو پہنچے تو صدقہ ہے درست ہے اور جو نذر
 بمعنی تقرب اس کے نام پر ہے تو حرام ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال **چھیالیسواں**
 اکثر آدمی شجرہ خاندان کا ہر صبح دشام پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے **الجواب** شجرہ پڑھنا درست ہے
 کیونکہ اوہیں بتوسل اولیاء کے حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اسکا کوئی حرج نہیں فقط واللہ



تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سنہ ۱۳۱۵ ہجری نبوی صلعم

استقصار

کیا فرمائے ہیں علمائے دین متین اور مفتیان شرع رسول صلی اللہ علیہ وسلم در باب تقلید شخصی آیا یہ واجب ہے یا جیسا غیر متقدمین معاذ اللہ گمان کرتے ہیں شرک یا بدعت ہے منع اور مستحکم بیان فرماؤ تاکہ اجراء و استحباب اس جواب تقلید مطلق فرض ہو بقول تعالیٰ فاسئلواہم الذکر انکم لانتدون الاٰیۃ حق تعالیٰ نے اس آیت میں مطلق تقلید کو فرض فرمادیا ہے اور تقلید کی دو فرد ہیں ایک شخصی کہ سب مسائل ضروریہ ایک ہی عالم سے پوچھ کر عمل کرے دوسرے غیر شخصی کہ جس عالم سے چاہے دریافت کر لیوے اور آیت بسبب اپنے اطلاق کے دونوں قسم تقلید کو متضمن ہے لہذا دونوں قسم تقلید کی مامورین اللہ تعالیٰ اور مفروض حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جس فرد تقلید پر کوئی عمل کر گیا حق تعالیٰ اس کے حکم فرض کا عامل ہو گا لہذا جو شخص تقلید شخصی کو جو مامور مفروض میں اللہ تعالیٰ ہے شرک یا بدعت کہتا ہے وہ جاہل گمراہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی مخالفت میں خدا تعالیٰ کے مفروض کو شرک کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ نے جہاں مطلق حکم فرمایا ہے تکلیف کو مختار فرمادیا ہے کہ جس فرد مقتید پر چاہے عمل کرے کیونکہ مطلق کا من حیث الاطلاق کہیں خارج میں وجود نہیں ہوتا بلکہ اپنے افراد کی ضمن میں خارج میں موجود ہوتا ہو مثلاً انسان کا وجود من حیث الاطلاق کہیں جدا نہیں پایا جاتا بلکہ افراد کے ضمن میں ہی خارج میں ہوتا ہے ایسا ہی تقلید کا وجود جدا ہو اور شخصی اور غیر شخصی کا جدا ہو یہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ تقلید جہاں کہیں ہوگی یا شخصی کے ضمن میں یا غیر شخصی کے ضمن میں ہوگی لہذا دونوں قسم میں مکلف مختار ہے جیسے چاہے عمل کرے اور عمدہ امر سے خارج ہوئے پس مامورین اللہ تعالیٰ کو بدعت یا

استقصار اور ملامت دہی شیخ محمد صاحب از مطبعہ فیروز پور بنجاب سنہ ۱۳۱۵

شرک کہنا خود مفسدہ ہے بلکہ دراصل دونوں نوع تقلید کے جواز میں یکساں ہیں مگر اس وقت
 میں کہ عوام ان سب بلکہ خواہیں پر بھی ہو اسے فحشانی کا غلبہ اور عجباب کل رائے برابر کا
 اور تقلید غیر شخصی اور کی ہو اور عجباب کو عمدہ ذریعہ جواز و اجراء کا ہو جاتا ہے اور جو عجبابی
 ہیں کا دین کی طرف سے اور سب زبان درازی و تشبیہ کا فساد مسلمین و ائمہ مجتہدین میں آگے
 واسطے بن جاتا ہے اور باعث تفرقہ و فساد کا باہم مسلمین میں ہوتا ہے چنانچہ یہ سب شاہد
 ہے لہذا ایسے وقت میں تقلید غیر شخصی کا اختیار کرنا اس وجہ سے جہاں پر مفسدہ برپا ہوتے
 ہیں درست نہیں رہا اور لفظ شخصی استعمال امر مسلموں کے واسطے تو یقیناً شخص کا مفسدہ شروع
 ہو گئی ہے کہونکہ اتفاق اور اتحاد و کرم غلسم دین اسلام سب سے تو اس کی محافظت بھی فرض عظمیٰ
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ واعصوا بحکم امری و لا تفرقوا لایۃ ان اللہ لا یحب الفساد الآئینہ
 اور اکثر احادیث اس باب میں وارد ہیں لہذا محافظت اس فرض عظمیٰ کے واسطے اور رفع
 ان مناسد و مشائخ کی ضرورت سے ایک شخص یا موروثی یا تنہا سوال کو ترک کرنا اور دوسری
 شخص کو جو مسلمین متوفی اس فرض عظمیٰ کو اور دفع مشائخ مذکورہ کو ہی کو اختیار کرنا عین حکم
 ختم شارع علیہ السلام ہو گیا ہے چنانچہ قراءۃ قرآن شریف کی سببۃ احرف میں مخیر تھی اور باجماع
 صحابہ حضرت عثمانؓ نے اس کی منع کر کے ایک نعت قریش میں منثور کر دیا اور یہ محض رفع
 و تفرقہ کی وجہ سے ہوا تھا مجمع بخاری اس کی شاہد اور خود فخر عالم علیہ السلام نے قتل و زعمو بصرہ
 کے باب میں جو واجب القتل سبب کلمات کفر و کفر تاجی فخر عالم علیہ السلام کہ تھا ذرا بتا دینا انہما
 یقولون ان محمد بن القتل اصحابہ و اور یہ حکم سبب فتنہ کے ہوا تھا لا غیر الحاصل ایسے وقت
 ازک میں تقلید شخصی واجب شخص ہے اور غیر شخصی ان فتنہ مشاہدہ کے سبب منسوخ ہے البتہ
 اگر کہیں یہ فساد غیر شخصی میں نہ پایا جاوے تو وہ بھی امور علیہ التخییر ہے مثل شخصی کے پس مانتے

ہو گیا کہ تقلید شخصی واجب ہے اور اسکو بدعت یا شرک کہنا جہل محض ہے واللہ تعالیٰ اعلم
 کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ ہجری



سوال شروع سورۃ توبہ کے بسم اللہ شریف نہونے کا کیا سبب ہے یا سورۃ توبہ اور
 سورۃ انفال ایک سورۃ ہیں تو اس صورت میں فاصلا کیوں ہے اور نام انکے علیہ علیہ
 کیوں مقرر ہوئے اور اگر دو ہیں تو بسم اللہ شریف اسپر کیوں نہیں لکھی گئی اسواسطے
 کہ شروع ہر سورۃ پر بسم اللہ شریف ضرور ہوتی ہے اور اگر کوئی بسم اللہ شریف پڑھے تو
 جائز ہے یا نہیں اور جواز مع الکرآیتہ ہے یا بدون کراہتہ اور بعض شخص جو بوقت شروع
 سورۃ توبہ کہ یہ دعا پڑھتے ہیں یہ ثابت یا سنیہ ہے یا نہیں اور وہ یہ ہے اخذ باللہ

من النار ومن شر الکفار ومن غضب الجبار ولد العزۃ ولسوۃ وللمؤمنین اچھا اب
 ابو داؤد میں ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ انفال اول نازل ہوئی تھی اور توبہ اخیر میں
 اور آپ علیہ الصلوٰۃ نے نہ فرمایا کہ یہ دو سورۃ ہیں یا ایک اور قصہ دونوں کا شبہ تھا
 لہذا بسم اللہ توبہ پر نہ لکھی کہ شاید انفال کا جزو ہو اور جمع بھی نہ کیا کہ شاید دو سورۃ ہوں
 لہذا افضل بلا تسمیہ کے کر دیا ہے اور بسم اللہ اگر اسپر کوئی پڑھے بلا کراہتہ درست ہے
 اور یہ جو معمول بعض کا ہے کہ مجاہد تسمیہ کے اخذ نہ کر سوال پڑھتے ہیں اسکی کوئی اصل
 معتبرہ نہیں اور دوسری روایت جو حضرت علی سے نقل کرتے ہیں وہ چند ان معتبرین

وجہ تسمیہ نہ لکھنے کی جو حضرت عثمان سے نقل ہوئی معتبرہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال جو کہ کتاب تقویۃ الایمان میں دربارہ افعال شکر کیہ کے واقع ہوا ہے جیسے
 نذر غیر اللہ یعنی توشہ وغیرہ دوسرے دینا قبر کو اور سجدہ اور طواف کرنا قبر کو اور غلاف ڈالنا
 انکے اوپر اور جو اسکی مثل اور امور ہیں اور قسم کھانا وغیرہ اللہ اور شگون بد لینا اگر کسی شخص

صادر ہو دین تو اس شخص کو کافر محض جانتا اور دیگر معاملہ کفار و کماؤں کے ساتھ
 کرنا جائز ہے یا نہیں الجواب افعال شرکہ بعض ایسے ہیں کہ شرک محض ہے اور بعض ایسے
 ہیں کہ شرک لوگ اور کفر کے ہیں اور تاویل اور تاویل اور میں ہو سکتی ہے پس پہلی قسم کا فعل جیسا
 سجدہ جنت کو کرنا یا نہ کرنا و النسا ہے ان امور سے تو شرک ہو گیا اور سب معاملات
 شرکین کے اس کے ساتھ کرتے ہیں اور دوسری قسم کے افعال سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اگر
 خروج من الاسلام نہیں ہو تا کیونکہ شرک بعض اہل شرک اعلیٰ درجہ کا ہے اور بعض کم اس ہی
 واسطے شرک دون شرک کہتے ہیں تو دوسرے درجہ کے شرک حقیقہ شرک نہیں جیسا قسم
 لغیر اللہ کو شرک فرما یا اور بار کو شرک فرما دیا لہذا یہ سب افعال جو کہ مصدر شرک کی ہیں
 اور کفر شرک فرما دیا ہے ان کے کرنے سے فاعل حقیقی شرک نہیں ہو جاتا فقہائے لکھا ہے
 کہ سب کے فعل ہیں اگر نشانہ سے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو کفر
 ایمان پر حمل کرنا اور مومن ہی کہنا یا بیتہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم سہوال جو شخص کہ حضرت
 مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کافر اور مردود کہتا ہے تو وہ شخص خود
 کافر ہے یا فاسق اگر وہ کافر ہے تو اس کے ساتھ معاملہ کفار و کماؤں کا کرنا جائز ہے یا نہیں
 موافق اس فتویٰ کے جو مولوی عبدالباق صاحب دہلوی کا ہے اور اس پر چند علماء کی مہرین ہیں وہ
 یہ ہے کہ جو کوئی مولوی محمد اسماعیل صاحب دلی کا کہل کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو اور سید ابن
 ہے نہ بیش اس عادی دلی فقہ بار دلی بالمحاربتہ فقط محمد اکبر علی خان۔ اسی طرح اور
 بہت علماء دہلی کی مہرین ہیں تو موافق اس فتویٰ کے اس کے ساتھ معاملہ کفار و کماؤں کو سارے
 جائز ہے یا نہیں فقط الجواب مولانا محمد اسماعیل صاحب جو لوگ کافر کہتے ہیں بتا دیا کہ
 ہیں اگرچہ تاویل انکی غلط ہے لہذا ان لوگوں کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا کرنا ناجائز ہے

جیسا کہ رد افض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیعین و صحابہ کو حضرت
 علی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کافر کہتے ہیں پس جب سبب تاویل باطل کے اونکے
 کفر سے بھی ائمہ نے تضحائی کی تو مولوی محمد اسماعیل کی تکفیر سے بالطریق اولیٰ کافر نہ کہنا چاہیے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** مذہب حنفیہ میں امامت عالم کی اولیٰ تر ہے قاری
 لیکن اگر قاری اور ضروریات دین سے بخوبی واقف ہو اور عالم قاری نہ ہو عالم کی امامت قاری کی
 امامت اولیٰ ہے یا نہیں **الجواب** اگر عالم واقف مسائل صلوٰۃ کا قرآن کو مایحور بہ الصلوٰۃ
 پڑھتا ہے تو اس کو ہی امام بنانا چاہیے اور جو قرآن ایسا نہیں جانتا تو امامت اس کی دست
 ہی نہیں ہوئی کہ رکن نماز کا قراءۃ ہے قرآن جب غلط پڑھا تو نماز فاسد ہوئی اسی حالت
 میں قرآن صحیح پڑھنے والا امام ہو اگرچہ تھوڑے مسائل سے واقف ہو چاہے بیکہ بخوبی واقف ہو مگر مرد قاری
 یہ معروف قاری نہیں کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ ہو یہ فرض نہیں غرض مایحور بہ الصلوٰۃ تبعہ علیہ
 ہے کذا فی عامۃ الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** تقویۃ الامان کے صفحہ ۶۱ مطبوعہ

طبع فاروقی میں حدیث نقل فرماتے ہیں ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سہیل نے
 نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ
 سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیا
 جائے ان کو بھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں تو
 دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں وہ اپنے راجہ کو سو تم بہت زیادہ لائق ہو
 کہ سجدہ کریں ہم تم کو سو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر سجدہ کرے
 تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو فت یعنی میں بھی ایکسے ان مکر مچی
 میں نے والا ہوں تو کیا سجدہ کے لائق ہوں الخ تو یہاں پر یہ شبہ واقع ہوتا ہے

کہ مٹی میں نے سے کیا مراد ہے اور مخالفین یہاں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مولانا صاحب کے نزدیک انبیاء کا جسد زمین میں ملجانا ثابت ہوتا ہے اسکا کیا جواب ہے مفصل نام فرمائے الجواب مٹی میں ملنے کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ خلط ہو جاوے جیسا کہ انبیاء زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن جاتی ہیں۔ دوسرے مٹی سے ملائی و متصل ہو جانا یعنی مٹی سے ملجانا تو یہاں مراد دوسرے معنی ہیں اور جسد انبیاء علیہم السلام کا خاک ہونے کے مولانا مرحوم بھی قائل ہیں چونکہ مَرُودہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مَرُودہ کے مٹی سے جسد معہ کفن ملاحق ہوتا ہے یہ مٹی میں ملنا۔ اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے کچھ اعتراض نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** مذکور بالا خواں کے صفحہ پانچ میں ہے کہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۃ آل عمران میں اور بت ہوا انکی طرح جو علیہ علیہ ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ کچھ بچے اور کو صاف حکم اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہو گئے بغیر ستمہ اور سیاہ ہو گئے بغیر ستمہ سو وہ جو سیاہ ہوئے سزا دئے کیا تم کا فر ہو گئے ایمان میں اگر اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنے کا۔ اس کے فائدہ میں ہے کہ بہت گروہ فرقہ فرقہ ہو گئے خبیث ہو دو دشمنی تبہم تبہم فرقے ہو گئے اور پھر آگے نخر بر فراتے ہیں چہر انہیں کوئی قادری کوئی شبندی کوئی چشتی بنے ان اور صفو، میں فرقے ہیں پھر کسی نے آج چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے نقالی ٹیہر الیاء الخ تو اس جگہ پر شبہ واقع ہوتا ہے کہ ان نامذہبون کو ان فرقوں میں شامل جو فرمایا تو اسکی کیا وجہ ہے اور یہ مفسنون صحیح ہے یا غلط الجواب مراد یہ ہے کہ فرقہ فرقہ جدا ہونا باعتبار عقائد و اعمال کے بدلتے ہیں جیسا رد الفسوف خارج عقائد میں اپنے اموا سے مختلف ہو گئے ہیں تو اسی طرح اس زمانہ کے قادری

وچستی مثلاً اپنے اپنے عقائد مبتدعین اول اعمال ناجائز میں مختلف ہو کر ہر ایک نے خلاف
 شرع کو اپنا طریقہ مقرر کر لیا ہے اگر عالم او کو کسی عقیدہ باطلہ مبتدع سے یا کسی عمل غیر مشروع
 سے منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہم قادری ہیں مثلاً ہم کو جو طرح اپنے بزرگوں سے پہونچا
 او کو ہی حق جانتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ عقائد و اعمال سب بزرگان میں کے موافق
 سنت کے تھے ان لوگوں نے اداث بدعات کیا ہیں ایسے اہل طریقہ کو وہ مثل بہتر
 فرق کے فرماتے ہیں نہ اُن اہل اللہ لوگوں کو جو ان خاندان کے مقبول متبع سنت ہیں کیونکہ
 اوں کا کوئی فرقہ سوائے اہل سنت کے نہیں اور کوئی امر طریقہ کا خلاف شرع کے نہیں یہ خود ایک
 فرقہ کا ہر نقطہ نام پر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اعلم۔ **سوال** صوم حرم کا ثبوت حدیث سے ہے
 یا نہیں اور فضائل اعمال میں تو حدیث ضعیف قابل عمل ہوتی ہے نہ کہ ثبوت اعمال میں لائق
 مقبول ہو اور اگر ہو سکتی ہے تو اس کو تخریص فرما دینا اچھا ہے فضیلت صوم حرم کی
 کسی حدیث صحیح سے منقول نہیں رجب غیر رجب برابر ہیں مگر بعض احادیث سے اشہر حرم
 کی کچھ فضیلت ثابت ہوتی ہے پس چاروں ماہ حرم برابر ہوئے سوائے ایام معدودہ کے
 جسکی فضیلت ثابت ہوئی ہے بعد اس کے اگر ضعیف روایت سے فضیلت صوم خود رجب کی ثابت
 ہو تو روزہ رکھنا جائز ہے کیونکہ صوم خود عبادۃ ہے مگر رجب صوم حرم کو مثل واجب کے
 جانا جاوے تو اذوقت بدعت ہو جاوے گا پس سخت صوم کا تو مطلق فضیلت صوم نفل سے
 ثابت ہے اور پھر اشہر حرم کے صوم سے ثابت ہے اور فضل خاص اگر ضعیف روایت
 سے ہو تو اس پر عمل درست ہے جب تک سو کہ واجب نہ جانا جاوے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال کھانا تیار کرنا واسطے تقدیر مومنے کے بلا تعین یوم کے فقرا و مساکین کو
 جمع کر کے کھانا دینا یا تقسیم کر دینا جائز ہے یا نہیں مدلل اتمام فرادین اچھا ہے بلا تعین

کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک
 ناجائز نہیں ثواب اور کمائیت کو جو بوجھتا ہے باتفاق البتہ عبادۃ بدنی میں خلاف
 امام شافعی رحمہ اور امام مالک رحمہ کا ہر مالی میں کسی کا خلاف نہیں قال فی الہدایۃ لائل
 فی ذہا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ اور صوم یا اور صدقہ
 او غیر یا الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** ذکر جہر نہ سبب خفیہ میں جائز ہے یا نہیں مل
 ارغام فرمائے **الجواب** ذکر جہر میں خفیہ کی کتب میں روایات مختلفہ ہیں کسی کے کہ بہت
 ناست ہوتی ہے خیر محل ثبوت میں اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی رائج ہے اور کسی
 دلیل طلب کرنا ہے سو وہ ہے کیونکہ مجتہدین کا خلاف ہے سوا بکن فیصدیہ کر سکتا ہے مگر
 جواز کی دلیل یہ ہے کہ قال اللہ تعالیٰ اذکر ربک فی نفسک تفسر عا و خفیہ و دون البجہر الا
 دون البجہر بھی جہر ہی ہے کہ ادنیٰ درجہ ہے قال علیہ السلام اربعوا علی انفسکم احمدیث
 اور یہ بھی ذکر جہر ہی ہے دفع کو فرمایا ہے گلو پھاڑنے سے منع کیا اور مشاق آیات و
 امارت بہت جواز پر دال ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جلسے اور قوسے میں
 یہ الفاظ کہنا غریب ہوں یا نوافل جائز ہے یا نہیں اللہم اغفر لی وارحمنی اہدنی وارزقنی
 وارفضنی راہی فی جلسے میں اور قوسے میں ربنا وک الحمد اکثر اطلبنا مبارکافہ۔
الجواب یہ ظلمات فرض نفل میں سب میں درست ہیں مگر امام کو فرض میں نہ کہنا چاہیے
 کہ مستحب غیر تسبیح صلوٰۃ کی کلفتہ ہوتی ہے تنہا ہو تو کہے کہ نماز میں اذکار سنوئے اولیٰ
 میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کتاب مالاہدہ
 میں فرماتے ہیں و انکشت خضر و نبصر از دست راست عند کند و وسطی ابہام را
 حلق کن و انکشت نہادوت را کشادہ دارد و تشہید بخواند وقت شہادت اشارت کند

نماز میں اوس سے کوئی نقصان واقع ہوگا یا نہیں محقق مذہب اس میں کیا ہے اور
 حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق رحمہ نے اربعین میں تحریر فرمایا ہے کہ حمادیہ میں لکھا ہے
 روایت کی حسن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ دُور رہو رنگِ سنخ سے
 کہ رنگِ سنخ زینتِ شیطان ہے اور تذکیر الاخوان حصہ دوسرے تقویۃ الایمان میں مذکور
 نقل فرماتے ہیں اخرج الترمذی وابوداؤد عن عبد اللہ بن عمر قال مر رجل علیہ ثوبان
 احمران مسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگِ سنخ
 بالکل منع ہے کہ اپنے اس کے سلام کہ جواب نہیں دیا اسمین صحیح مذہب کیا ہے بل
 ارقام فرمائے الجواب سنخ غیر معصومین روایات مختلفہ ہیں اور ہر ایک جواب
 دلائل مذکورین احوط مطلقاً سنخ کا ترک ہے اور خیسۃ جواز استعمال سوائے معصومین کا
 ہے جو سنیہ اول قرن سے مختلف ہوا دسکا فیصلہ نہیں ہو سکتا اس حدیث میں حج
 ثوبان احمران وارد ہے اسکو جو زمین معصوم پر حمل کرتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال رنگِ زرد سوائے زعفران کے مثل بن وغیرہ کے استعمال کرنا بالخصوص
 مردوں کو جائز ہے یا نہیں الجواب علیٰ ہذا زرد رنگ سوائے زعفران کے مردوں
 مختلف فیہ ہے راجح اسمین جواز ہے اور سرخ و زرد کی بحث مردوں کے ہی واسطے
 ہے عورتوں کو سب درست ہے لہذا علیٰ انخصوص مردوں کو جو بیح سوال ہے یہ زائد ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال دیو اسلامی گندک کی جس سے چراغ روشن کرتے ہیں اور
 بوقتِ دشمن کرنے کے اوس سے بدبو نکلتی ہے مسجد میں جلانا درست ہے یا نہیں الجواب
 جس شے میں بدبو ہو اوس کو مسجد میں لیجا ما اور بدبو کا مسجد میں پیدا کرنا منع ہے یہاں تک
 بیاز کھا کر بدبو دہن کے ساتھ دخول مسجد کو حرام لکھا ہے پھر گندک کی بدبو مسجد میں پھیلانا

کس طرح درست ہوگا چرخ خارج مسجد روشن کر کے لیا جو سے یا موم کی دیوا سلائی سے
 روشن کر کے فقط واللہ تعالیٰ اعظم **سوال** ایک مقدمہ امر واقعی اور سچا ہے اور قاعدہ
 قانون انگریزی کے خلاف ہے یا نہیں اپنے استفسار حق کے واسطے اگر خطبہ اس کا کذب
 ملایا جاوے تو جائز ہے یا نہیں **الجواب** احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے مگر
 اس امکان تعریف سے کام نہ لے کر ناچار ہو تو کذب صحیح ہو لے ورنہ احتراز رکھئے فقط
سوال اگر کوئی شخص گرفتار ہوتا ہو اور وہ گرفتاری ناحق ہو یا اس کی بیعتی ہوتی ہو
 تو اس کو جھوٹ بول کر چھڑالینا جائز ہے یا نہیں عند اللہ مواخذہ ہوگا یا نہیں **الجواب**
 اس کا بھی جواب یہی ہے اور احیاء العلوم میں ایسے موقع پر کہ قتل مسلم ناحق ہوتا ہو اور بدو
 کذب کے نجات نہ ہو تو کذب کو فرض لکھ دیا ہے فقط واللہ اعظم **سوال** حقوق العباد جو
 مسلمانوں کے گناہ ہوتے ہیں اس کا بدلہ تو یوں ہو جاوے گا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو
 دلائی جاوے گی اور در صورت نیکیاں نہ ہونے کے اس صاحب حق کے گناہ اس کو دے
 جاوے گے اگر کافر کا حق ہے تو اس صورت میں کیا معاملہ مسلمان کے ساتھ کیا جاوے گا۔
الجواب حقوق کفار کے عوض عذاب کیا جاوے گا کہ خلاف حکم حق تعالیٰ کے کیا اور کفار
 کچھ نہ ملے گا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا میں محاصرہ ذمی کا فکری تکلیف ہی میں کروں گا
 کما قال واللہ تعالیٰ اعظم **سوال** اگر کہیں سے خبر تحقیقی اس بات کی آوے کہ وہاں
 چاند اسے اشخاص معتبرے دیکھا اور شخص معین جس کو وہ اشخاص جانتے ہیں وہ ان کو ایک
 تحریر اپنی و نیز گواہی گواہان سے فرمیں کر کے بھیجے تو وہ تحریر قابل سہاعت ہوگی یا نہیں۔
 اور جو تحریر اس طرح پر ہو تو قابل قبول ہے یا نہیں اور اگر تار کہیں سے آوے کہ چاند ہو گیا
 وہ معتبر ہے یا نہیں **الجواب** تحریر خط جو شل دستور کے لکھا آیا از طرف فلان بنام

فنان مثلا اور کتب الیہ اوس کو پہچانتا ہے اور اوسکا ہی خط ہے تو اوسکا لکھنا خبر دینا
 ہلال کی بن مستبر ہوگا اور اوسپر عمل کرنا درست ہوگا اور تار کی خبر بھی شس تحریر کے ہے
 مگر وساطت کفار کے موجب عدم قبول ہو جاتی ہے ورنہ تحریر خط اور خبر تار کا ایک حکم
 کہ انہیں من کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم سوال ایک شخص ایسا ہے کہ اس سے دین کے
 بہت فائدے ہیں مثلاً کلام اللہ و حدیث و تفسیر وغیرہ پڑھتا ہے اور جس مسجد میں رہتا ہے
 اس سے آباد ہے آیا اوس شخص کو ہجرت کرنا حرمین شریفین کی اولیٰ ہے یا یہ فعل اولیٰ ہے
 البجواب اگر بیان رہنے سے اس عالم کے دین میں کوئی نقصان نہیں اور مصلحت کو اس سے
 منع دین کتبے تو اوسکا بیان رہنا ہجرت عرب کے لئے سے بہتر ہے واللہ اعلم

سوال یزید کہ جسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ قابل لعن ہے
 یا نہیں گو کہ لعن کرنے میں امتیاط کرے بہت اکابر دین و رباب میں یزید تحریر
 فرما چکے ہیں چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب شہادت کو
 میں نے ایک آواز غیب سے کہ کوئی کہتا تھا شعر ایہا للقاتلون جہلا حسینا و البشوا

بالعذاب اللہ یل یا قد لعنتم علی سنان ابن داؤد و موسیٰ و مال الابیہل یا کذا
 فی التجریشہا وین صلوٰتی محوۃ - اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اختلاف
 میں تحریر فرماتے ہیں قال صلی اللہ علیہ وسلم من اذاع اہل المدینہ غافۃ اللہ و علیہ السلام
 والما لک و الناس اجمعین رواء مسلم - و کالسب غلع اہل المدینہ لہ ان یزید اسرف

فی المعاصی اور دوسری جگہ فرماتے ہیں فصل وجہی براسہ فی طست حتی وضع میں ہے
 ابن زبائون اللہ قائمہ وابن زیاد و سہ و یزید - اور بعض محققین مثل امام ابن جوزی اور
 ملا سعد الدین نقاش زانی وغیرہم اللہ بھی حق کے قائل ہیں چنانچہ مولانا قاضی ثناء اللہ

پانی نبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں وجہ قول حجاز سن آنست کہ ابن
 جوزی روایت کردہ کہ خاضی ابو یعلیٰ در کتاب خود معتمد الامون بسند خود از مسیح بن
 احمد بن حنبل روایت کردہ کہ گفتم پدر خود را کہ اسے پدر مردم گمان محو بر مذکر ما مردم پیش
 را دوست سے داریم اچھ گھنیت کہ اسے پس سر کے کہ ایمان بخدا و رسول داشتہ باشد اور
 دوستی یزید چگونہ روا باشد و چرا لعنت نکردہ شود بر کسی کہ خدا پرست در کتاب خود لعنت کرو
 گفتم در قرآن کہا بر یزید لعنت کردہ است احمد گفست قبل عیسم ان تولیم الخ اور نیز مکتوبات
 میں ہے غرض کہ کفر بر یزید از روایت معتبر ثابت میشود پس او مستحق لعن است اگرچہ در متن
 گفتن فائدہ نیست لیکن صاحب فی اللہ والبغض فی اللہ مقتضی آنست واللہ اعلم
 ان عبارات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات کفر کے جہاں قائل تھے اور بعض حضرت
 اکابر دین میں کو جائز نہیں فرماتے ہیں اس واسطے کہ یزید کے کفر کا حال تحقیق نہیں پس
 قابل لعن نہیں لہذا یزید کو کافر کہنا اور لعن کرنا جائز ہے یا نہیں مدلل از قاضی فرماویں۔
 اب اس قدر تطویل سوال بن بیفائدہ کی ہے حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنت
 کرتا ہے اگر وہ شخص قابل لعن کا ہے تو لعن اور سپر ترقی ہو ورنہ لعنت کو نیلے پر رجوع کرتی ہے پس
 جب کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جائے اور سپر لعنت کرنا نہیں چاہیے کہ اپنے اور پر عوبتہ
 اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال نا بشایستہ ہر چند موجب لعن کے ہیں مگر جو محقق اخبار
 سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے رہی و خوش تھا اور انکو مستحق جائز
 جانتا تھا اور بدون توہم کے مر گیا تو وہ تو لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے
 اور جو علما اس میں تردید رکھتے ہیں کہ اول میں وہ لعن تھا اوس کے بعد ان افعال کا و
 مسئلہ تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز

نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ
 بھی حق ہے پس جواز لعن و لعن جواز کا۔ اور تاریخ پر بھی اور اہم تقلیدین کو احتیاط سکوت میں بھی
 کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ
 سنہ نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ **سوال** نذر نذر اللہ یعنی مرنا بکرا وغیرہ کہ جو کسی تھان یا کسی قبر
 یا نشان اور جھنڈے وغیرہ پر چڑھایا گیا ہو اگر وہ ان کے خادم مجاور وغیرہ کسی کے ہاتھ سے کھینچ کر لیا
 تو اس کا خریدنا اور صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں در صورت علم یا بلا علم کے اور تمام فراموش
 اچھا **اب** جو مرغ و کبرا دکھانا کفار اپنے معاذ پر چڑھاتے ہیں اور کافر مجاور لیتا ہے
 تو اس کا خریدنا درست ہے کہ کافر مالک ہو جاتا ہے اور جو سہان مجاور ایسی چیز لیتا ہے
 وہ مالک نہیں ہوتا اس کا خریدنا درست نہیں اور یہ سب جواب اس حالت میں ہے کہ علم ہو
 اس کے چڑھا ہونے کا اور بدون علم کے تو مباح ہوتا ہی ہے واللہ اعلم۔ **سوال** سہم الصدقہ
 شریف کو خستہ قرآن شریف میں سورۃ نحل کے سوا کہ جو جز قرآن ہے اس کو سورۃ احوال
 ہی پر چڑھنا چاہیے یا اور کسی صورت پر بھی پڑھنا یا تخصیص درست ہے **اب** سہم الصدقہ جو خستہ
 رحمۃ اللہ کے نزدیک قرآن کی آیت ہے اور کسی سورۃ کا جزو نہیں۔ اس کا اکبار خواہ کہین
 پڑھ دینے سے درست ہے خصوصاً قل ہو اللہ کی کہین جہان چاہے پڑھ دینے سے البتہ یہ
 عقیدہ کرنا کہ سوائے قل ہو اللہ کے اور کسی سورۃ پر درست نہیں بدعت ہوگا ورنہ کچھ صحیح
 نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ **سوال** مجلس غم مقرر کرنا جیسے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ
 عنہ یا وفات نامہ وغیرہ فاسکروزہ فاشورہ میں بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں
 فراموش **اب** غم کی مجلس تو کسی کے واسطے درست نہیں کہ حکم مسبر کرنے کا اور

غم کے رفع کرنے کا ہی تغزیہ و تسلیہ اس ہی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم
 پیدا کرنا خود مصیبت ہوگا اور شہادۂ حسین کا ذکر جمع کر کے سوائے اسکے مشابہت و رد
 کی بھی ہے اور شبہ اور کما حرام کی لہذا اعتقاد محسوس غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال قربانی اگر میت کی طرف سے کیا تو اسے بموجب اوسکی وصیت کے یا بغیر وصیت
 کے اوس گوشت کو اپنے صرف میں لانا اور اقرار کو تقسیم کرنا چاہیے یا صرف فقراء و مسکین
 کو ہی تقسیم کر دینا چاہیے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرے تو
 اوسین سے اپنے صرف میں لانا درست ہے یا نہیں الجواب قربانی کسی میت کی
 طرف سے یا فخر عالم علیہ السلام کی طرف سے یا کسی شیخ و مقرب کی طرف سے کرنا درست
 ہے مگر جو بوسیۃ ہو اوسکا گوشت سب کا سب فقراء کو تقسیم کرنا لازم ہے اور جو خود
 اپنی طرف سے کرتا ہے اوسکا حال مثل اپنی قربانی کے ہے چاہے خود کھائے چاہے دے
 دیوے چاہے مسکین کو دیوے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم و ۱۰
 سوال معاف کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔
 الجواب معاف و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اوس کو بموجب سرور اور
 باعث مودۃ اور ایام سے زیادہ مثل ضرورتی جانتی ہیں عیدین اور مکروہ تحریمیہ اور علی الاطلاق
 ہر روز مصافحہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرط خود یوم العید کے ہے اور علی ہذا المعنی
 جیسا بشرط خود دیگر ایام میں ہی ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے
 کرنا باعث مصلیٰ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال احادیث میں جو عید مرکب بدعات
 کی وارد ہوئی ہیں کہ فراتین و نوافل و منوم و حج و عمرہ و جہاد وغیرہ اوسکا مقبول نہیں ہے
 وہ کونسی بدعات ہیں اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ جو محبت رکھتا ہے اہل بدعت سے

فنا کرنا ہے اللہ تعالیٰ عملوں کے اور نکال بیٹا ہے نور ایمان دل اور سکے سے
 اور بغض احادیث میں آیا ہے کہ اہل بدعت تمام غفلت سے بدتر ہیں اور بغض احادیث میں
 آیا ہے کہ اہل بدعت جہنم کے گتے ہیں وہ کوئی اور درجہ کی بدعات ہیں ادنیٰ درجہ کی
 کوئی بدعت ہے اور اعلیٰ درجہ کی کوئی ہے ارقام افرادین الجواب جس بدعت میں
 شدید وجہ ہیں وہ بغض فی الواقع ہے جیسا روافض خون کی بدعت ہے اور دیگر بدعات
 جو اعمال میں ہیں اور کو بھی بغض کتب مجالس البرار میں کبیرہ لکھا ہے کہ کوئی بدعت ضعیفہ
 نہیں مگر حق یہ ہے کہ بدعت طے قدر اللہ ہے چھوٹی بڑی ہوتی ہے تشکیک ایمان میں بھی حاصل
 ہیں تم سے بچنا سب سے ضروری ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ سوال۔ قبرستان
 میں اگر کوئی شخص امامت کرے اور پیش نظر اسکے کوئی قبر ہو تو سترہ کر لے کر پیش نظر مقتدیوں
 کے قبر ہو تو نماز مقتدیوں کی جائز ہوگی یا نہیں اور سترہ امام کا اس صورت میں مقتدیوں
 کا کافی ہوگا یا نہیں الجواب قبرستان میں نماز ٹیرھے تو سب کے واسطے امام اور
 مقتدی کے سترہ کی حاجت ہے سترہ امام کا مقتدی کو کافی ہونا مرد مرد و جوان اور
 انسان کے واسطے میں کافی ہے اور قبور کا حضور مثلاً بنبرک دُبت پرستی کے ہے اس
 میں کفایت نہیں ہے ہر نمازی کے سامنے پردہ واجب ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال۔ روشنی کرنا رمضان کی شب ختم قرآن میں حاجت سے زائد جائز نہیں
 الجواب حاجت سے زیادہ روشنی ہر روز ہر وقت حرام و اسراف ہے اور ایسی برکت کے
 وقت میں زیادہ موجب خسار کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد علی
 سوال۔ ٹیڑھنا یا شیخ عہد نقاد و جیلانی مشہد اللہ کا بطور ورد یا برائے قضاے
 و رات یا اوکھین اثر جانکر یا شیخ کو متصرف عالم تصور کر کے اور ان سے اپنی حاجات طلب

کرسے تو یہ دونوں صورتیں کفر و شرک کی ہیں یا نہیں کیونکہ منادی مستقل الاستعا
دہد شیخ ذکر ٹہرنکی اور حق سبحانہ تعالیٰ واسطہ پڑیگا اور اس کو اکثر علما کفر و شرک فرماتے

ہیں بنیائچہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں ازین چنین وظیفہ
احترار لازم و واجب اولاً ازین جهت این وظیفہ متضمن شکیا شدہست و بغیر نقیض

ہمچو لفظ حکم کفر کردہ اند چنانکہ در در مختار منویہ کہذا قولہ شکیا شدہ قیل کفر عبارت

مذکورہ میں لفظ عام ہے عقیدہ حضور کی قیاسین لہذا ان دونوں صورتوں میں کفر و شرک

یا ایک صورت میں اور دوسری صورت میں کس قسم کا گناہ ہے اور لفظ یا حاضر کے واسطے

بولا جاتا ہے یا حاضر و غائب دونوں کے واسطے الجواب اسکا رد کرنا بندہ جائز

نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ بشرک ہے اور بعض فعل مشابہ بشرک ہوتے ہیں اور

معنیہ ہوتے ہیں کہ شرک کلی مشکک ہو کہ اس کے افراد قلة و کثرة معصیہ میں متفاوت

ہیں مثلاً قسم بغیر اللہ تعالیٰ کو حدیث میں شرک فرمایا ہے معہذا وہ گناہ معنیہ ہے

پس مرد اسکا مشابہ بشرک ہے کہ غیر اللہ تعالیٰ سے طلب حاجات ہے مگر جو محض ان کلمات میں

اثر جانکر پڑتا ہے وہ کافر و مشرک نہ ہوگا اگرچہ معصیہ سے خالی بھی نہ ہوگا اور جو شیخ قدس

کو متصرف بالذات اور عالم غیب بذات خود جانکر پڑے گا وہ شرک ہے اور اس عقیدہ کے

پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کرتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت برائی کر دے

میں بھی مشرک نہ ہوگا باقی مومن کی نسبتہ بظن ہونا بھی معصیہ ہے اور جلدی سے

کسی کو کافر و شرک بتادینا بھی غیر مناسب ہے اور ایسے مومنین الفاظ کا پڑھنا بھی بجا و

ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراعی رحمۃ ربہ رشید احمد لنگوٹی عفی عنہ

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرانیہ خطا پکا آیا حال معاوم

علم دین کی برابر کوئی چیز نہیں اگر کسی کو نصیب ہو جائے جہانک ہو کوشش کر کے
 پڑھو تمہارے خط بن کوئی بات جواب طلب نہیں معلوم ہوئی کہ کیا تھی اگر وہ خائف کے
 باب میں استفسار تھا تو یہ سب ظائف درست ہیں مگر ذلیفہ شیخ عبدالقادر کا منبرہ
 اچھا نہیں جانتا اسکو ترک کر دو بانی سب اور او اپنے کرتے رہو اور طالب علمی میں اگر وہاں
 پڑھو گے تو سب کس صرح یاد ہوگا اگر پڑھنے کے واسطے اور او کو موقوف کر دو تو بہتر ہے
 بعد فراغت قدر ضروری علم کے شروع کر دینا اور ذہن مانتہ مبانی تعلق نے کس کی بناؤ
 بن گیا اب اسکی کنائش ادسکے ہی اختیار ہے۔ بانی کا بہت پینا اور دانش کی دال اور غلیظ اشیا
 کا کھانا مفسر ہے منبرہ بھی آپ کو دعا میں شریک کرنا ہے اور ذہن کے واسطے صورت فحشہ
 کو ۲۱ بار پانی پر دم کر کے پی لیا کر نقطہ اسلام۔ مرسلہ از گنگوہ ۸۔ اکتوبر ۱۳۵۸ء۔
اقول اس کلام کا پڑھنا کسی جہ سے جائز نہیں اگر شیخ قدس سرہ کو عالم الغیب و متصرف
 مستقل جابر کہنا ہے تو خود شرک محض ہو بقولہ تعالیٰ وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها
 الاہو الآیہ و دیگر لغویں قال فی البرازیہ وغیرہن الفتاوی من قال ان ارواح المشرکین
ما فرقہ تعلم کفر ومن ظن ان السمیت یعرف فی الامور دون اللہ واعتق بہ کفر کذا فی
البحر الرائق امتی من ماتہ اسکی اور جو یہ عقیدہ نہیں تو بھی ناجائز ہے کیونکہ اس میں
 میں گو یہ نہا شرک نہو مگر شاہد شرک ہے اور جو افظامو ہم معنی شرک ہوا دسکا بولنا بھی
 ناروا ہے بقولہ تعالیٰ لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا اور بقولہ علیہ السلام لا تقولوا ماتنا
اللہ دماشار فلان ولیکن قولوا ما اشار اللہ ثم اشار فلان الحدیث مالا کو صحابہ کی نیت میں
 کوئی معنی قبیح نہ تھے مگر سبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے یہ الفاظ ممنوع ہو گئے پھر
 عوام اسکو ورطہ شرک و گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تفسیر غرری میں بیان وجہ ترک

تمام مولوی حکیم محمد صاحب شارح و مفسر مولانا صاحب مکتبہ

میں لکھا ہے از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگر آنرا با خدا تعالیٰ ہمسر میکنند و از انجملہ اندک سانیہ
 در دفع بلا دیگر آنرا سے خوانند و همچنین در تحصیل منافع دیگران رجوع سے نمایند بالاستقلال
 نہ آنکہ توسل بآں دیگران نمایند اور پُر ظاہر ہو کہ دعوت اس کلام کی داخل ہر دو قسم میں ہے
 کیونکہ غرض اس سے دفع بلا و جلب منافع ہے یا مثل فکر اللہ تعالیٰ اس سے تحصیل برکات
 و تقرب مقصود ہے یا بوجہ تبرک کے اسکو تکرار کرتے ہیں مان کسی کے توسل سے دعا کرنا
 درست ہے مگر یہ صورت توسل کی ہرگز نہیں بلکہ دعا و استعانت پر محجب صاحب کو
 شبہ واقع ہوا کہ دعا کو توسل سمجھ گئے توسل کی صورت یہ ہے یا اللہ سبحانہ شیخ عبدالقادر
 مشیائہ نہ یہ کہ خود شیخ سے طلب کرے بصیغہ دعا یا شیخ اعظمی ثبٹا یہ توسل کس طرح
 ہو سکتا ہے معہذا لفظ شعیائہ کا موہم معنی شرک کو ہے کیونکہ اس کے معنی یہ بھی چھو سکتے
 ہیں کہ کچھ حق تعالیٰ کو دوسرے واسطے کہ لفظ لام کا معنی لڑ پڑا ہوا ہے یہ معنی تو اللہ شرک میں
 دوسرے معنی میں کہ شیخ محکو بوجہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوسرے معنی میں اگر مستقل معنی شیخ
 کو جانتا ہے تو بھی شرک ہوا اور جو باذن اللہ معنی سمجھا تو اسکی توجیہ وہ ہے جو تفسیر غیری
 سے محجب نے نقل کیا جسکا مطلب یہ ہے کہ بعض اولیا کو حق تعالیٰ آلہ تکلیل و ارشاد خلق
 بتاتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے باذن اللہ مطالب برآمد ہوتے ہیں نہ کہ اولیا خود
 متصرف مستقل ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ آلہ نہیں ہے تو اگرچہ نظر ہر حاجت روائی
 تو بذریعہ آلہ ہوتی ہے مگر خود آلہ سے بھی دعا و استعانت طلب کرنا شرک ہے پس صحیح ترت
 میں متصرف حقیقی کو چھوڑ کر آلہ سے طلب کرنا بھی خالی از مشابہتہ شرک نہیں ہوا و دعا کرنا
 دوسری شک ہے کہ متادی کے علم و تصرف کو چاہتا ہے اور ذریعہ ہونا اور امر ہے کہ
 ذریعہ کا واسطہ اور مقبول ہونا بدرگاہ فیاض اوس سے مستفاد ہوتا ہے ششمان بہنہا مثلاً

نوز بواسطہ شمس کے آتا ہے مگر طلب فرستس سے شرک ہے نہ کسی کو کرنا یعنی برٹلم
 و تصرف منادی کے ہے پس اس عبارت غیری سے جواز مذاکا کیونکر مفہوم ہوا غایت
 تعجب ہے کہ اگر گاہ اول کو بطور کشف باذن اللہ تعالیٰ ہو جاوے تو اس سے ہر وقت
 استقلال علم و تصرف کا ہونا کہاں سے لازم آتا ہے پس ایسی عمو بہر حال بے شرک علی
 یا خفی ! لغو متا بہتہ بشرک ہو کر حرام و ناجائز ہو گئی کسی وجہ جواز کا شائبہ اس میں
 ہو سکتا اب استدلال محیب کا حال سنو کہ پڑھنا اس کلام کا بطور توسل جائز فرماتے ہیں
 حالانکہ توسل کی کوئی صورت نہیں کما مر اور شاہ ولی اللہ صاحب نے طریقہ بعض جہلانہ
 بیان کیا ہے اس سے اجازت و مشرعتیہ کا فہم محض غفلت ہی اور حکم اور شاہ عبدالغیر
 صاحب کی عبارت کا مطلب خود واضح ہو گیا کہ مذاکوہ پرگز جائز نہیں فرماتے بلکہ شرک
 لکھتے ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں اس سے جواز مذاطلب ہرگز مستفاد نہیں ہو سکتا
 غلط ہذا تفسیر منظر ہی کا مطلب بھی مذا اور استغناء اولیاسے نہ حیات میں روا ہے نہ بعد
 موت اور جو صاحب خزینہ کی عبارت محیب نے نقل کی ہے کہ یا شیخ عبد القادر فہو مدار
 واذا انصف اللہ شیئا اللہ فہو طلب شرک اگر اللہ تعالیٰ نما الموجب سحرہ جب تک
 اس کے سابق لاحق کا حال معلوم نہ ہو اس پر حکم نہیں ہو سکتا سنا اگر اوکی مراد یہی ہے محیب
 نقل کرتے ہیں تو وہ فتویٰ اس کا مردود ہے نفوس قطعیہ و روایات فقہاء معتبرین کو سابق
 لکھا گیا کہ مذا غیر اللہ کی بہر حال ناجائز ہے اور شیئا اللہ کے معنی یہ ہیں شرک ہیں اگرچہ
 نیست وہی کی قبیح سنانی کی نہوتا ہم درست نہیں یہ وجہ حرمت اس کلام کی ہے اگرچہ
 سبب حرمت خیرہ کو معلوم نہوا مگر نفوس و روایات سے ہم ثابت کر چکے ہیں جو فتوے
 مخالف نفوس و روایات صحیحہ کے ہو وہ قطعاً مردود ہو گا واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد ننگوئی عفی عنہ

اسکی کل صورتیں گناہ سے خالی نہیں کسی میں شرک ہے اور کسی میں ابھام شرک لہذا اسکا
 رواج دینا جائز نہیں۔ عبد الرحمن۔ وظیفہ جلد مروجہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
 کسی طرح جائز نہیں فقط واللہ اعلم غلیل احمد عینی عنہ انبیٹھوی۔ واقعی ہوا کہ بذریعہ شیعہ اللہ
 مذاکرہ یا شرک ہے یا اندیشہ شرک ہے اور مسلمان کو دو دنوں امر سے اجتناب
 لازم ہے عہود عینی عنہ دیوبندی۔ فادم الطلبة تحقیر الزین احمد بن محمد بنی الرضوی زبنا و بحشتی
 السابری مشربا و کھنقی ذبیہا والامردی مولدا و سکنا اغفر اللہ لہ ولوالدہ و آہن الیہا ولہ
 استفتا کیا فرماتے ہیں علمای دین اس معاملہ میں کہ ایک قوم میں چند
 چودہری مقرر ہوئے برادری میں یہ بند و بست کیا گیا کہ جو کوئی غیر قوم کی عورت لادے
 یا ایک عورت کے اوپر دو مسل نکاح کرے تو اس کے اوپر پچیس روپہ جرمانہ ہو۔ دیگر جو بھابی
 تقسیم ہو برادرانہ اسکو جو واپس کرے پھر جرمانہ دے۔ دیگر جو دوبارہ بھابی اس کی
 کیا چاہے چودہری یا اور کوئی برادری کا پھر جرمانہ دے جرمانہ کرنے کی وجہ یہ ہے
 کہ کھانا سب کے پاس تقسیم نہ ہونے پاوے تھا جو پہلے سے بعض آدمی کھانا شریعہ کر دے
 تھے تو ایک طرح کی بیز انتظامی غبی کھڑے ہو کر انگنے لگا کرتے تھے اور بعض آدمی پہلی
 بیویوں کو کسی رنج کے باعث نہیں بجاتے ہیں اس باعث سے یہ قید جرمانہ کی لگائی گئی ہے
 جب سے یہ قید لگی ہے برادری کا انتظام اچھا ہو گیا ہے اور جرمانہ کر کے بعد اس
 روز کے جرمانہ واپس بھی کر دیا ہے تو اس صورت میں جرمانہ کرنا از روئے شرع جائز ہے
 یا نہیں۔ دیگر ایک جگہ بھابی تقسیم ہوئی چند جگہ سے واپس آئی عورتوں نے واپس کر دی
 مردانہ کے موجود تھے بعد ازاں ایک چودہری نے مکر بھابی بھی یہ بات قایم ہو چکی تھی کہ
 جو بھابی دوبارہ بھیجے گا پھر جرمانہ دے گا بعد ازاں ان چند آدمیوں کو چودہریوں نے

پچاسیت کے روبرو بلایا دریافت کیا کہ تمہارے یہاں سے بھاجی کیوں واپس آتی اور
 بے حلف سے بیان کیا کہ بروقت پچاسیت کے ہم موجود نہیں تھے صبح کو ہم کو خبر ہوئی
 ہم باہر و باہر باز چلے گئے بعد میں بھاجی تقسیم ہوئی گھر میں اور خون نے لاطلی سے داپ
 کر دی ہمارا کچھ قصور نہیں ہو اور بہائی اگر قصور مند تصور فرماتے ہیں تو اللہ کے واسطے ہمارا
 قصور معاف فرماؤ آئندہ انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا اسکے اوپر جو دہریوں نے کچھ غور فرمایا عمرو
 او کی طرف سے غرض کیا کہ بھائیو جب اللہ و رسول اللہ علیہ السلام خطب معاف فرماتے
 ہیں تو بھائی بھی انکی خطب اللہ کے واسطے معاف کر دین تو اسکے اوپر تمام برادری کے
 سامنے ایک چودہری صاحب نے یہ فرمایا کہ بیشک اللہ و رسول معاف کر دیتے ہیں مگر بیچ
 معاف نہیں کرتے ہیں عمرو یہ کلمہ سن کر خاموش ہو رہا اس وقت ان آدمیوں میں سے کس نے جرات کر دیا
 اور چہن چودہری نے دوبارہ بھاجی بھیجی تھی اس سے چشم پوشی اختیار کی تو اس صورت
 او کو ظالم یا نا انصاف کو یہ کہہ سے آیا جا تڑ ہے یا نہیں اگر کسی نے کہہ دیا ہو تو اوپر جرات
 کرنا یا اس کو جرات دینا جائز ہے یا نہیں اذرو سے شرع شریف الجواب یہ چودہریوں
 کے قواعد ہی خلاف شرع ہیں چودہری اور سب لوگ اسکے قبول کر نیوالے بے انصاف اور
 ظالم ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **الجواب** صبح حکیم ابراہیم
 محمد شمس الدین انصاری سہارنپوری عفی عنہ۔ الجواب صبح ابوالحسن عفی عنہ۔ جواب جو حضرت
 مولانا محمد دوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے درست ہے اور یہ
 واضح ہو کہ ایک جماعت اہل اسلام کی متفق ہو کر قواعد خلاف شرع شریف کے تجویز کرے اور
 برادری کا دستور العمل اس کی قرارداد سے نہایت مذہوم ہے اور اس گناہ سے زائد ہے کہ ایک
 شخص اس حق کت کا مرتکب ہوا اہل اسلام کا خطا وار ہونا کسی امر میں اور بات ہو اور قواعد

خلاف شرع تہلیل ایجاد کرنا اور امر کے سرکار سے قانون خلاف اسلام ایجاد کیا وہ
 جیسے تعجب نہیں کیونکہ وہ اسلام کی پابند نہیں گمراہ اسلام کی شان سے خلاف شرع
 قانون ایجاد کرنا بہت بعید پر احمد علی عیسیٰ نے استحضار کیا فرماتے ہیں علمای دین و
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز تراویح یا اور کوئی نماز کو گون کو پڑھا
 اور ہر رکعت میں کئی سورتیں پڑھتا ہے اور ہر سورۃ کے اول میں بسم اللہ بھی جہر سے کہتا ہے
 تو ہر سورۃ کے ساتھ نماز میں بسم اللہ کا ملا نا جائز ہے یا نہیں اور نماز جہری میں بسم اللہ
 آواز سے پڑھنا افضل ہے یا آہستہ پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور اکثر حافظوں کا یہ دستور ہے
 کہ نماز تراویح میں کسی سورۃ کے اول تمام قرآن میں بسم اللہ نہیں پڑھتے صرف سورۃ نماز
 کے ال بسم اللہ پڑھتے ہیں سو یہ فعل اوکا ٹھیک ہے یا نہیں اور اگر ہر سورۃ کے اول نماز تراویح
 میں بسم اللہ پڑھی جاوے تو کچھ حرج ہے یا نہیں بسم اللہ کے نہ پڑھنے سے قرآن کی قراءۃ
 کمال ہوگی یا ناقص رہے گی منبوا تو جروا **الجواب** مذہب حنفیہ میں بسم اللہ کا آہستہ
 پڑھنا سنت ہے اور جہر سے پڑھنا ترک اولی ہے اور تراویح میں جو قرآن کا ختم ہوتا ہے اور میں
 بھی مذہب حنفیہ کے موافق یہی حکم ہے مگر بعض فارسی جبکی قراءۃ اب ہم لوگوں میں شائع ہے
 اونکے نزدیک بسم اللہ جزو ہر صورت کا ہے اور جہر سے پڑھنا اونکے نزدیک ضروری ہے پس اگر
 اقتداء سے اونکے کوئی ہر سورۃ پر جہر سے بسم اللہ پڑھے تو منہ اللہ نہیں مباد بعض قراءۃ کا
 دستور ہے تو اس حالت میں قرآن کا کمال مہوناخص کے نزدیک جہر بسم اللہ پر موقوف ہے
 اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک دفعہ کہیں جہر سے بسم اللہ پڑھنا پس ہے بہر حال ہر طریق
 درست ہے ایسے امور میں خلاف و نزاع مناسب نہیں کہ سب مذہب میں ہیں فقط واللہ تعالیٰ
 اعلم رشید احمد گنگوہی محضی منہ **الفتاویٰ** یہ قول ٹھیک ہے اور لاریب اما دیر سے بھی

و دون باتین ثابت ہیں یعنی بسم اللہ کا پڑھنا نماز میں جہاں بھی آیا ہے اور سر اٹھانے
 اتنی بات ہے کہ بسم اللہ کا جہاں پڑھنا متروک ہو رہا ہے تو یہ سنت مردہ کے حکم میں ہے
 پس اس کو بواج دینے میں امید ہو کہ سو شہیدوں کا ثواب ملے پس اے آئیہ ہے کہ اکثر بسم اللہ کو جہر
 ساتھ نماز میں پڑھا کریں خواہ وہ فرض نماز میں ہوں جنہیں قرآنہ جہر کے ساتھ پڑھی جاتی
 ہے جیسے فجر عشاء و مغرب خواہ تراویح کی نماز ہو حمید اللہ عفی عنہ مرقم مدرسہ مطبع العلوم لاہور

حمید اللہ عفی عنہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ
 میں کہ ایک شخص نے کسی عورت غیر حرمہ کا سوا بے اس مدت کے کہ جو بچوں کے لئے
 دودھ پینے کی شرع میں مقرر ہے دودھ پیا تو اس شخص کا اس عورت دودھ پلانے والی
 سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور سوا بے اس مدت کے او کی بہن یا دختر وغیرہ سے جو نسباً
 حرام میں نکاح جائز ہوگا یا نہیں بنیاداً تو جرداً الجواب اگر بعد دو برس تمام مہسنے کے
 دودھ پیاسے تو اس دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوئی کہ مدت ثبوت حکم رضاعت
 کی دو سال ہے پس اب اس پس کو اس عورت سے اور اس کے اقارب سے کوئی علم
 بسبب شیر کے پیدا نہیں ہوا اسکا نکاح اس عورت سے او کی اولاد وغیرہ سے سب
 درست ہے لہذا فی عامہ کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

استفتا

حمید اللہ عفی عنہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مٹی کا تیل مسجد میں روشن کرنا
 کیا حکم رکھتا ہے بنیاداً تو جرداً الجواب مٹی کا تیل مسجد میں جلانا مکروہ تحریمیہ ہے کیونکہ
 اس میں بدبو ہوتی ہے اور ہر بدبو شو کا مسجد میں داخل کرنا منوع ہے حدیث میں ہے
 کہ جو کوئی پیاز لہسن خام کھاوے مسجد میں داخل نہ ہو ورنہ اس کا کپڑا اور عمامہ ہذا کپڑے و بدن

کی بدبو کے ساتھ مسجد میں آنے کو منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ملائکہ اذیت پاتے ہیں جسے
 اذیت پاتے ہیں انسان لہذا اس تیل کے جلانے میں بھی چونکہ جن انس ملائکہ کو
 اذیت ہے اسکا جلانا حرام ہوتا ہے فقط ذالت بقالے اہل کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی
 عفی عنہ ۱۳۱ اجواب صحیح عنایت الہی عفی عنہ اجواب صحیح ابو الحسن عفی عنہ اس تیل کا
 جلانا مساجد میں البتہ مکروہ ہے ابو الحسنات مسیب الرحمن عفی عنہ اجواب صحیح لخصبہ صحیح
 ابوالقاسم محمد عبدالرشید انصاری سہان پوری فقط ازبندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم
 آپ کا یہ پرچہ آیا بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف مان کیا ہے وہ اعتیاد ہے
 کیونکہ قتل حسین کو حلال باننا کفر ہے مگر یہ امر کہ یزید حلال قتل کو جانتا تھا محقق نہیں لہذا
 کافر کہنے سے اعتیاد رکھے مگر فاسق بیشک تھا علی ہذا دیگر قتلہ حسین کا حال ہے اور بس
 شخص کو تخفیف ہو گیا ہے کہ اس نے اس فعل کو برا جان کر کیا اور توبہ نہیں کی وہ کافر نہیں
 کہتے اعتیاداً مگر فاسق پر لعن کرنے کو جائز کہتے ہیں سو یہ مسئلہ تالیف وانی سے تعلق
 رکھتا ہے مسئلہ میں سب اتفاق ہے فقط و اسلام مورخہ جمعہ ۲۲ محرم
 ازبندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام سنون مطالعہ فرمائید آپ کا خط آیا حال دریافت
 ہوا ہم مصطلکی کا استعمال کرو جو ارش بنا کر یا سنوٹ کر کے اور ادھین دو چند شکر سفید لاکر
 حق تعالیٰ نفع دیو گیا اور ہزارہ روزہ رجب کا جو مشہور ہے اسکی اہل امدادیت سے کچھ
 نہیں نکلتی مگر حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ کی فتیۃ الطالبین میں لکھا ہے وہ امدادیت
 محبتین کے نزدیک ضعیف ہیں اگر ضعیف پر عمل کر لیوے فتاویٰ میں درست کہتے ہیں فقط
 اسلام مورخہ ۲۷ شبان روزہ چار شنبہ - ازبندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون
 چاند کی خبر تحریر خط سے دریافت ہو سکتی ہے جب کنوئیں کے غالب گمان یہ ہے کہ فلاں

نام قرطوبی مناسبت و ازاداری کتبہ

نام قرطوبی ازاداری کتبہ رشید احمد عفی عنہ

نام قرطوبی ازاداری کتبہ رشید احمد عفی عنہ

کاتب عدل کا خط پر آئین کوئی انحراف نہیں ہوا تو اس پر عمل درست ہے کتاب القاضی جیسی تو کئی توثیق ضرور نہیں اور امام ابو یوسفؒ نے خود وہ قیود کتاب القاضی میں بھی کم کر دی تھیں بعد تحریک کے فقط دلیل اعتبار خط کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وصیہ کبھی کے اختہ اپنا نام نہ ہر قل کو بھیجا تو ہر قل نے یہ نہ کہا کہ ایک آدمی کا اعتبار کیا ہے اور نہ آپ کو یہ خیال ہوا کہ فاسد کا کیا اعتبار ہو گا علیٰ ہذا ارسال نجات آپ کے زمانہ میں اور خلفائے زمانہ میں کہیں دو گواہ کہیں نہیں گئے فقط دلائل سلام۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے مجلس مولود و وجہ بدعت ہے اور سبب غلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمیہ ہے اور قیام بھی وجہ خصوصیت کے بدعت ہے اور امر مرد لڑکوں کا پڑھنا راگ من سبب اندیشہ میان فتنہ کے مکروہ ہے اور فاتحہ مرد و وجہ بھی بدعت ہے معذرا مشابہ بفعول مہود ہے اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہے ایصال ثواب بدون اس مہیت کے درست ہے اور جس ضیافت میں امور غیر شرعی ہوں وہاں بانا بھی ناجائز ہے اور جبکہ مال حرام ہے خواہ فاحشہ ہو یا مرد مسلم اس کے اخذ بیع کرنا اس مال حرام کے عوض حرام ہے لہٰذا کو حرام کر دیتا ہے اگر اچھے مال سے خرید کرے درست ہے فقط اسلام مورخہ ۱۱ محمد روز چار شنبہ۔

مخدوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم بعد اسلام علیکم عرض آنکہ۔
آیت وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سئمت آیات اللہ کفر بہا ویستمر بہا فلا تقصدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ اکم اذا سئمتہم ان من شرت جہد مجلس منوعہ غیر مشرعہ و بدعات قتلار ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہرگز نہیں بلکہ مجالس کفر و استہزاء فرمایا ہے و اگر امور کو اسکے تحت میں داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہے لہٰذا مقولہ زید صحیح ہے

یا نہیں اور تفسیر معالم میں تحت آیت جو قول حضرت ضحاک منقول ہے قال الضحاک
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ہذہ الآیۃ کل محدث فی الدین وکل مبتدع لے
 یوم القیامتہ یہ زیادہ کے متوالہ کے منافی ہے یا نہیں فقط از بندہ رشید احمد حنفی عنہ
 السلام علیکم اس آیت سے یہ عدم شریکہ مجاہد غیر مشرودہ ثابت ہوتی ہے اس طرح کہ
 استنوار کتاب اللہ حرام کی طے ہذا بدعات خلاف حکم حرام میں بیجا کہ ادنیٰ شریک کہ
 حرمت ثابت ہوتی ہے ایسے ہی دیگر معاصی کے یہ ہا سنی تفسیر ضحاک کے ہیں کہ کل مبتدع
 کے ساتھ بیٹھنا اور ہر بدعت کا شریک ہونا حرام ہے فقط آپ کا فہم درست ہو و السلام
 سورہ ۲ شعبان روز پارس شنبہ۔ از بندہ رشید احمد حنفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ
 مجلس کو و مرجع خود بدعت ہے اور اوس میں قیام کو سنہ۔ نو کہ جانتا بھی بدعت ضلالہ
 ہے اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس کو و میں حاضر جانتا بھی غیر ثابت ہو اگر باطلام اللہ تعالیٰ
 جانتا ہے تو شرک نہیں و نہ شرک ہے اور بوقت ملاقات ملا و صلوا رکھا ہاتھ چومنا
 مباح ہے اور قبور اولیاء اللہ سے دعا پانا بھی مکمل مختلف فیہا ہے جس کے نزدیک
 سماع موتی ثابت ہو وہ جائز کہتے ہیں اور جو انکار سماع کا کرتے ہیں وہ لغو کہتے ہیں اور
 بعض کہتے ہیں کہ سنہ سے اس طرح دعا کرنا ثابت نہیں لہذا بدعت ہے۔ بندہ کہ
 نزدیک مختلف فیہا مسائل میں فیصلہ نہیں ہو سکتا البتہ احوط کو پسند کرنا ہوتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 روز شنبہ ۲ صفر از گنگوہ۔ از بندہ رشید احمد حنفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ
 فرمائید تہجد کا کوئی طریق خاص نہیں آپ کی عادت تہجد کے بعد نصف شب کے اٹھتے اور
 وضو کر کے اول دو رکعتہ خفیہ پڑھ کر پھر دو دو رکعتہ کی نیت کر کے قرآن کثیر اور کم
 پڑھتے تھے گاہ آٹھ رکعتہ یہ اکثر ہوا گاہ دس رکعتہ گاہ چھ رکعتہ اور بعد رکعات

نام ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ

نام ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ

نام ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ

تہجد کے وتر پڑھتے تھے فقط جب تکبیر فجر کے فرض کی ہو تو سنتہ چھوڑ کر فرض
 میں شریک ہو جاوے مگر جو سنتہ کو ایسی جگہ پڑھ سکے کہ سبکی نظر سے غائب ہو
 اور جماعت کی ایک رکعت بھی لجاوے تو سنتہ پڑھ کر شریک ہو مسجد میں سنتہ ہگز
 نہ پڑھے اور سنتہ رہ جاوے تو بعد آفتاب چڑھنے کے چاہے پڑھ لیاوے ورنہ ضرر
 نہیں جہاں جمعہ درست ہے وہاں احتیاطاً نظر کی کچھ حاجت نہیں اور جہاں جمعہ
 درست نہیں وہاں فرض ظہر کے جماعت سے پڑھے جمعہ نہ پڑھے۔ انگریز کی عملداری
 جمعہ کو مانع نہیں مراد آباد میں جمعہ درست ہوتا ہے احتیاطاً ظہر نہ پڑھو فقط والسلام
 موردہ در شبہ کا مفہم۔ از بندہ رشید احمد غنی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ
 فرمائید آپ کا خط طلب بیعت کے آیا سو بندہ تم کو اتباع سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر بیعت کرتا ہے سب امور موافق شریعت کے کرتے رہو اور بچکا نہ نماز اور ادا کے
 فرائض میں چست رہو اگر کسی قسٹ فرصتہ اور کچھ حرج نہ ہو تو ملاقات کا مضائقہ نہیں ورنہ
 دور قریب سب محبت میں یکساں ہے اگر وظیفہ ورد کی حاجت ہو تو دوسرے وقت
 بتایا جاوے گا فقط والسلام موردہ ۴۔ رمضان۔ از بندہ رشید احمد غنی عنہ
 السلام علیکم آپ کا خط آیا جواب یہ ہے کہ تراویح میں سورہ اخلاص کو کر کو تے ہیں
 اس واسطے کہ اکابر میں قرآن کی سورہ ہونانیتہ کرتے ہیں اور دوبارہ کواں خیال سے
 پڑھتے ہیں کہ جو کچھ کئی غلطی قرآن میں واقع ہوئی اور کا جبر نقصان ہو جاوے کہ ثلث
 قرآن وصفۃ رحمن تعالیٰ شام ہے بعض کتب فقہ میں بھی یہ لکھا ہے پس مضائقہ نہیں
 اور مکرر پڑھنا کسی سورہ کا جرح نہیں مگر اس کو سنتہ نہ ماننے اور مکرر پڑھنا کسی آیت کا
 تو حدیث سے بھی ثابت ہے کسی وجہ سے مگر اس وجہ خاص سے سراجیہ کتب فقہ میں

بناجم الترمذی صاحب الترمذی

بناجم الترمذی صاحب الترمذی

لکھا ہے اور کوئی ضروری امر نہیں چاہے نہ پڑے البتہ ضروری اور سنہ جان کر
 پڑھنا بدعتہ ہمارے گلا تلخ ہو کر وہ وقت میں نماز ہو دے اور اسکا اعادہ چاہئے
 اگرچہ عصر کو بعد مغرب ہی پڑھے کہ جب نقصان ہو جاتا ہے اس امانت کو بلا اذن و
 کرنا خیانت ہے گناہ ہوگا بلا جماعت کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں کہ پوری نماز امام کے
 ساتھ ہرگز نہ بارے کہ اعراض جماعت سلیقے سے ظاہر ہے اور دوسری جگہ کا ملنا
 محض اور اس مسجد کا حق تلف ہوتا ہے اور صلوٰۃ تہمتہ و اعراض فقط و اسلام میرا
 مسنون جہادیت فرمایا کہ نام بنام ہو پناہ دین فقط و اسلام سورۃ یکم شوال روز پینہ
 از بندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم کن کارڈ جوابی آپکا آیا اگرچہ لائق اخذ بیتہ
 نہیں ہوں مگر حسب درخواست آپکے اپنے معصرت مرشد سلسلہ کی طرف سے اخذ بیتہ
 آپکو داخل سلسلہ کرنا ہوں آپ صلوٰۃ منہ کو خوب بھلائیہ و جماعت اپنے وقت پر ادا کرنے
 رہیں اور ممنوعات شرعیہ اور بدعات سے مبتلا رہیں اور معاملات کو حسب سنہ
 ادا کرنے رہیں یہی خلاصہ بیعت کا ہے اور اس ہی واسطے بیعت ہونے میں فقط و اسلام
 سورۃ دوم ذابجہ روز پینہ۔

جناب مولانا صاحب معظم کرم السلام علیکم بعدہ فقیر حقیر و اج احمد آپ چند باتوں کے
 جواب کا طلبگار ہے اگر آپ سے دعا حاصل ہو بارے تو کڑی ہے امید قوی ہے کہ آپ
 جواب سے محروم کمترین کو نفاذ دین گے۔ کتاب فقہیہ الایمان کا حال دریافت کرنا چاہتا ہوں
 وہ کسی کتاب ہے اوس کو اچھا سمجھنا اور اسکا درس کرنا اور اسپر عمل کرنا کیسا ہے اور
 مولانا محمد اسحاق صاحب کو بڑا سمجھنا انکو کا فرو مرد و بتانا اور فقیر سمجھنا کیسا ہے
 مولوی صاحب اگر کسی کے ان باب نماز جماعت و حفظ سننے کو منع کریں تو اوس کو

نام و تخلص صاحب ملاذابی لکھنا

مولانا صاحب مولانا ذابجہ روز پینہ

چھوڑ دے یا اذیت کے لئے کو رو کرے مولوی صاحب مجھ عاجز کے واسطے دعا کیجئے جو
 کوئی دعا تعلیم فرمائے جس کے ورد سے دسواں ہونے دور ہوں اور اللہ تعالیٰ
 کی محبت دل میں پیدا ہو اور عرشِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مضیّب ہو۔ آپ سے
 اللہ واسطے عرض کرتا ہوں فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی
 بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیہ آپ کا خط آیا تم نے حال بزرگانِ دین پوچھا ہے لہذا
 جواب لکھتا ہوں کہ کتابِ تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجبِ قوت و اصلاح
 ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب اس میں ہے اور اس کا مولف ایک
 مقبولِ بندہ تھا اور مولانا محمد سخی دہلوی ولی کامل محدثِ فقیہ عمدہ مقبولینِ حق تعالیٰ
 کے سے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد بابتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق
 تعالیٰ کا ہے فقط اور اگر کسی کا باپ یا والدہ جماعتِ نماز سے منع کرے یا غلط
 سنت سے کسی عالم مقبول متدین کا منع کرے تو قولِ والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان
 کا مون کو کرتا ہے اور دفعہ دوسرے شیطان کے واسطے لاحول اور استغفار پڑھا
 کرو فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام سنون آنکہ
 آپ کا خط در بابِ جوازِ جمع بین الصلوٰتین پہنچا۔ جواب یہ ہے کہ ہمارے امام ابوحنیفہ
 رحمہ کے نزدیک دو نماز کا جمع کرنا کسی حالت میں درست نہیں مگر ان جمیع صورتوں
 اس طرح کہ ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھے پھر ذرا صبر کرے جب عصر کا وقت داخل
 ہو جاوے تو عصر اول وقت میں ادا کرے۔ تو اس طرح درست ہے ایسا ہی غریب
 آخر وقت اور عشا کو اول وقت پڑھے تو اس طرح صحیح کرنا عذرِ مرض سے درست ہے
 ورنہ درست نہیں فقط والسلام مورخہ شنبہ ۸ صفر ۱۲۸۵ھ قضا کر کیا فرماتے ہیں

نام و نام خانوادہ: مولانا محمد سخی دہلوی
 مقام: مولانا محمد سخی دہلوی

علماء دین مفتیان شرع متین درین باب کہ یوم عاشورہ کو یوم شہادت حضرت
 امام حسین رضی اللہ عنہ گمان کرنا واجباً مآثم و نوحہ و گریہ و زاری و بقیاروی کے برابر کرنا
 اور گھر و حجر مجاس شہادت نامہ منعقد کرنا اور دو غنطین کو بھی باخصوص ان ایام شہادت
 نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا ماکر روایات مثلاً و غیرہ سے اور سامعین کو بھی ان امور
 ہر سال کوشش ہونی کہ اسکی مثل غنطین نہیں ہوتی ہرگز اور خاص ایام مذکورہ ہی
 میں البیصال ثواب و صدقات کرنا اور یقیناً آب طعام بھی مثل شربت ہے یا کھچر ہے
 اور ہر غنی اور فقیر کو اسکا لینا اور تبرک جانتنا اور جو غنی یا سید اسکو نہ لےوے تو
 مطلق کرین اور برافین اور فی الجذر یا کو اسمین بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت
 میں اسید ثواب کی ہوسکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و معصیتیں ہیں یا نہیں منہوا
 توجروا ۱۶۔ محرم الحرام ۱۱۰۰ ہجری **الجواب** ذکر شہادۃ کا ایام شہر و عوم میں کرنا ثابت
 ردائفن کے منع ہے اور مآثم و نوحہ کرنا حرام ہے فی الحدیث نہیں عن المرانی الحدیث
 اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں تقسیم صدقات بتقصیر ان
 ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعتہ مکرر ہے علی ہذا تقصیر
 کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو
 حرام ہے اسپر طعن کرنا فسق ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد از سلام سنون آگیا آپ نے مسئلہ امکان
 کذب کو استفسار فرمایا ہے مگر امکان کذب باین معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم
 فرمایا ہے اسکے خلاف پردہ قادر ہے مگر اختیار خود اسکو نہ کریگا یہ عقیدہ بندہ
 کا ہے اور اس عقیدہ کا قرآن منہج اور احادیث صحیحہ شاہدین اور علماء ائمہ کا

بھی یہی عقیدہ ہے مثلاً فرعون سے اذخاں نار کا ہے مگر اذخاں جنبہ فرعون ہے
 بھی قادر ہے اگرچہ ہرگز حنبت اوس کی نہ دیوے گا اور یہی مسئلہ سمجھت ہو
 میں ہے بندہ کے جملہ اجاب بھی کہتے ہیں اور سکوا عدلے دوسری طرح پر بیان
 کیا ہوگا اوس قدرۃ اور عدم القیاع کے امکان ذاتی و مستغنی بالغیر سے تعبیر کہتے ہیں
 فقط والسلام۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب سلسلہ
 بعد سلام سخن مطالعہ فرمائیے لا اصولۃ الا بحضور القلب میں حضور قلب مطلق باقی
 ہوا ہے اور مطلق کا قاعدہ ہے کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ بھی اور سبکی پائی جاوے تو
 امتثال امر ہو جاتا ہے پس اس نے حضور یہ ہے کہ نماز پڑھنا جانے اور تکبیر
 میں نیت نماز کی ہو اور ہر رکن میں یہ جان لے کہ فلاں رکن کرتا ہوں پس فرض
 ادا ہوا کہ مطلق حضور کی اس نے فرد موجود ہے ایسا طے اگر اول سے آخر تک
 کسی کن میں سو گیا تو وہ رکن ادا نہیں ہوتا پس فرض نماز تو اس قدر حضور سے ادا ہوتی
 ہے اور کمال کی تہا نہیں سلام۔ سوال شیع شریف میں فضائل استغفار
 کے بہت آئے ہیں اور قرآن شریف اور احادیث شریف میں جایا اور سبکی تاکید
 و ترغیب ہے اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مراد استغفار سے کیا ہے آیا توبہ
 مراد ہے اور توبہ استغفار ایک ہی چیز ہے یا غییر اور جو لوگ گناہوں سے
 توبہ نہیں کرتے اور کبار و صغائر میں مبتلا ہیں وہ اگر استغفار کریں تو کس طور سے گناہ
 اور کس نیت سے کریں اور ان کو فوائد اور فضائل استغفار کے کیسے حاصل ہوں یا
 بغیر توبہ کے استغفار صحیح نہیں اور فضائل اور نتائج اس کے بغیر توبہ کے حاصل نہیں
 ہوتے اور استغفار لفظ ندامت معاصی بغیر توبہ کا حاصل کے کافی ہوگی یا نہیں اور

نام نہاد خبیثہ اندیشہ کے سامنے یہ دم مارا گیا کہ سلام

مرزا صاحب کو

استغفار کفار کی کہ قرآن شریف میں وارد ہے جیسے کہ فرمایا ہے **وَمَا كَانَ الْمُذْمُومُ**
وَعَمَّ سِتْفِزُونَ آیا توبہ کفر سے مراد ہے یا کچھ اور مراد ہے فقط **الْجَوَاب** توبہ
استغفار اک شکر ہے **اللهم اغفر لی کہین استغفر اللہ کہین** الہی میری سب گناہوں
سے توبہ ہے یہ کہین با جس مادہ سے چاہیں کہیں فقط دل میں نادم ہونا ہی
استغفار ہے۔ اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہے وہ لوگ کفار غفار اک غفر اک
کہا کرتے تھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید امجد گویا عفی عنہ

سوال عبادت نافلہ بہتر ہے یا اطاعت والدین اور جو شخص اپنے والدین کی اطاعت
کرتے وہ فاسق ہے یا نہیں اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بٹا کر اہت جائز ہے یا نہیں
الجواب اطاعت والدین کی امر مباح میں واجب ہے اور واجب عادیہ نافلہ سے مختص
ہے پس اگر خدمت والدین سے فرصت نہ ہو تو نوافل کو ترک کرنا لازم ہے اور جو شخص
والدین کرتے وہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ تحریمیہ ہے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ
اعلم **سوال** جو شخص ائمہ مجتہدین پر اور مقلدین پر طعن کرنے والے کو برا نہ جانے بلکہ
اس کی تعریف کرے اور اس کو بزرگ ہی جانے وہ شخص بعقیدہ ہے یا نہیں۔ **الجواب**
محسن کرنے والا ائمہ مجتہدین پر فاسق ہے اور جو شخص طعن کر نیوالے کو بزرگ جانے اس
جہ سے وہ بھی فاسق ہے اور اگر طاعن میں کوئی معفہ دینی ہو اور اس وجہ سے
اس معفہ میں اس کو بزرگ جانے تو محذور ہے اگر اس معفہ طعن کو اس کی برا جانتا ہے
ور اگر ہر صنف اس صنفہ شیعہ طعن کے اچھا جانے تو وہ بھی مثل اس کے ہے فقط واللہ تعالیٰ
اعلم **سوال** نوافل کو باجماعت ادا کرنا اور بعض خصوص رمضان میں تہجد اور رات میں کو
مست سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں **الجواب** جماعت نوافل کے سوا سے ان مواقع کی

کہ حدیث سے ثابت ہیں مکروہ تحریمہ فقہ میں لکھا ہے اگر تداخی ہو اور مرد تداخی
 پیر آدمی مقتدی کا ہونا ہے پس جماعۃ صلوٰۃ کسوف تراویح استسقاء کی درست
 اور باقی سب مکروہ ہے کذا فی کتب الفقہ **سوال** ہر حافظ قرآن کج ہر ماہ رمضان
 میں حجاب سننا سنت ہو کہ یا نہیں اور حافظ کو محراب سننے میں زیادہ
 ثواب ہے یا نہیں **الجواب** تراویح میں قرآن سننا اور سننا سنت ہے
 مگر ہر حافظ پر ہو کہ نہیں کہ سب بڑا کریں اگر کوئی جدا پڑھے جب بھی درست ہے
 اسکے ترک سے عتاب نہ ہو گا مگر قرآن کا پڑھنا رہنا چاہیے فقط **سوال** ناری
 کے روبرو جوتیوں کا موجود رہنا کہ جو مستعمل ہوں موجب کراہت نماز ہے یا نہیں
الجواب مصلے کے آگے اگر جوتہ مستعمل رکھا ہے اسکی کوئی کراہت منقول نہیں
 لہذا کچھ حرج نہیں۔ **سوال** منصور کہ جنکو دار پر چڑھایا گیا تھا یہ آپ کے نزدیک
 ولی ہیں یا نہیں اور اگر ولی ہیں تو یہ کرنسی نسرل میں تھے قریب نوافل میں آیا
 فرائض میں اور اگر ولی نہیں ہیں تو کس دین میں ہیں **الجواب** بندہ کے نزدیک
 وہ ولی تھے اور منازل ولایت سے بندہ ناواقف ہے اور بزرگوں کے درجات
 جاننا کام سیرا اور آپکا نہیں اور کلام اپنے مرتبہ سے کرنا لازم ہے نہ اعلیٰ نہ
 حال سے فقط **سوال** اپنے گھر سے مدینہ منورہ کو یا بغداد کو یا کنگوہ کو یا اج
 یا پیران کلیکر کو خاص زیارت کے واسطے جانا جائز ہے یا نہیں اور بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ جو وقت مدینہ منورہ کو جاوے تو مسجد نبوی کا قصد کرے زیارت
 کا قصد کر کے نہ جاوے آیا یہ بات اسکی صحیح ہے یا خلاف اور یہ لوگ کس
 اور کس دین کے ہیں اور علماء سنت و جماعہ کا اس میں کیا حکم ہے **الجواب** ز

بزرگان کے واسطے سفر کر کے جانا ملتا ہے اہل سنت میں مختلف ہوا ہے بعض
 درست کہتے ہیں اور بعض ناجائز دونوں اہل سنت کے ملنا میں مسئلہ مختلف ہے
 اس میں تکرار درست نہیں فقط اور فیصلہ بھی ہم مقلدوں سے محال ہے فقط سوال مولود
 شریف اور عرس کہ حسین کوئی بات خلاف شریع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالغیر رحمۃ
 اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود
 اور عرس کرتے تھے یا نہیں الجواب عقد مجلس مولود اگرچہ اوس میں کوئی امر غیر مشروع
 نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اوس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں ملے ہوا
 عرس کا جواب ہے بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھی پھر کسی وقت میں منع ہو گئی
 مجلس عرس مولود بھی ایسا ہی ہے فقط سوال بیعت ہونے سے پہلے کسی پیر کے
 مرید ہونے سے مقصود اصل کیا ہے اور بغیر ہونے و اصل الے اللہ ہونا ممکن ہے
 یا نہیں الجواب مراد بیعت سے تحصیل اخلاص اور نور اسلام کا تجلیہ ہے اور یہ
 بدون شیخ کے بھی حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ اکثر یہی ہے کہ کسی کے توسل کی ضرورت ہے
 سوال سور شیخ کہ جو صوفیہ حیثیت کا معمول ہے اور اقوال حضرت شاہ ولی اللہ
 صاحب اور حضرت مجدد صاحب اسکے مؤید ہیں اور مولوی اسماعیل صاحب ہلوی اس کو
 حرام اور کفر و شرک بتاتے ہیں آپ کے نزدیک نفس مقصود شیخ جائز ہے یا حرام اور کفر
 اور شرک الجواب نفس مقصود جائز ہے اگر کوئی امر ممنوع اس کے ساتھ نہ ہو۔
 بیاتمام اشیاء کا آدمی خیال و تصور کرتا ہے مگر جب اس کے ساتھ تعظیم اوس شکل کا
 کرنا اور متصرف باطن مریدین جانتا مفہوم ہوا تو موجب شرک کا ہو گیا لہذا اقتدار
 اس کی تحویز کرتے تھے کہ اوس میں خلط معیہ کا نہ تھا اور متاخرین نے اس کو حرام

تو یہ حکم کا اختلاف بسبب اختلاف اہل زمانہ کے ہوا ہے فقط سوال سیوم سنی
 نتیجہ جو موتا کے واسطے کیا جاتا ہے تو آمین کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ اذکار کے حسب
 فساد ہے تو یہ اگر دور ہو جائے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا
 چھٹے روز ہو شمار کے واسطے بخود ہون خرما ہو یا المی کے بیج ہون یا تسبیح ہو یا اور کوئی
 چیز ہو اور اس میں مال بھی یتیموں کا صرف نہ تو بھی جائز ہے یا نہیں **الجواب**
 اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اور سکا کرین
 تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ محمد الدین فیروز آبادی اجتماع میت کے
 ایصال ثواب کو بھی بدعتہ لکھتے ہیں سفر اسعادۃ میں فقط سوال نعت یا حمد کی
 غزل عاشقانہ کہ جسمین کوئی کذب اور لغو نہ ہو بلند آواز سے کہ جسمین نشیب و فراز بھی
 طبعی یا کسی پڑھنا جائز ہے یا نہیں **الجواب** ایسے اشعار کا پڑھنا بحسن و صوت
 درست ہے اگر اس سے کوئی مفہدہ پیدا ہو فقط سوال سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم ہمارے کس بات میں مثل میں کیا یہ بات ہے کہ جملہ بشریت میں حضور ہماری مثل
 ہیں صرف نبوت کا فرق ہے یا یہ کہ حضور کی بشریت ہماری بشریت سے کچھ افضل ہے
 اور اگر بالفرض افضل ہے تو کقدر جیسے کہ بڑے بھائی کا مرتبہ یا اس سے بھی
 کچھ کم و بیش اور جو شخص یہ کہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ہماری بشریت
 سے اس قدر افضل ہے کہ جیسے بڑے بھائی کا مرتبہ تو یہ قول اس کا قابل تسلیم ہے
 یا نہیں **الجواب** نفس بشر ہونے میں مساوات ہو اگرچہ آپ کی بشریت ازکی و طیبہ
 اور بڑا بھائی کہنا بھی اُس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے
 چونکہ حدیث میں خود آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو **بائین رعایۃ لقوۃ الایمان**

میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ باین وجہ کہ آپ کی بشریہ کا فضل بڑے بھائی کے فضل کا
 قدر ہے اس کلمہ پر ناہیوں نے غل مچا دیا ورنہ بعد حق تعالیٰ کے فخر عالم کو
 افضل و اعلیٰ خود دیکھتے ہیں فقط **سوال** ۲۰ رجب کو روزہ رکھنا کہ جس کی ہزاری
 کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ اس روزہ کا ثواب ہزار روزوں کا ہوتا ہے اور حضرت
 بڑے پر صاحب بھی شاید اسکو ایسا ہی لکھتے ہیں آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں
 اور اگر کسی نے یہ روزہ رکھ لیا تو اس کو توڑ دینا چاہیے یا نہیں اور اگر کوئی شخص
 بدعت بتا کر اس روزہ کو توڑ وارے تو گنہگار ہوگا یا نہیں اور ۲۷ رجب کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے باصحابہ خٹام سے روزہ رکھنا ثابت ہے یا نہیں **الجواب**
 ستائیسویں رجب کا روزہ رکھنا جائز ہے کہ ہر روز روزہ نفل درست ہر سوا سے
 باقی روز منہی کے اس وجہ سے فضیلتہ اوکی صلاح احادیث میں نہیں ہے فقط
سوال فاسق کی تعریف کرنی جائز ہے یا نہیں اور وہ کونسا فسق ہے کہ جس کے نفل
 کی اقتدا درست نہیں اور فاسق عظمیٰ کی تعریف کرنے والا گنہگار ہے یا نہیں۔
الجواب فاسق کی تعریف درست نہیں مگر جو کسی فاسق اور اسکے امیر کی مع کرے
 جو فسق سے تعلق نہیں رکھتی اور اسکے فسق کی مؤید بھی نہیں تو مضائقہ نہیں اور مطلقاً
 فاسق کی امامت مکروہ ہے اور فاسق کی یہی تعریف کہ اسکے فسق کی مع ہووے
 گنہ اور حرام ہے فقط **سوال** اتفاقاً اگر مرشدین اور والدین میں کوئی تعقیض
 نزاع واقع ہو جاوے اور باہم صلح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو کیا کرے اور کس کی طرف کیا
 کرے در انحالیکہ مرشد کہنے والدین کو چھوڑ دے اور والدین کہیں مرشد کو
 چھوڑ دے اور یہ مرشد بھی کامل ہو اور خلاف شرع بھی کوئی کام نہ کرنا ہو **الجواب**

اگر مرشد حق کہے تو اس کا چہرہ ناگناہ ہے والدین کی اطاعت اوسین کرے اور والدین کی خدمت اور امر مباح کا تسلیم کرنا بھی واجب ہے ترک اور سکاگنہ ہے مرشد کے کہنے سے گنہ بھی نہ کرے فقط سٹوال صوفی کو علم وافر کی ضرورت ہے یا صرف مسائل ضروریات روزمرہ ہی سیکھ لینا کافی ہیں اور سالک کو طلب حق کے واسطے تعلیم اور قلم قرآن و قرآن و حدیث و فقہ اور کثرت نوافل کے کافی ہو جائینگے یا بغیر ان باتوں کے کہ جو صوفیہ کرام نے مقرر و تعلیم فرمادی ہیں کام نہ چلے گا الجواب قدر حاجت کے علم صوفی کو ضرور ہے کہ فرض واجب عقائد و عبادات سے مطلع ہو جاوے تبھر علم کا ضرور انہیں اور طلب راہ حق کے واسطے قرآن و حدیث فقہ کافی ہے مگر تحصیل نسبتہ بد ذن شیخ کے حاصل ہونا نا شانہ و نادر ہے اگرچہ ممکن ہے اور بعض کو حاصل بھی ہو جاتا ہے فقط سٹوال ایک شخص ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر عزا اور امر اسب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر لعل اللہ ہو وہ حرام ہے اور میں جو یہ گیارہویں کرتا ہوں یا تو شہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہی بفضل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے انکے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اوکسی کی نذر کرے گا سوائے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہیں ہے تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدہ والے کو گیارہویں یا تو شہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمان دیندار متناقل فرمائیں یا نہیں الجواب ایصال ثواب کی تہ

سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین طعام کی بدولت اس کے ساتھ
 ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر خواہم کو موجب فاعلانہ کا
 ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم و طعام کرایا کرے تو پھر کوئی خابشہ نہیں فقط سئلوال
 کوئی مرید اپنے شیخ پر کوئی غیر شخص کسی غیر سیر پر کوئی شرعی اعتراض کرے تو وہ
 شیخ اپنے معترض کو جواب بہ نرمی تمام دے یا بجائے جواب ناخوش ہو جاوے
 اور بالفرض اگر یہ شیخ اپنے معترض کو جواب کافی نہ دے گا کہ جس سے معترض کی
 تسکین ہو جاوے تو گنہگار ہو گا یا نہیں الجواب جواب نرمی سے ہی درست ہے
 بعض مواقع میں اور غصہ سے بھی درست ہے بعض محل میں اور بعض مضمون پہنچانے
 کے قابل ہوتے ہیں بعض نہیں لہذا ہر شخص اور ہر موقع اور ہر فعل کا عہدہ اسالیب ہے ہکا
 جواب کئی نہیں ہو سکتا فقط سئلوال ایک شخص ہمیشہ صوم داؤدی رکھتا ہے اور تہجد
 اور نوافل بھی کل پڑھتا ہے اور درویشی بھی خوب کرتا ہے اور اچھا کھاتا ہے اور
 اچھا پہنتا ہے اور چار نکاح بھی لئے کئے ہیں اور یاد خدا بھی ہر وقت کرتا ہے اور
 ایک شخص نہ کھانا ہے نہ پیاسے نہ موتا ہے نہ اپنے والدین سے اور اپنی زوجہ سے
 تعلق کا لگتا ہے اور در حقیقت اس کو اپنے والدین اور اپنے متعلقین کا ہونا
 بیدار ہے اور یہ شخص عاقل ہے نہ مجذوب بلکہ اسکے ذہن میں یہ بات سما گئی ہے کہ
 سوائے یاد خدا کچھ باقی نہ رہے کسی سے کچھ تعلق نہ ہو نہ مال ہو نہ کھانا ہو نہ اہل عیال
 ہو نہ والدین ہوں نہ عزیز و قریب ہو کسی سے کچھ تعلق نہ ہو تہجد ہو تلاوت ہو یاد خدا ہو
 اور کچھ نہ ہو سب سے کنارہ ہو تو اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں شخصوں میں
 کون شخص زیادہ بہتر ہے اور یہ شخص دوم کہ جس نے بالکل تعلقات دنیوی ترک کر دیے

ہیں اس سے اسکے متعلقین اور والدین کی حق تلفی کا کچھ مواخذہ ہوگا یا نہیں اور
یہ بھی ملحوظ خاطر مبارک رہے کہ اسکے والدین اور متعلقین کے کھانے کے واسطے جائیداد
قدیمی بہت موجود ہے انکو کسی بات کی تکلیف نہیں ہے۔ البتہ اس حق تلفی کا مواخذہ
بزرگ سے بھی ہووے گا اور ہر شخص کا حال تفاوت ہے اسکا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ
کون افضل ہے افضل وہ ہے کہ جبکا قریب الے اللہ تعالیٰ زیادہ ہو یعنی کونسلقا
نافع ہیں اور بعض کو نافع نہیں بلکہ بعض کو مضر ہیں اور پھر نسبتہ کا تفاوت ہی ہے اس
امور کا فیصلہ ممکن نہیں اس ہی سبب سے حالات تلخ کے بھی مختلف رہے ہیں فقط
سوال شریعت کہ جس کو علم سفینہ اور طریقت کہ جس کو علم سینہ کہتے ہیں فی حقیقتہ
یہ ایک چیز ہیں یا دو اگر یہ ایک ہی ہیں تو فقط علم ظاہر سے ہی تذکیہ کیون نہیں
ہو جاتا اور ہر عالم صوفی کیون نہیں ہوتا اور ہر صوفی کو عالم ہونا کیون شرط نہیں ہے اور
جو حضرت علم ظاہری کے مجتہد ہوئے اور غفون نے طریقت کا اجتہاد کیون نفرمایا مثلاً
حضرت امام عظیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے امام ہیں اور خواجہ معین الدین ہشتی طریقہ
کے مجتہد ہیں کہیں اسکے برعکس نہیں سنا گیا صوفیہ کرام نے جو اشغال افکار اذکار کا
مراقبہ ذکر و جہر و کرارہ رگ کیا اس کا پکڑنا تصور شیخ نہیں لگانا چل کرنا جس و م وغیرہ
وغیرہ بہت سے امر تعلیم فرما سے کہیں یہ بات نہیں سنی گئی کہ امام عظیم صاحب رحمۃ
اللہ علیہ نے بھی کوئی بات اس قسم کی کہیں کسی کو تعلیم فرمائی ہو یا حضرت خواجہ صاحب رحمۃ
اللہ علیہ مسئلہ شریعت تین اجتہاد فرمایا ہو یا انکو کوئی شخص امام اور مجتہد جانے یا امام مٹا
کو کوئی شخص طریقت کا امام جانے بلکہ بعض علماء کو تو عقوبت کے ہونے سے ہی انکار
میر جی غرض ہرگز نہیں کہ طریقت شریعت کے خلاف ہے یا امام صاحب طریقت نہیں

تھے یا حضرت خواجہ صاحب شریعت نہیں جانتے تھے معاذ اللہ منہا۔ مثلاً حضرت
 اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیارِ سرابِ انوار
 فیضیاب ہوئے تھے اور کوئی عالم بھی ایسے نہ تھے کہ اپنے زمانہ کے امام ہوں۔
 لیکن اوکو فقیہ باطنی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ عطا ہوا تھا کہ وہ واصل
 الہی اللہ ہوئے اور تمام صوفیوں کے سرِ ملکہ اور اہل سلسلہ اور متقدا ہوئے اور
 انہی انشا اللہ تعالیٰ اقیامت سلسلہ باری رہے گا اگر طریقتِ علم ظاہری کی ہی
 وجہ سے ہوتی تو سلسلہِ رویہ میں غالباً بہت سے آدمی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے علم ظاہری میں زیادہ ہوئے ہونگے تو اس قیاس سے جو عالم و فاضل باوجود
 ہونے پر مرتبہ ولایت میں زیادہ ہونا چاہیے اور یہاں اس کے برعکس حال ہے۔ اس میں
 ایک صوفی صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں علم ظاہری کا کچھ تعلق نہیں ہے اور کو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ملتی لہذا یہ بڑے لوگ ہوئے اور جن کو اولیاء اللہ
 سے نسبت ہوگی وہ اویس ہی درجہ کے دلی ہونگے مثلاً حضرت بابا صاحب اور حضرت
 صابر صاحب و حضرت نظام الدین رحمہ وغیرہم یہ سب لوگ عالم اور بڑے فاضل ہیں
 لیکن انے اس وقت تک علم ظاہری کا کوئی سلسلہ نہیں سننا گیا اور طریقت میں یہ
 اہل سلسلہ ہیں ہزاروں عالم فاضل ان کے سلسلہ طریقت میں موجود ہیں مگر زمرہ علماء میں انکا
 کہیں پتہ نہیں اور نیز ان یتیمہ اور ابن قیمہ محدث کہ جو نقاد حدیث میں بڑے فاضل ہیں
 لیکن ان کو کوئی سلسلہ صوفیوں میں نہ چلا بلکہ زمرہ صوفیوں میں انکا کہیں نام نہیں ملتا
 کیا وجہ ہے حالانکہ طریقت اور شریعت ایک ہوں اور ایک اسم سے صوفی ہوا اور ایک
 اسم سے عالم ہو گیا منی۔ امام محمد غزالی رحمہ تعالیٰ میں اور حضرت خواجہ حسین الدہلوی

جنہی میں بڑے پر صاحب جنہی میں لیکن یہ لوگ خفی صوفیوں کے بھی مقتدا ہیں اور اہل نسبت
کو برابر اسے فیض ہوتا ہے اور بھی لحاظ مذہب کا اس میں نہیں ہوتا مولانا روم فرماتے
ہیں ۵۷ علم حق در علم صوفی گم شود و این سخن کے باوجود مرثود و یعنی اس بات کا ادب
کو کسب یقین آئیگا کہ علم حق صوفیوں میں ہر اول یقین نہ آنے کی وجہ کیا ہے یہ ہے کہ آدمی
جانتے ہیں کہ خدا صاحب کا جو علم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کچھ ارشاد ہے
وہ کتابوں پر ختم ہو گیا ہے جو کچھ ہر وہ علما و اہل نظر ہی جانتے ہیں اور یہاں اسکے برعکس
معاملہ ہے علم شریعت علما کو عطا ہوا اور علم طریقت فقہاء کو عطا ہوا اور اگر مولانا
کی غرض یہ نہ ہوتی تو یوں فرماتے کہ علم حق در علم عالم گم شود اور مصرع ثانی کی کوئی ضرورت
نہیں تھی۔ ہر عالم صوفی ہونا تو کیا معنی بلکہ بہت سے عالم تو صوفیوں کی روایت بھی نہیں لیتے
مثلاً اگر کسی فقط عالم سے پوچھا جاوے کہ اہل نسبت کو قبر اولیا پر مراقبہ ہونا کیسا
اور اہل میں مرشد کا خیال جمانا اور اسکا تصدق کرنا جائز ہے یا نہیں تو وہ عالم صاحب نے مجاہد
یہ فرما دیں گے کہ یہ شرک و کفر و گور پرستی اور تصور پرستی ہے اور ہرگز یہ خیال نفرا وینگے
کہ پہلے صوفی ہی اسکو کرنا عظیم فرما چکے ہیں ہم صرف حرام ہی پر اکتفا کر لیں شرک و کفر
بتانے میں تو بہت سے آدمی مرتکب کفر و جہنم کے تو اب ایسے علما کو بھی کیا صوفی
جائیں نہیں نہیں بلکہ اسکا جواب یہ ہے کہ بھائی شریعت اور خیر و اور طریقت اور خیر
یہ حضرات جو فرماتے ہیں انکا بھی فرمانا بجا ہے جو شخص واقف طریقت نہ ہو اہل نسبت نہ ہو
واقعی وہ ہی کہے گا کہ حشمت پرستی ہے اور تصور پرستی ہے اور جو اہل مذاق ہو تو اسکو بیشک
ان باتوں سے فیض ہوتا ہے چنانچہ صوفیہ حشمت کی بہت کتابیں ان مقدمات میں مملو
ہیں اکثر صوفیہ فرماتے ہیں کہ علم حجاب الہی ہے پھر شریعت اور طریقت کو ایک خیر کیسے

جائیں گے۔ حضرت مولانا مہدی دینا حاجی محمد ادا علی صاحب سلمہ سیہ کلمات
 پسند و نصیحت میں فرماتے ہیں کہ بعد ادا سے فرض واجب و سن شغل باطن گزار دو
 برز یاد دلی اور اذ و نوافل نہ پر دازد بلکہ شغل باطنی کا فرض دانی داند اگر کسی نقطہ عالم سے
 کہ جو صوفی نہو یہ مسئلہ دریافت کیا جائے تو بینک وہ کہہ دیا کہ نماز و غسل عبارت ہے
 ہر وقت اسی میں رہنا چاہیے نوافل سے قرب ہوتا ہے اور شغل باطن چیز ہی کیا ہے
 صرف صوفیوں کی باتیں ہیں تو اب ہم اس سے سولے اسکے اور کیا کہیں کہ بھائی وہ عالم
 صاحب اس راہ سے وقت میں شغل ایسی چیز کے بعض اوقات میں مجسم عبادت اسکے
 بہتر ہوتا ہے اور جو بنانے اور سکنا کہنا خلاف ہے اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تسرعت اور
 طریقت کے ایک ہونے کی کیا دلیل ہے اور فی الحقیقت یہ ایک ہی چیز ہیں یا دو۔ اور
 اس میں صوفیہ کیا فرماتے ہیں **الجواب** اس سوال کے بے فائدہ اس قدر طویل مکالمہ
 غلامہ جواب یہ ہے کہ علم شرعیہ و علم طریقتہ ایک ہی ہے اور شرعیہ و طریقتہ بھی ایک
 ہی ہے جب آدمی کو مکمل شرعیہ معلوم ہوا علم شرعیہ حاصل ہوا اور جب کہ اس علم کی
 معلوم ہوئی وہ علم طریقتہ ہوا اور عمل قدر ادا ادا سے فرض و واجب کے تکلف نفس
 کرنا عمل شرعیہ کہلاتا ہے اور جب اخلاص حب حق تعالیٰ سے دل میں ساری ہو گئی اور
 عمل بطریقتہ کہتے ہیں جب تک کشاکش علم و عمل کی ہے شرعیہ ہے جب طمانیت ہو گئی و
 طریقتہ ہے ابتداء اور انتہا کا فرق ہے جسے اصل شے کے دامن ہونے کو خیال کیا ابکہ
 کہا اور یہ بھی درست ہے اول آخر کا تفرق کیا دو کہہ دیا یہ بھی صحیح سے متعلق دوز
 واحد ہے اور ائمہ مجتہدین جی صاحب طریقتہ سے گراں فن کی شخص میں مصروف ہیں
 کہ ظاہر شرعیہ فرض تھا اور اسکا شرح کرنا زیادہ ضرور جانا اگر چہ طریقتہ سے خوب باہر

کہ طریقیہ اور ایشیائے سہمی ثابت و مستند ہے اور اکثر ائمہ طریقیہ عالم تھے مگر وہ ظاہر
 شرع کی تحقیق میں مصروف نہ ہو سکے کہ ایک جماعت علماء کی اس میں کمی، وہ کافی تھی
 انھوں نے باطنی شرع کی تحقیقات کبھی ہر پر فن کو ایک ایک جماعت سے لیا اور بعض اولیا
 جو قدر ضرورت علم رکھتے تھے وہ ماہر و عال و فائق طریقیہ کے تھے مگر دونوں امر کو
 تحریر نہیں کیا بہر حال بعض علماء دونوں علم کے محقق و متبحر تھے اور بعض ایک کے اور بعض
 دونوں پر، دوسرے سے کم تھے اسکے تفاوت سے سمجھ لینا چاہیے مگر ضروری علم شرع
 سے سب واقف تھے کہ ہر اشغال حکم شرع کے عمل مقبول نہیں ہوتا اور بدون قبول
 عمل کے ولایت نہیں ملتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{سوال} یہ فقہ مشہور ہیں کہ حسب سنت
 حضرت بڑے پیر صاحب کو قبر بن و دفن کیا اور نکیرین آئے تو بڑے پیر صاحب نے
 نکیرین کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب سے جواب دینے سوال کرنا شروع کئے اور نکیرین کو اسکا
 جواب دینا غیر ممکن تھا بھجوبی نکیرین نے جناب باری بن جاکر عرض کیا کہ الہی ماجر
 جناب باری اسے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم اسکا جواب نہ دے سکو گے اور تمہارے
 واسطے خوب ہوا جو اسے نہیں چھوڑ دیا اور دوسرا فقہ یہ مشہور ہے کہ ایک عورت
 بڑے پیر صاحب کی خدمت میں گئی اور عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ بڑے
 پیر صاحب نے فرمایا کہ جاتیرے ساتھ بیٹے ہو گئے چنانچہ اس کے ساتھ بیٹے ہوئے
 اور حالانکہ اسکی تقدیر میں ایک لڑکا نہیں تھا۔ اور تیسرا فقہ یہ مشہور ہے کہ ہر ماہ
 قبل ویرت سے بڑے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور یہ کہتا کہ مجھ میں کچھ
 اس قدر خدا صاحب نے نقصان رکھے ہیں اور اس قدر نقص رکھے ہیں۔ اور چوتھا فقہ
 یہ ہے کہ ایک روز آپ منبر پر بیٹھ کر وعظ فرماتے تھے بکا ایک کھڑے ہو گئے اور فرمایا

کہ ایک اولیاء کی گردن پر میرا قدم ہے اور اس وقت جبکہ راولپور جمع تھے سب نے
 ہاتھ مبارک بڑے پیر صاحب کے اپنی گردن پر رکھ لئے اور اللہ اطاعت و برگزینی
 کیا اور ایک نے اس بات کا یقین نہیں کیا اور کچھ اعتراض کیا انکا حال تباہ و
 برباد ہو گیا اب استسنا طلب یہ امر ہے کہ آپ کے نزدیک یہ قصور صحیح ہیں یا غلط
 اور جو علماء ایسے قصوں کو صحیح بتاتے ہیں انکی کیا دلیل ہے اور جو علماء انکو خلاف بتاتے
 ہیں انکی کیا حجت ہے اور حضرت محمد و سناہ و مینا حاجی محمد ادا واللہ صاحب مہاجر علیہ
 اللہ تعالیٰ جو ضیاء القلوب صفحہ ۱۹ قرب نوافل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اما قرب نوافل
 اینست کہ صفات بشریہ سالک ازوے زائل گردد و صفات حق تعالیٰ بر وی سے
 ظاہر آئند چنانچہ زندہ گردد و مردہ را و مبیلہ زندہ را باذن اللہ تعالیٰ اور قرب نوافل
 ایسی ہی زیادہ نعمت ہے اللہ صاحب جسے نصیب فرما دے اور حضرت محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاحیاء میں فرماتے ہیں کہ عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہے
 دے ہو جاوے۔ اب سائل یہ عرض کرتا ہے کہ ممکن نہیں کہ بندہ خدا صاحب کے کسی کام
 میں دخل دے سکے بندہ چاہے کسی مرتبہ میں ہو بندہ ہے ہر وقت غائب ہے مگر یہ
 مرتبہ قرب نوافل کا اور عارف کا حضرت بڑے پیر صاحب کو حاصل ہو گیا تھا یا نہیں۔
 اور جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہو گئے ہوں اسے ایسے قصوں کا وقوع ہو جانا کیونکر ممکن
 ہے اور خدا صاحب تقدیر کے خلاف کرنے پر بھی قادر ہے یا نہیں اور کہہ ہی بندہ ہے
 خدا صاحب باعث کسی عتاب یا انعام اپنے سے کہے اسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہیں یا
 نہیں۔ یا خدا صاحب کسی بندہ کے حق میں کسی بندہ خاص کی سفارش مان کر یا اس کے
 اعمال کی وجہ سے اسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہیں یا نہیں مثلاً نیک آدمی کی غفلت

ہونا یا ظالم کی عمر کم ہو جانا یا باعث سنّیات منفی آجانا یا باعث خیرات بلاؤں کا
 رد ہو جانا وغیرہ وغیرہ اور حضرت صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر قصہ شہور ہیں
 کہ جس کو اوصیوں نے فرمایا کہ کیا تو اندھا ہے تو وہ فوراً اندھا ہی تھا اور جس کو فرمایا کہ کیا
 مر گیا ہے تو وہ فوراً مردہ ہی ہو گیا غرض یہ ہے کہ جو کچھ وہ فرماتے تھے فضل الہی سے
 اس کا وہی فوراً ظہور ہو جانا تھا تو یہ قصے بھی صحیح ہیں یا خلات اور وہ فرشتہ کہ جن کو
 تکبیرین کہتے ہیں ان کا مرتبہ زیادہ ہے یا اولیا سے عظام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
الجواب حکایات بزرگوں کے اکثر ہمارے غلط بنادے ہیں اور اگر کوئی دین
 صحیح ایسا ہو کہ مفہوم نہ ہو وے تو شطحیات کہلاتے ہیں جس کے معنی فہم میں کسی کے نہیں آتے
 اوس کو نہ قبول کرے نہ رد کرے سکوت کرے اور جو امور خلاف قاعدہ شریعہ کے ہیں
 ان کو رد کرنا چاہیے یا سکوت کرے اگر مصلحہ ہو اور قرب فرائض قرب نوافل کا فہم اس کے
 الٰہی رتبہ ہے بندہ اس سے عاری ہے باقی یہ کہ حق تعالیٰ اولیا کی قبولیت کے واسطے
 اکثر دعاؤں کی قبول کرتا ہے یہ ادنیٰ کلام ہے مردہ زندہ کرنا خود خرق عادیہ و کرامت
 ہے حق تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر نفا ہر کسی ولی نبی کا ذریعہ ہو جاتا ہے لہذا کرامت و معجزہ
 کہلاتا ہے فقط **سوال** مولانا روم فرماتے ہیں کہ ہست قدرت اولیا را از الٰہ
 تیر حستہ باز گرداند زراہ پڑ اس کا کیا مطلب ہے اور اس شعر کے مصداق اولیا اللہ ہوتے
 ہیں یا نہیں **الجواب** کرامتہ اولیا حق ہے اور کرامتہ خرق عادیہ کہ کہتے ہیں جب
 حق تعالیٰ چاہے اولیا سے ایسا امر کرادے کہ یہ ہی مطلب شعر کا ہے فقط **سوال**
 ایک شخص جماعت کا بلکہ تکبیر اولیٰ کا پابند ہے اب اتفاقاً اوس کو کسی وقت تکبیر اوسے
 نہیں ملی اور وقت میں بھی اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ دوسری مسجد میں جا کر شریک تکبیر اولیٰ ہو

اب مجھ کو اس کو سب دین ہونا پڑا اب یہ یہ پاتا ہے کہ میں کوئی کام ایسا کروں تاکہ
 مجھ کو دنیا و دین ملے برابر ثواب ہو جاوے جسے میں سب لوگوں کے گویا مسی تکریم اولیٰ الکریمین
 تو وہ کونسا کام ایسا کرے کہ میں سے تکبیر اور کئے جانے کی تلافی ہو جاوے اور اگر کونسا
 قضا ہو جاوے تو سوائے روزہ کے اور کونسا کام ایسا کرے کہ میں سے اس کے ثواب
 کی تلافی ہو جاوے گویا نماز قضا ہوئی ہی نہیں البتہ اب نیت سے ثواب تکبیر اور کئے جانے
 ہے اور قضا نماز کرنے سے تلافی ختم سلوہ کی ہو جاتی ہے فقط **سوال** زید غریب
 مرید ہے اور عمر و کبر سے مرید ہے اور کبر فالہ سے مرید ہے اب ولید زید سے مرید ہونا
 پاتا ہے اور فالہ کہ جو زید کے دافا پیردن میں میں خوش حقیقہ اور بزرگ نہیں جانتا
 اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ یہ شخص ولید زید سے مرید ہو کر کچھ فیضیاب بھی ہو سکتا ہے
 یا نہیں در انحالیکہ فالہ کو برا جانتا ہو اور اپنے دل میں فالہ کی جانب سے کچھ بغض بشرعی بھی
 رکھتا ہے۔ **الجواب** اگر زید کو کامل جانتا ہے اور فی الواقع زید میں کمال ہے تو
 یہ شخص زید سے فیضیاب ہو سکتا ہے فقط **سوال** ایک شخص کے جو وقت دل میں
 آتا ہے تو یوں کہتا ہے کہ ابی جعفر مجھے نیکیاں تمام عمر میں ہوئی ہوں میں نے انکا ثواب
 اپنے والدین کو بخشا ایک شخص نے یہ بات سنا اور اس سے کہا کہ یوں اموات کو بگز ثواب
 نہیں پہنچتا نا وفتیکہ کوئی چیز خاص اعیال ثواب کے واسطے نہ پڑھی جاوے تو یہ کہنا
 اس شخص کا صحیح ہے یا نہیں اور اس طرح سے ثواب بھی پہنچتا ہے یا نہیں **الجواب**
 ثواب ہر طرح سے پہنچ جاتا ہے قل مانع کا صحیح نہیں فقط **سوال** ایک شخص نے مرتبہ قل
 شریف پڑھ کر اپنے والدین کو مجتہد تیا ہے زید نے یہ بات سنا اور اس شخص سے کہا کہ تم
 تین مرتبہ قل شریف پڑھ کر تمام زمانہ کے مسلمانوں کی روح کو بخش دیا کرو ہر ہر فرد بشر کو

ایک ایک ختم قرآن کا ثواب ملے گا اور تھارے والدین کے ثواب میں کچھ کمی نہ آئے گی
اب وہ شخص یہ پوچھتا ہے کہ سب ذریعہ کے مسلمانوں کو میرے والدین کے اگر ایک ایک
ختم قرآن کا ثواب ہے اور میرے والدین کے ثواب میں کمی نہ ہو تو سب مسلمانوں کی میں
نیست کر لیا کروں گا ورنہ مجھ کو کچھ ضرورت نہیں کہ میں اپنے والدین کا ثواب کا ٹکڑا دوں
کو دوں اس میں صحیح مسئلہ کیا ہے ایسا ہے میرے استاد و ناکاہ قول ہے کہ صحیح یہ ہے کہ
ثواب تقسیم ہو کر پونچھتا ہے نہ سب کو پورا پورا اور اس باب میں کوئی روایت حدیث کی
صحیح نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم شوال تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ قابل نہیں
پائل اس کے سائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی
اسمعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے رو برو بعض
سائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء ہے
اور جو شخص مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ جانے وہ عتی
اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے
تو کون سے امام کے خفی تو شاید نہ چون چو نہ کہنا ہے کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر کرتے تھے
اور اگر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ
مانتے ہیں اور انہیں کے فعل کو زیادہ سند میں لائے ہیں بہ نسبت اور علماء کے انہیں کو
اپنے زمانہ کا مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے
اور انہیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے
ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں لیتے اور ان کے عمل مسائل
مقبول جانتے ہیں ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب مقلد نہیں تھے

عامل بالحدیث تھے اور بعض غلام یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد۔ ہرگز نہیں تھے
 بعض یہ کہتے ہیں کہ انکو مرتبہ اجتہاد کا تھا اسوجہ سے انہوں نے تقلید نہیں کی اسکا
 حال جو ہو تحریر فرمادیتے اور مولوی صاحب کے عقیدہ میں اور محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ
 میں کچھ فرق تھا بایہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کہ جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی مالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب
 کے خلفاء میں اور بھی کوئی ایسے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سرپرکار وہ بھی حضرت
 اور جو سائل تقویۃ اللہ ان میں مختلف ہیں اور پیر عمل کرے یا کرے اور مولیٰ صاحب صرف
 سے سلسلہ صوفیت کے نہ پٹنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خدس صاحب سے
 ہیست ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہونگے۔ اور مولوی صاحب مروج علما
 میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ میں اچھا اب بندہ کے نزدیک سب سائل اس کے
 صحیح ہیں اگرچہ بعض سائل میں بظاہر شبہ ہے اور تو بہ کرنا اور انکا بعض سائل سے محسوس
 افترا اہل بدعت کا ہے اور اگر انکو بزرگ جانتے جھوٹے حالات اس کے منکر تو معذور ہے
 اور اگر کتاب کے خلاف متبذہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے اور وہ یہ فرماتے تھے کہ
 جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اور ہر حال میں ورنہ ابو حنیفہ رحمہ کی رائے کا مقلد
 ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال
 معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسماعیل صاحب وعظ و رد بدعت میں مشرب
 رہے پھر جہاد میں باکر شہید ہو گئے سلسلہ معیۃ الکامان جاری کرتے اور تمام تقویۃ اللہ
 عمل کرے فقط سوائے بعض انہی میں حیوۃ النبیات میں بیٹھے ہیں اہل ہی سے
 انگشت شہادت اٹھالیتے ہیں حتیٰ کہ سلام پیرین حالانکہ خلیفہ نیکایہ مذہب ہے کہ جب

تشہد پر پہنچے تب اونگی اوٹھائے بعد میں پست کر لے امین صحیح قول کیا ہے
 اور خفی کو کس وقت سے کس وقت تک اونگی اوٹھانا چاہیے اور امین امام عظیم
 صاحب کیا فرماتے ہیں **الجواب** تشہد پر انگشت کو اوٹھا دے اور سلام تک
 اوٹھا رکھے فقط سنت الیوم حجاب الاکبر کے کیا معنی ہیں سالک کی جس وقت
 علم کی جانب توجہ ہوگی وہ اس راہ سے محروم رہ جائے گا علم کو کیا اسوجہ سے حجاب
 کہتا ہے اگر علم بھی اسوجہ سے حجاب ہو گیا تو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور احادیث
 والدین بلکہ کل کام دارین کے سوا سے یاد الہی حجاب ہو جانا چاہئین اور بہانہ صبر
 علم کی ہی نسبت فرمایا ہے اور اگر یہ وجہ ہے کہ علم پڑھنے سے دو عالموں میں بابت
 اختلاف کے نفیض اور جھگڑے واقع ہو جاتے ہیں اور لڑنا اور جھگڑے کرنا تو فعل ہے
 جو پاس ہے سو کرے امین علم کا کیا تصور ہے بلکہ اختلاف اسے علما تو حجت ہر اور اگر
 اسکے یہ معنی ہیں کہ درمیان بندہ اور معبود کے علم کا ایک حجاب عامل ہو تا وقتیکہ علم کا
 حجاب طے ہو جاوے یعنی علم نہ سیکھ لے خدا نہ ملے تو یہ معنی صوفیہ نے اسکے ہرگز نہیں
 اس معنی سے تو تاکید نکلتی ہو اور بہانہ یہ مقصود ہے نہیں اور اگر یہ کہا جاوے کہ یہاں
 مراد علم سے علم دنیوی مثل محفل اور فلسفہ وغیرہ ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا چونکہ صوفیہ
 اور علما علم دین کو علم کہتے ہیں نہ اور فنون کو اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ قول صوفیہ کا
 نہیں ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہرگز انکار مت کر
 کہ علم حجاب نہیں ہے علم بیشک حجاب اکبر ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ علم جو
 ارشاد ہے خدا اور رسول کا اگر یہی حجاب اکبر ہو گیا تو بے حجاب کونسی چیز ہوگی اس میں
 باریکی کیا ہے اور صوفیہ نے کس معنی کو اس کو حجاب کہا ہے **الجواب** اس فقرہ

یہ معنی ہیں کہ اپنا جاننا کہ میں بھی اہل ہوں یہ حجاب ہے جب تک اپنی خودی و تکبر و عجب کو نہ فنا کر دیوے محبوب و مثل شیطان کے اور جب خود اپنے آپ کو لاشعری جان لیوے اور اپنے سب کمالات کو محض موہبہ حق تعالیٰ کی جان گیا اور تیرے دل میں اپنی حقیقت کھل گئی حجاب رفع ہو گیا مراد علم سے اپنی خودی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال شہ فردش کو وسطے فروخت مسکرات کے مکان یا دوکان کرا یہ پر دنیا جائز ہے یا نہیں اور امین حنفیہ کا مذہب اصح کیا ہے۔ **الجواب** اصح اور فتوے اس پر ہے کہ نہ دیوے فقط **سوال** جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز کا وقت ایک ہی ہے یا نہیں اور جمعہ کی نماز ظہر کی وقت کے کچھ پہلے پڑھنا سنت ہے یا درون سادی وقت میں۔ مثلاً جو شخص ظہر کی نماز دو بجے پڑھتا ہے اس کو جمعہ کی نماز ایک بجے پڑھنا سبب ہوگی یا دو بجے **الجواب** جمعہ ظہر کا وقت ایک بجے مگر جمعہ کو ذرا پہلے پڑھنا کہ لوگ سویرے کے آتے ہیں اور مکہ جلد فراغت ہو جائے تو بہتر ہے

سوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص بغیر حاضر و ناظر بلے پکارتے اور مثلاً اس قسم کے اشعار پڑھے۔ ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ پڑھو جو برآمد جان عالم و جائز ہے یا نہیں **الجواب** ایسے اشعار میں شرک تو نہیں مگر عوام کو موجب اضلال کا ہو جاتا ہے لہذا کسی رو بہرونہ پڑھے اور باین خیال پڑھے کہ حق تعالیٰ اس میری عرض کو پیش منظر عالم علیہ السلام کے کر دیوے فقط **سوال** شفق سفید تک وقت مغرب کا رہتا ہے یا نہیں اکثر فقہاء حنفیہ تو فرماتے ہیں کہ شفق سفید تک مغرب کا وقت ہے اس کے بعد عشا کا وقت ہے اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعد شفق مخرج کے عشا کا وقت ہو جاتا ہے قول اصح یہی ہے اب تردد یہ ہے کہ شفق

سفید مغرب میں داخل ہو یا عشاء میں اور علما حنفیہ کے نزدیک قول مفتی بہ کیا ہے۔
الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام صاحب اور ان کے صاحبین میں احوط یہ ہے کہ دوپہر
 کی رعایت رکھے اور بعض نے فتویٰ صاحبین کے قول پر لکھا ہے جیسا کہ عبدالعزیز صاحب
 لکھا فقط شرح وقایہ میں بھی نسخ پر فتویٰ دیا ہے فقط سوال سمع اور غنا اور رگ
 یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یا غیر اور یہ تینوں چیزیں بلا امر امیر کے مستنا جائز ہیں یا نہیں
 در انحالیکہ گالنے والا انکا موافق قواعد موسیقی کے گاؤں **الجواب** یہ ہرہ الفاظ
 ایک معنی رکھتے ہیں بلا امر امیر رگ کا مستنا جائز ہے اگر گالنے والا محل فساد نہ ہو
 اور مضمون رگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہو نا کچھ حرج نہیں فقط سوال
 مسجد کے اندر باعث دہوپ یا بارش میٹھ کر وضو کرنا در انحالیکہ پانی بھی وضو کا صحیح سبب
 میں پہلے جائز ہے یا نہیں اور مسجد کے اندر بیٹھ کر مسجد کی دیوار سے تمسم کرنا جائز
 ہے یا نہیں **الجواب** مسجد کے اندر وضو کرنا اگر غسالہ مسجد میں گرے حنفیہ کے نزدیک
 منع اور گناہ ہے اور تمسم دیوار مسجد سے کرنے کو بھی بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے فقط
 سوال - ڈاڑھی کے بال برابر ہو جانے کی غرض سے کچھ تھوڑے تھوڑے کتر وادینا
 باوجودیکہ ڈاڑھی بھی ایکشت سے کم ہو جائز ہے یا نہیں **الجواب** مجموعہ ڈاڑھی کا
 ایکشت سے کم نہ ہو اگر بعض بال کم ہوں حرج نہیں فقط سوال سر برہنہ اور پارہنہ
 رہنا سنت ہے یا نہیں اور بعض صوفی ان افعال کو سنت جان کر کرتے ہیں سو یہ افعال
 فی الحقیقت سنت ہیں یا نہیں **الجواب** احیاناً پارہنہ ہونا مضائقہ نہیں ورنہ نہ
 آپ علیہ السلام اکثر اوقات بغلیں یا موزہ پہنتے تھے اور سر برہنہ ہونا احرام میں تو
 نہایت کراہی ہے احرام کے بھی احیاناً ہو گئے ہیں نہ داکا ملتے پھرتے فقط

سوال پہلے کے برتن میں کہ جو بلا قطع کا ہو کھانا پینا بمنہب امام ابو حنیفہؒ جائز ہے
 یا نہیں اور کپڑے میں چاندی سونے کے ٹکڑے لگا کر استعمال کرنا حنفیہ کے نزدیک
 جائز ہے یا نہیں الجواب پہلے کے خلاف میں کھانا درست ہے مگر اگلے نہیں اور کپڑے
 مشابہت کفار ہنود سے ہو تو سبب مشابہت کے منع ہے فقط سوال سرور عالم صلی
 علیہ وسلم سے کہی بلا عامرہ کے بھی نماز پڑھنا ثابت ہے یا نہیں اور حضورؐ نے کہی بلا عذر نماز
 بلا جماعت کبھی پڑھی ہے یا نہیں الجواب اسکا صریح ثبوت اسوقت بندہ کو معلوم نہیں
 مگر احرام کی حالت میں سر پر نہ نماز پڑھنا صحیح ہے لے ہذا نماز فرض مرنس وقت میں
 بلا جماعت پڑھی ہو ورنہ جماعت سے ہی پڑھتے تھے فقط سوال جنازہ خارج مسجد
 ہو اور اسکی نماز پڑھنے والے اکثر خارج مسجد ہوں اور بعض باعث ہو پ یا بارش
 فاس مسجد میں ہوں تو بمنہب حنفیہ جائز ہے یا نہیں اور اگر اکثر فاس مسجد میں ہوں اور
 بعض خارج مسجد ہوں تو بھی جائز ہے یا نہیں اور اگر جنازہ بھی فاس مسجد میں ہو اور اسکی
 نمازی بھی باعث ہو پ یا بارش فاس مسجد میں ہو جائز ہے یا نہیں الجواب نماز
 جنازہ کی مسجد میں پڑھنا ہر حال میں مکروہ لکھا ہے فقط سوال ایک شخص کو نماز پڑھنے
 میں اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ میں نے احمد شریف نہیں پڑھی کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ بیچ
 کا قاعدہ نہیں کیا کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ سجدہ ایک کیا ہے دوسرا نہیں کیا کبھی یہ خیال
 ہوتا ہے کہ نیت ہی نہیں کی اس سبب سے اکثر اس کو نیت توڑنا اور سجدہ سہو کرنا
 پڑتے ہیں اور نماز میں قسم قسم کے تخیلات باطلہ پیدا ہوتے ہیں اسکا کیا علاج ہے اور
 ایسے شخص کو بار بار نیت توڑنا اور سجدہ سہو کے کرنا چاہئیں یا نہیں الجواب ایسے لیے
 خطرات پر انصاف کر کے ظن غالب پر عمل کرے فقط سوال روانہ سے اس کھانا

اور اتحاد رکھنا اور رحم دوستی ادا کرنا اور او کی دعوت کرنا اور او کے یہاں دعوت
کھانا باوجودیکہ اس کے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص
بلا ضرورت ووافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا؟ اور سقات کو او کی معیت میں اکل
شراب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں **الجواب** روافض خوارج اور سب فاسق
سے ربط مضبوط مودۃ کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناجاری کے منحور ہے اور اون سے
مودۃ کرنے والا ماہن فی الدین عاصی ہے فقط **سوال** کرتے کی گھنڈی یا ٹن کھلا
رکھنا کہ جس سے سینہ بھی کھلا رہے سنت ہے یا نہیں **الجواب** درست ہے
ایمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے رکھے ہیں فقط **سوال** زید مرحوم
نے ایک مسجد بنائی اور عمرو اس کا متولی ہے اور بکر اس کا امام ہے اور خالد اس کا خادم
ہے اور اس مسجد کی آمدنی اخراجات مسجد سے بہت زیادہ ہے اور انھیں ایسے خرچ ہوتے
ہیں کہ ان کو متولی مسجد مذکور سے امام مذکور ہر چند کہتا ہے لیکن متولی بیاعت کفایت شمار
بالکل خیال نہیں کرتا مثلاً پنکھا یا گھڑی یا خادم مسجد کی تنخواہ کی قلت یا مثل اس کے ایسی
حالت میں امام مذکور بعض آمدنی مسجد سے بطور خود بلا اطلاع متولی کچھ وصول کر کے ضرر ہا کر
مذکورین خرچ کرے جائز ہے یا نہیں درنحالیکہ متولی مذکور کو اگر خبر ہوگی تو اندیشہ ہے کہ وہ خفا
ہوگا کہ تم نے ہماری بلا اجازت کیوں تحقیق کی اور کیوں خرچ کیا۔ **الجواب** امام کو پڑن
رضا متولی کے کہیں صرف کرنا آمدنی مسجد کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال اس حدیث

ارشید

ان اللہ یحب لمنہ الاثمۃ علی راس کل ماتۃ سنۃ من سجد لہما امر دینہا رواہ
ابوداؤد میں مراد شروع صدی ہے یا آخر اور علامات مجدد کے کیا ہوتے ہیں

جس سے وہ چھپانا چاہوے اور تمام عالم میں ایک ہی محبوب و مہتاب ہے یا نگہ بگاہ بہا
 ضرورت تہہ جنگ ہو اور اسکے نام میں احمد یا محمد ہو یا نبی ضرور ہے یا نہیں اور اس
 نسبت خبری تاک کون کون تہہ داور کہاں کہاں ہوئے اور نہ ہی حال کا کون کون
 اور کہاں ہے مفصل اور تمام فوائد انچواں اس سر کو کہتے ہیں لہذا محمد و شروع
 صدی میں ہو گیا مگر ہر شرح صدی ہے وہ آخر پہلی صدی کا بھی ہے یاں ابتدا
 اس کو کوئی آخر کہدے کہ نہ ہو سکتا پورہ نہ جس میں ہوئے کا اس کی ابتدا
 ہو گیا تاکہ آخر تک تہہ یہ کہ اثر ہے اور علامت اس کی یہی ہے کہ اس کی تقریر تحریر سے اور
 سب اس کو مشفق سے بدعات میں ہوئے سنہ کا شیوع اور مرد و زن کا احیاء ہوئے
 اور احمد یا محمد ہونا اس کے نام میں ضرور نہیں کسی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے اور اس کا
 علی الصبیح جاننا متحقق نہیں ہوا اپنے ظن و تخمین سے بعض علماء نے جو کہ عالم غنی و کجا
 محمد اس کی تیسرے الیا چنانچہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ہی صدی اول پر عمر بن
 عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو اکثر لوگوں نے لکھا ہے دوسری صدی کی نامی پر کسی نے شافعی
 جہہ اللہ کو کہا کسی نے دوسرے کو کہا علی ہذا اگر کوئی محقق قول نہیں اور بلال الدین
 سیوطی نے کچھ اس میں لکھا ہے ہندہ کے نزدیک وہ قول اسلم ہے جس نے یہ کہا کہ محمد صلی
 کا ایک عالم ہوا ضرور نہیں ہر وقت میں دو بار اس میں پچاس سو کا محبوب ہو یا
 ایک یہ وہ بعد ہر صد سال کے جہاں متفرقہ عالم میں ہوتی ہے اور سب کی سب اس میں
 دس میں ہوتی ہے اور کوئی رتبہ علم و تہہ کے حصہ تہہ کا ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 اگر کسی مقرر معین نہیں کہہ سکتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم حقیقۃً احوال رشید احمد گنگوہی
 سوال امداد کرنا مسرور فرحت کا بدون تہہ نیست حقیق کے آیا جائز ہے یا

نہیں اور یہ دلائل جو مجوزین ہو ورنہ زمانہ پیش کرتے ہیں مثل صوم عاشورہ کہ شکر ہے
و موافقت حضرت موسیٰ علیہ السلام میں رکھا گیا تھا اور اتنا تک جاری ہے اور صوم
در شنبہ کہ بوجہ یوم ولادت و یوم نزول قرآن شریف میں رکھا گیا تھا اور اتنا تک
جاری ہے اور مثل اعادہ حقیقہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت کے
کیا تھا رالاکہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب آپ کا عقیقہ کر چکے تھے لہذا روایات
مذکورہ سے اثبات اعادہ سرور ہوتا ہے یا نہیں اور نیز روایت حقیقہ صحیح ہی یا ضعیف
ارقام فراوان اچھا ہے اس کا جواب مفصل جدا سے مستقل کتاب میں ہے اس کی تحقیق اور
جواب براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم رحمہ اللہ محمد گنگوہی غنی عنہ سوال
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وراثتین فی مبشرات النبی الامی میں جو
اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

اخبرنی سیدی الوالدی قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صاۃ بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلم یفتح فی سنتہ من السنین شواخص بہ طعاما فلم اجد الا احسا مقلیا فقسۃ
بن الناس فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم بن ید یہ ہذا انھیں سنبھاتا تھا فقط عبارت
مذکورہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بخین یوم ولادت ایصال ثواب یا سرور ولادت
میں اطعام الطعام وغیرہ جو کہ شاہ صاحب قدس سرہ کے معمولات میں سے تھا جائز
و مستحب ہے اور باعث خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
اجتماع صلوات یوم ولادت میں اور اطعام الطعام کو مستحسن لکھتے ہیں حسن المقصد میں
وجہ مبذولین اسٹان ہو ورنہ وجہ زمانہ پر اسے لال کرتے ہیں اور قاعدہ شرع سے
ایسی تعلیمات و تخصیصات حد ہدایات میں شامل ہوتی ہیں لہذا معروض عبارت مذکور

کے جواب سے سرفراز فرمادین فقط الجواب ایصال ثواب ہر روز درست اور
موجب ثواب ہے کوئی تاریخ و وقت شرع سے وقت نہیں روز ولادت اور
روز وفات بھی درست ہو پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے
جانے ایصال ثواب میں اور کسی عوام کو بھی اس طرح کے ایصال میں ضرر نہ ہو تو
کچھ حرج نہیں سب کے نزدیک درست ہو پس شاہ عبدالرحیم صاحب کا یہ فعل ایسا ہی
تھا تو اس سے کوئی حجتہ نہیں لاسکتا اپنے بدستہ زمانہ پر اور پھر وہ طعام ایصال
ثواب کا تھا کہ مسئلہ ہائینی کا لفظ موجود ہے اس میں نہ کوئی سرور ولادت کا کلمہ ہے
نہ اجتماع ذکر ولادت کے واسطے پس اس میں کوئی حجتہ جواز مولد کی نہیں اور یہ سبوطی کے
وقت میں بھی ہماری زمانہ بیسی بدعتہ نہ تھی براہین قاطعہ کو دیکھو اس میں یہ سبوطی کا
مقصود مفصل لکھا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** علیہذا فیوض البحرین میں شاہ
ولی اللہ صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں وکنت قبل ذلک بکلمۃ المدخلۃ فی مولد النبی **صلی**

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم ولادۃ والناس یصلون علی النبی **صلی اللہ علیہ وسلم**
یذکرون اربا صاۃ النبی ظہرت فی ولادۃ ومشاہدہ قبل بعثۃ فرأت انواراً سلطت
دفعة واحدة لا اقول انی اور کہتا بصر الجسد ولا اقول اور کہتا بصر الروح فقط
للسلم علم کیف کان الامر بین ہذا وذاک قتالیت تمک الانوار فوجدتہا من قبل
الملائکۃ الموکلین بائثال ہذہ المشاہدہ وبائثال ہذہ المجاہس ورایت بنحیاط انوار الملائکۃ
انوار الرحمة عبادة مذکورہ میں جواز و استحسان شرکت مجلس یوم ولادت و ذکر ولادت
ولادت و مشاہدہ انوار الملائکۃ ثابت ہوتا ہے اور اس سے جواز مولود زمانہ پر حجت
لائی باقی ہے لہذا یہ حجت لانا اور نکالنا درست ہے یا نہیں معطلاب عبارت مذکورہ کے

ارقام فرما دیں **الجواب** فیوض الحرمین میں حاضری مولانا نبی بن کہ مکان ولادت
 آپ کا علیہ السلام ہی لکھا ہے وہاں ہر روز زیارت کے واسطے لوگ جلتے ہیں عیم
 ولادت بھی لوگ جمع تھے اور صلوة و ذکر کرتے تھے نہ وہاں تداعی سے اہتمام طلب کے
 تھے نہ کوئی مجلس تھی بلکہ وہاں کے لوگ خود بخود جمع ہو کر کوئی درود پڑھتا تھا کوئی ذکر
 معجزات کرتا تھا نہ کوئی شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور نفس ذکر کو کوئی منع نہیں کرتا فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** راگ کس کو کہتے ہیں اور مکروہ یا حرام
 اگر اشعار مثل مولانا جامی و مولانا نظامی و مولانا سعدی و مولانا روم رحمہما وغیرہ کے پڑھے
 جاویں تو کس طور سے راگ میں ہو جاویں اور کس طرح پر بار راگ ارقام فرما دیں **الجواب**
 راگ کہتے ہیں اچھی آواز کے ساتھ کچھ کہنے کو خواہ شعر ہو جامی و نظامی وغیرہ کا علیہم السلام
 خواہ اور کوئی کلام ہو یہ ترجمہ غناء کہ ہے اردو میں اور لوگوں کے نزدیک راگ جب ہو یا
 سہ کہ آواز کو بے موقع گھٹا بڑھا کر کچھ کہیں سو اس طرح کہ لفظ اپنے موقع پر رہیں اور خوش
 صوت ہو قرآنِ حبیب کا بھی پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے اور البتہ کہ لفظ کم زیادہ کہنے
 جاویں درست نہیں مگر اشعار میں کچھ حرج نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی
 عفی عنہ **سوال** رنگ انگریزی پڑیا کا جو کس میں آتا ہے رنگنا کیڑے کا اس سے
 درست ہے یا نہیں اگر نا جائز ہے تو وجہ رنگت کے یا کسی اور وجہ سے ارقام فرما دیں
الجواب رنگ انگریزی میں شہرب پڑتی ہے لہذا اس رنگ کا استعمال درست
 نہیں اور یہ امر واقف لوگوں سے معلوم ہوا ہے واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی
سوال سایہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑنا یا نہیں اور جو ترمذی ہے
 نوادر الاصول میں عبد الملک بن عبد اللہ بن حبیب سے اوفیون سے ذکر ان سے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں پڑتا تھا سند اس حدیث کی صحیح ہے یا ضعیف یا مضموع
 اور قاضی فرما دیں **الجواب** یہ روایت صحیح کتب میں نہیں اور نوادر کی روایت کا بندہ
 کو مال معلوم نہیں کہ کسی پر نوادر الاصول حکیم ترمذی کی ہے نہ ابو عیسیٰ ترمذی کی فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** نبات کا سر آنا اور ستانا کہیں شیخ سعدی و ابن کثیر
 مشہور ہیں اور کیا ایف ہو چکا ہے ہیں اور خبیث بھوت وغیرہ بھی اد کو کہتے ہیں ان امور کی
 شرعاً کچھ اہل معتدلی ہے یا وہی باتیں ہیں بفضل ارقام فرمادیں **الجواب** سب شیخ سعدی
 اور ابن کثیر دونوں جن ہیں لوگوں کو ستانے میں خبیث بھوت پری دیو جن سب
 ایک چیز کا نام ہے سر چڑھنا اور تکلیف دینا نبات کا حق ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال جو شخص مجاہد غیر شرعی میں شراب ہو دے اور مال خرچ کرے اور اس کو
 مستغن اور حلال مانے کہ جنگی حرمت نفس صریحہ سے نہایت پر مثل نالج و غیرہ
 و مجاہد اس درویشی غیر منکرات کثیرہ تو ایسا شخص فاسق ہوگا یا کافر کیونکہ افعال منومہ
 حرام کو حلال جانتا ہے **الجواب** ایسا شخص فاسق ہوگا فاسق سے نہ بان بند رکھنا جائز
 اور نفس مسلم کی تاویل کر کے اسلام سے خارج نہ کرے جہاں تک ہو سکے لاکھ احادیث ہیں
 النبیاء ائمہ مجتہدین فرماتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** یہ تعبیرات جیسے ریح الاوار
 میں کوٹا اور عشرہ محرمین کچھ اور صحت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اور گیارہویں
 و شہ اور سہ منی بو علی قلندر اور حضرت علیہ السلام کے نام کا چادر پر لیجانا مذکورہ بالا میں
 طعام کی تحفہیں اور ایام کی تعین کر اسکے خلاف ہر گونہوں جماعت اور حرام میں یا نہیں
 اس قسم کے طعام کو کھانا مکروہ ہے یا حرام کیونکہ افعال جہاں ان معاملات میں نہایت
 بیشیعہ نہ کفر و شرک کو پہنچے ہوئے ہیں نفع ضرر و توقع منافع اپنے

نفسہ ندر حیدر شاہ اور فقط

اپنے عبادات کی طلب انہیں کیجاتی ہے تو ایسے لوگوں اور ایسے عقائد کی نسبت حکم
 کفر و شرک کا کرنا درست ہے یا نہیں ارقام فرمادیں۔ **الجواب** یہ تعینات بدعت
 ضلالت ہیں اور طحاہ میں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے
 اور جو بنام ان اکابر کے ہے تو داخل مابہل بہ لغیر اللہ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد
 فاسد موجب کفر کے ہیں ان افعال کو کفر ہی کہنا چاہیے مگر مسلم کے فعل کی تاویل لازم
 ہے جیسا اوپر کے جواب میں لکھا گیا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** کا پنجہ کی چور میں
 جو عورتیں ہنپتی ہیں جائز ہیں یا نہیں **الجواب** درست ہیں قل من حرم زینۃ اللہ الا لایۃ
 واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** مسجد کا فرش لسنے وغیرہ دیگر مسجد
 میں ضرورتاً لیجانا اور بعد رفع ضرورت واپس کر دینا یا کرنا جائز ہے یا نہیں ارقام
 فرمادیں **الجواب** ایک مسجد کا مال دوسری مسجد میں بھجانا درست نہیں مگر جو بچے
 والا دیتے وقت اجازت دیوے تو مصداقہ نہیں کہ وہ ان حاجت روائی کر کے واپس
 کر دیں مگر چونکہ اشیاء ہونے اور خراب ہونے کا احتمال ہو تو بقیہ دوسری مسجد
 میں دی دیں تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اگر متولی مہتمم مسجد آمدنی
 مسجد کو دیگر مال میں خلط کر لیوے یا خرچ کر لیوے کہ ضرورت مسجد میں وقت پر صرف
 کر دینا تو یہ تصرف جائز ہے یا خیانت میں داخل ہوگا ارقام فرمادیں **الجواب**
 یہ تصرف ناجائز ہے اور خیانت میں داخل ہے ضمان اسکا متولی کے ذمہ پر واجب ہے
 اور گنہ بھی ہووے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** نوٹ کی خرید و فروخت کمی باری
 پر جائز ہے یا نہیں بالتفصیل ارقام فرمادیں **الجواب** نوٹ کی خرید و فروخت
 بابرہیت پر بھی درست نہیں مگر اس میں حیلہ حوالہ ہو سکتا ہے اور بحیلہ عقد جو کہ

جانز ہے مگر کم زیادہ پر بیع کرنا بڑا ناجائز ہے یہ تفصیل اسکی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعظم
 سوال جو جانور قبروں پر یا نشان یا نشان جھنڈے پر چڑھائے جلتے ہیں مجاہد
 یا کوئی اور انکو پکڑ کر اگر بیع کرے تو انکا خریدنا حلال ہے یا حرام اور خود چڑھانے
 والے کچھ تعزیریں جن میں کرنے خواہ کوئی لیمادے اور اس قسم کے جانور بحیرہ و سائبہ
 میں داخل ہیں یا نہیں اور بحیرہ و سائبہ تلال میں یا حرام مفصل ارقام فراہم ہیں۔
 الجواب جو جانور مالک نے کسی بت یا نشان و قبر کے نام پر چھوڑا وہ مالک
 چھوڑنے والے سے نہیں نکلتا پھر اس کو اگر کوئی پکڑ کر بیع کر دیوے اور مالک
 منع نہ کرے تو اسکا خریدنا مباح ہے اور وہ حلال ہے اور جو جانور مجاہد کو قبض کر لیا
 اور تالیاں مجاہد کی کر دی وہ حرام ہے اسکو خریدنا ناجائز ہے کہ وہ مصیبت کی نشیہ
 مجاہد کے پس آیا ہوا زمین حرمہ مصیبت کے بسبب عقد ہبہ کی ہو گئی ہے اور بحیرہ
 و سائبہ کا سکیم ہی ہے جو اوپر کی زمین لکھا گیا کیونکہ بحیرہ وغیرہ کا کوئی مالک نہیں
 لیا جاتا بلکہ بت کے نام چھوڑ دیتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعظم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
 سوال ہندوستان دار الحرب جو بادار اسلام ملل ارقام فراہم ہیں الجواب
 دار الحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء حال میں ہی اکثر دار اسلام کہتے ہیں
 اور بعض دار حرب کہتے ہیں بندہ اس میں فیصلہ نہیں کرنا فقط واللہ تعالیٰ اعظم۔
 سوال عدم سوال قبر مقدس شہید سے مقتولین سے ہی ہے یا ہر قسم شہداء سے
 اور اولیاء اللہ علیہم الترتیب شہداء اور داخل تحت آیت بل اعیار عند ربہم ہیں یا نہیں
 کیونکہ وہ مجاہد فی النفس ہیں کہ یہ جہاد اکبر ہے فقط الجواب اولیاء اگر امام علی
 بسکم شہداء ہیں اور شمول آیت بل اعیار عند ربہم کے ہیں اور سوال قبر نہ ہونا شہداء

سے بندہ کو معلوم نہیں مگر ان روایت میں آیا ہے کہ شہید کو غائب قبر سے امن ہی
 جاتی ہے اور یہ فضیلت اولیاء عظام کے واسطے بھی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
سوال ساعت موتی ثابت ہوا یا نہیں در صورت جواز یا عدم جواز قول راجح کیا ہے
 اور تلقین بعد دفن ثابت ہوا یا نہیں فقط **الجواب** یہ مسئلہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم
 عنہم سے مختلف فیہا ہے اسکا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا تلمذین کرنا بعد دفن کے اس پر ہی
 مبنی ہے جس پر عمل کرے درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** صلوٰۃ الزنا
 رجب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شعبان اور صلوٰۃ الفجر بہشت مخصوصہ
 ثابت ہیں یا نہیں در صورت عدم ثبوت اسکا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا کبیرہ
 یا صغیرہ کا فقط **الجواب** یہ نمازین باین قیود جو مروج ہیں بدعت ضلالہ ہیں
 جسکا مال کبیرہ کا ہے اگرچہ نفس صلوٰۃ نفل مندوب ہے شرح الکی براہین قاطعہ میں
 دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جس مقام پر تفسیر مصر حسب فقہاء صادق نہ آتی ہو
 قریہ وغیرہ یا جس مصر میں حاکم اور نائب بھی نہ ہو کراچہ سے حدود شرعیہ کرے اور کفایا
 وہاں کے مانع احکام شرعیہ بھی انہوں تو وہاں جمعیہ عیدین قائم کیا جاوے یا نہیں
 اگر ایسی جگہ قائم کر لیں تو صحیح ہوگا یا ظہر ذمہ باقی رہے گی اور حدیث لاجمعة دلا
 تشریح الانبیاء مصر جامع صحیح ہے ضعیف **الجواب** یہ حدیث قول حضرت علی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیح ہے اور اسپر ہی عملد آمد حنفیہ کثر ثم اللہ تعالیٰ کا ہے قریہ میں نماز
 جمعہ ادا نہیں ہوتی کسی حال البتہ قصہ یا شہر میں اگر غلبہ کفار کا ہو اور اپنا امام خطیب
 مقرر کر کے جمعہ ادا کریں جیسا اب مروج ہے تو جمعہ ادا ہو جاتا ہے ظہر ساقط ہو جاتی ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** ہوتا نام چاندی کے درست ہیں یا نہیں اگر درست

ہیں تو کس وجہ سے اور جب گھڑی پانڈی کی جائز ہے یا نہیں فقط الجواب ہوتا
 پانڈی ہونے کے درمیان میں درست لکھے ہیں اور قاعدہ شریعت سے جواز ثابت ہے
 اور گھڑی پانڈی کی درست نہیں گھڑی ایک ظرف مستقل ہے اور ہوتا ہے تاج کی طرح
 مثل گوشت و ثقبہ کے فقط سوال سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں طعام الطعام کرنا جائز
 ہے یا نہیں الجواب سالگرہ یا ودشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم
 اور بعد چند سال کے کھانا وجہ اللہ تعالیٰ کھانا بھی درست ہے فقط سوال ابتدائے
 کتب میں بسم اللہ بچوں کی خاص چار سال اور چار ماہ اور چار روزی میں کرنا ثابت
 اور جائز ہے یا نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف ابتدائے شریف
 کیا تھا ارقام فرادین الجواب ابتدائے کتب کی کوئی قید نہیں اور شرح صاویل
 چار سال کی عمر میں تحفظ والد تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ
 سوال ناف کے تلے ہاتھ نماز میں باندھنا سنت ہیں یا اور پرفاف کے اگر کوئی
 ناف کے اوپر باندھے تو کیا غیر معتد ہو جائے گا اور جمعہ کے سنت چار رکعت فرما
 جلسے یا چھ رکعت اور نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اگر قراءۃ کی نیت سے پڑھ لیوگا
 تو کیا گنہگار ہوگا اور اعتمکان اگر پورے دس روز کا نہیں کیا تو اداسے سنت ہوگی
 نہیں فقط از بندہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ بعد سلام سنون آنکہ خط آیا جواب
 ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا صحیح ہے اور اس مسئلہ میں خلاف شافعی صاحب رحمہ اللہ
 کے اور صحیح فرماتے ہیں اگر کسی نے ناف کے اوپر ہاتھ باندھ لے تو اتنی حرکت سے
 غیر معتد نہیں ہوتا۔ جمعہ کے چار رکعت سنت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک ہیں اور امام ہریم نے چھ رکعت فرمائی اول چار پھر دو جبہ عمل کرے

سوال نمبر ۱۰ شہان سال ۱۳۱۰

۱۲ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا یہ نیت قرآنہ امام صاحب رحمہ منع فرماتے ہیں
 بطور دعا رمضان تک نہیں اگر قرآنہ کی نیت سے پڑھ لیوے گا تو گنہگار بھی نہ ہو گا کیونکہ
 محدثین اور شافعی صاحب رحمہم کے نزدیک سنت ہے لہذا گنہگار نہ ہو گا ۱۲ اعتکاف
 مستنون تو پورے دس رات دل دن کا ہوتا ہے یا نوروز کا اگر چاند ۲۹ دن کا ہوا
 اگر خیال ادا سے سنتہ کا نہیں تو جہد رچا ہے کریمے فقط و السلام سورہ ۲۰ شعبان روز
 ازبندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ کارڈ جوابی آج آیا آج ہی
 جواب لکھتا ہوں اور اس سے پہلے کوئی خط نہیں آیا۔ اگر کسی پر دس برس روزہ رمضان
 کے عمدہ توڑنے کے سبب کفارات ہوں اگرچہ چند رمضان کے ہوں تو سب کا ایک کفارہ
 آتا ہے ہر ایک روزہ کا جہد نہیں ہوتا۔ تبی ختم قرآن کے دعا مانگنا مستحب ہے خواہ تراویح
 میں ختم ہوا ہو خواہ نوافل میں خواہ خارج نماز پڑھا ہو کہ بعد عبادۃ کے نماز ہو یا ذکر اور
 اجابت کی توقع ہے اور جو کچھ کنز العباد وغیرہ میں لکھا ہے وہ قابل اعتبار نہیں جیسے
 بتا بہت ہے کہ بعد تلاوت قرآن کے اور بعد ختم قرآن کے وقت اجابت کا ہے لہذا ختم
 بعد تراویح بھی ممکن داخل ہے اگر اس وقت کی دعا کو واجب اور ضروری جانے تو غیبتہ
 ہے اس کو ہی شاید کنز العباد وغیرہ میں بدعتہ کہا ہو واللہ تعالیٰ اعلم اور ایک دفعہ
 بسم اللہ کا پکار کر پڑھنا ختم میں چاہیے حنفیہ کے نزدیک خواہ فاتحہ کے ساتھ پڑھ
 لیوے خواہ کسی اور سورہ کے ساتھ فقط و السلام سورہ ۲۹۔ رمضان روز چار شعبانہ
 سوال جماعت دوسری کرنا جائز ہے یا نہیں اور دوسری جماعت کے ہوتے ہوئے
 اکیلے نماز پڑھنا کیسا ہے سوال امامت قاری کی بہتر ہے یا عالم کی سوال کسی کا
 کہرا دہو بی کے پاس جانا رہے اور وہ دہو بی کسی کا کہرا اوس کو بدکردار دیکھے اوس

وینام محمد ناصر رضا صاحب مراد آبادی رکن الاسلام

سوال کسی کا کہرا دہو بی کے پاس جانا رہے اور وہ دہو بی کسی کا کہرا اوس کو بدکردار دیکھے اوس

کپڑے کو لینا اور اس سے نماز درست کرنا نہیں ^{سوال} بعض لوگوں کو بندہ نے
 اکثر دیکھا ہے بعد نماز فرماتے ہاتھ سر پر رکھ کر دعائیں پڑھتے ہیں ارشاد فرماتا ہے
 کہ وہ کیا دعائیں فقط از بندہ رشتہ احمدی عنہ اسلام حکیم ^۱ حلقہ دوسری
 کرنا اوس مسجد محلہ میں جہاں نمازی عین میں کر دے ہے تنہا نماز پڑھنا بہتر ہے دوسری
 جامعہ کی شرکت سے گریزاں ہونے کا اندیشہ ہو تو وہاں نہ پڑھے دوسری جگہ جلا جاتا ہے
 اگر عالم ایسا قرآن پڑھتا ہے جس سے نماز ہو جاوے تو قاری کو امام ہونا چاہیے
 اور جو ایسا قرآن پڑھتا ہے کہ نماز ناس ہو تو قاری امام ہووے مگر اگر کپڑا ہو ہی سکے
 یہاں بدل گیا تو اگر اپنا کپڑا اچھا ہے اس کپڑے سے بامدادی ہے اس سے نماز پڑھنا
 اور استعمال کرنا اسکا درست ہے اور اپنا خوب نہا یہ اچھا آیا تو درست نہیں بعض متقی تمام
 اگر نشان نہ لگے تو خود حاجت مند تو استعمال کیسے روز صدقہ کر دیوے ملا بعد نماز کے

مقدم راس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے بسم اللہ الہی لا الہ الاہو الرحمن الرحیم اللہم ارحم
 عنی اللہم الخزن اکی الشیخ کسی عالم سے کرا لینا زبر زبر کی درستی وہ کر دیوینگے فقط و السلام
 سرخندہ و شنبہ یکم صادی الاولیٰ استفتا کیا فرماتے ہیں علمای دین
 مفتیان شرع عین ان مسلمان جو بہ صراحت ذیل عرض کئے جاتے ہیں۔ اول
 زید پیری و مرد پیری کا پیشہ کہ راتھا نفا سے الہی سے فوت ہو گیا۔ مرد یو گون نے
 زید کو ایک جلیل القدر بزرگ سمجھ کر وقت دفن کرنے کے قبر میں ہر چار طرف چھڑکا
 دفن کیا اور پھر سب ستودہ زائدہ حال زید کی قبر کی چار دیواری پختہ بنائی۔ دوم مرد
 لوگ زید کی سالانہ برسی کرنی ہیں یعنی ایک نایخ مقرر کر کے کسی دوسرے بزرگ کی
 غاضد بن سب مرید جمع ہوتے ہیں وہاں پر خطبہ زید کا مریدان حاضرین کو توبہ

دیتا ہے اور نیز ظاہر کرتا ہے کہ زید اس وقت جلسہ ہدائن شریف لائے کہ
 شرک ایک جلسہ ہدائن اور فلان فلان ارشاد فرماتے ہیں شرعاً امورات مذکورہ اصد
 درست ہیں یا خلاف اور جو شخص امورات مذکور کا مرتکب ہوا اس کا امام بنانا درست
 یا نہیں اور وہ شخص کس درجہ میں ہے فتوے مفصل و شرح ارقام فرمایا جاوے۔
 ابھو اسباب قبرین پھر لگانا مکروہ ہے اور فقہاء نے صراحتہً اسکو منع لکھا ہے اور مولانا
 محمد اسحق دہلوی مہاجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تمام ہندوستان کے علمای محدثین کے استاد و استاد
 نادرہ نواسے شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبدالغفر قدس سرہ کے ہیں اپنے مسائل اربعین
 اور مائتہ مسائل میں اسکو منع لکھتے ہیں الفاظ اربعین کے یہ ہیں پختہ سافتن قبر و تعمیر و
 گنبد و چہار دیواری و چوترہ نزد قبر جائز نیست اور عرس کے باب میں بھی جواب یہ ہے
 کہ منع ہے اربعین میں مولانا ممدوح لکھتے ہیں مقرر سافتن روز عرس جائز نیست درغیر
 منظر می نویسد۔ ایچوز الیغیاعہ الجہال بقبور الاولیاء و اشہد امن السجود و الطواف
 حولہا و اتخاذاً سراج و الماس جالیہا و من الاجتماع بعد الجول کا الاعیاد و یستونہ عرسا
 انتہی اور یہ مفہوات کہ شیخ جلسہ میں حاضری اور یہ امر فرماتا ہے اگرچہ بتاویل صحیح شرک
 مگر منجر بشرک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہے تو یہ امر بھی بدعت و ضلال گناہ ست خالی نہیں
 بسبب انجام شرک کے لہذا یہ سب امور ممنوع و خلاف سنت ہیں۔ اگر مرتکب مذکور
 ان امور کا اصرار کرے اور ترک نہ کرے تو امام بنانا اسکو منع ہے گو اس کے پیچھے نماز
 ادا ہو جاتی ہے جب تک فساد عقیدہ اسکا خفق نہ ہو اور بندہ مولانا محمد اسحق مرحوم کے
 فتادی سے یہ نقل کرتا ہے اگر کسی کو شبہ ہو دو دن رسالہ مذکورہ بالا کو مطالعہ کر لے
 اور فصوص حدیث فقہ کو نقل نہیں کرتا اگر اس کے مطالعہ سے عوام ملک خواں ہمارے زمانہ



بھی قاسم بن فطو واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اجوبہ صحیح الحبیب
فخر الدین عفی عنہ گنگوہی

اجوبہ صحیح الحبیب
مکمل محمد

اجوبہ صحیح
سرور علی شاہ عفی عنہ مدرسہ

مظاہر العلوم

اجوبہ صحیح

بہ اجوبہ صحیح

سہارن پور

حبیب الرحمن مدرسہ

محمد اسماعیل مدرسہ

جواب سوالات صحیحین

مظاہر العلوم سہارن پور

عربی دیوبند

عنایت الہی عفی عنہ

جواب صحیح ہے اللہ تعالیٰ ان قبلہ کے مرکب کو ابتداء کی توفیق دیکے اتباع سنت کے

قائم رکھے مستعان احمد عفی عنہ۔ جواب صحیح ہے اور اس عبارت سے گریز بھی کمال درجہ

گراہی ہے احمد علی عفی عنہ خواجہ پوری نادر مال سہارن پور۔ اجوبہ صحیح فضل الرحمن عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح

بہ اجوبہ صحیح ونگرہ فنیج

صحیح اجوبہ

خلیل احمد عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند محمد ادرعنا دات منہ از نطفہ لکھنؤ صدیق احمد مدرسہ حسن بخش

الحبیب حبیب

اجوبہ صحیح

اجوبہ صحیح

محمد اسحق امہوری عفا اللہ عنہ مدرسہ محمد علی عفی عنہ مدرسہ عبد الرزاق

مدرسہ حسین بخش دہلی

حسین بخش دہلی

اجوبہ صحیح

جواب صحیح ہے

اجوبہ صحیح

بندہ محمود عفا عنہ دیوبند محمد حبیب رشید انصاری سہارن پوری بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح

اجوبہ صحیح

اصابن اجاب

محمد یعقوب علی عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند غلام رسول عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند محمد حسین عفی عنہ دیوبند

اجوبہ صحیح۔ حبیب الرحمن عفی عنہ دیوبند۔ من اجاب اصاب محمد بشیر احمد عفی عنہ۔ نام نہ

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ
 زید کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی سے
 معلوم تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہمت منافقین سے بری ہیں اور حضرت
 یوسف علیہ السلام فلان مقام پر ہیں اور عمر و کتنا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
 حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی کے یہ علم نہ تھا فرمائیے کہ زید کا کہنا اور عقیدہ
 ٹھیک ہے یا عمر و کا اگر زید کا کہنا اور عقیدہ ٹھیک نہیں ہے تو عمر و کو زید کے پیچھے من
 پر مبنی کسی چیز جابر ہے یا مکروہ اگر مکروہ ہے تو کس قسم کی کراہت ہے جواب اسکا بخوالہ
 کتب احادیث و روایات فقہ منصفہ کے صاف صاف تحریر فرمائیے بینوا و تو جروا۔
الجواب قبل نزول وحی کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عائشہ ہذا حضرت
 یعقوب علیہ الصلوٰۃ کو کچھ معلوم نہ تھا بعد وحی کے معلوم ہوا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو بے
 اضطراب و حیرانی کیون ہوتی پس عقیدہ عمر و کا درست ہے اور زید کا غلط ہے پس اگر
 عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو خطر صریح ہے
 ایسا سمجھنا او کفر نہیں اور جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے
 تو اندیشہ کفر کا ہے لہذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسری شق میں امام نہ بنانا
 چاہیئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **الحمد للہ** الجواب صحیح محمود حسن غفرلہ
 الحبيب مصيب محمد اسمعيل بيگ بذ الجواب حق و الحق بالاتباع تحقيق



الجواب صحیح
 محمد جان علی



الجواب صحیح



عفا عنہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال فاطر ہونا بوجہ اتہام منافقین کے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا کہ مجھ پر اللہ جل شانہ کا احسان ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری سیرت پر اور عصمت نازل فرمائی اور بعد اسکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منافقین متبعین کو سزا کا فرمانا چنانچہ ماہر مسلم حدیث بردارین و مہوید اسے یہ دلیل تین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نزول وحی کے علم نہ تھا پس نقل زید کا صحیح نہیں ہے قول عمرو کا درست ہے واللہ اعلم و عالمہ



سہروردی سہروردی

محمد ابو الفضل عفا عنہ

اسباب من اجاب جملہ سوال
محمد احتشام الدین عفی عنہ

اسباب من اجاب



محمد وایم علی عفی عنہ

پروکہ عرف میں علم یقینی ہی کو علم کہنے میں پس ثبوت تردد وحی سے پیشتر نفی علم کے لئے کافی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل وحی کے علم برائیتہ نہ تھا چنانچہ حدیث ایک سے علم کا انہو نامعہ طور سے ثابت ہے حررہ عبد الرحمن کان اللہ بہد ووالہ

فی تحقیق اعتقاد و عمر و صحیح درست ہے اور عقیدہ زید کا نقل نفس ہر اور ایک قسم بتا رہا ہے وافر نسبت جناب رسالت آب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت فرماو فقط محمد قاسم علی عفی عنہ



امام دہلوی سہروردی

فی الواقع عقیدہ عمر نہایت صحیح و درست موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہیں لئے کہ جو کچھ رسول کو معلوم ہوتا ہے وہ بغیر کسی معلوم ہی نہیں ہو سکتا چہر زید کا کہنا کہ قبل وحی کے دونوں پیغمبر علیہما السلام کو یہ قصہ معلوم تھا بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔

محمد بہایت النبی عفی عنہ لکھنؤی



نہام

نماز پڑھنا ہے اور وہ انگوٹھی پہننے کی یا روپہ غلٹانہ میں بھول آیا نماز پڑھنے کی
 حالت میں یاد ہوا اب وہ کیا کرے نماز توڑ کر لاوے یا نہیں اور وہ یہ بھی جانتا
 کہ مجھ کو گم شدہ چیزیں بجا کرے گی الجواب اگر احتمال گم ہونے اور نہ ملنے کا غالب ہے
 تو نماز کو توڑ کر لانا جائز ہے ورنہ نماز کو تمام کر کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال
 دو عا میں حق رسول اللہ و ولی اللہ کہنا ثابت ہے یا نہیں بعض فقہاء صحابہ میں منع کرتے ہیں
 اسکا کیا سبب ہے الجواب حق فلان کہنا درست ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو تو نے
 اپنے احسان سے وعدہ فرمایا ہے اس کے ذریعہ سے ملتا ہوں مگر معتزلہ اور
 شیعہ کے نزدیک حق تعالیٰ پر حق لازم ہے اور وہ حق فلان کے یہی معنی مراد
 رکھتے ہیں اس واسطے معنی موہم اور شاہ معتزلہ کے ہو گئے تھے لہذا فقہاء نے اس
 لفظ کا بوجہ منع کر دیا ہے تو بہتر ہے کہ اس لفظ نہ کہے جو افضیہ کے ساتھ تشابہ ہوگا
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال مسجد کی کوئی چیز اپنے صرف کے لئے لانا العبد کو رکھنا
 جائز ہے یا نہیں الجواب مسجد کا مال اپنی حاجت میں لاکر صرف کرنا درست
 اس میں گنہگار رہتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۲
 میں ہے (یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے
 ہمارے ہی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ
 نے کیا مراد لیا ہے الجواب اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی و
 کرنا ہے کہ اس کی سبب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کا ہو اس سے کچھ مناسبت نہیں رکھتے
 کہ ہمارے لئے مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھنا
 مگر توڑنے کا بھی مختار ہے اور کوئی مساواہ کسی بہ سے نہ کہ کوہمارے نہیں ہوتا

پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو فائق محض قدرہ سے ہے اوس کے ساتھ کیا نسبت
درجہ خلق کا ہو سکتا ہے چار کو شاہنشاہ ذیل سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت
و مساوات ہے اور شاہنشاہ مبالغہ و رازق چار کا ہی تو چار کو تو شاہنشاہ سے
مساوات بعض وجوہ سے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی
ہنیک کوئی غزوة برابری کی نہیں ہو سکتی فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق کے
برتر و مغزز و بے نہایت عزیز ہیں کہ کوئی مثل اونسے نہوا نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ
کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق میں تو یہ سب حق ہو مگر کم فہم انہی کج فہم
سے اعتراف بیہودہ کر کے شان حق تعالیٰ کو گھٹانے میں اور اسکا نام جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** عورت کو حالت عدا
زوج میں اپنے والد کی عیادت کو جانا جائز ہے یا نہیں **الجواب** عیادۃ پدر
کے واسطے خرچ معتمدہ کا گھر سے درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال**
حالت جنازہ میں کلام اللہ شریف ایک مقام سے دوسرے مقام پر رکھ دینا جائز
ہے یا نہیں **الجواب** جنازہ کی حالت میں مصحف شریف کا اوٹھانا جزو دل
میں یا کسی شے سے پر کر درست ہے اور جس کرنا حرام ہے اگرچہ دوسری جگہ رکھنے
کے واسطے ہو فقط **سوال** ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالسلام **الجواب**
ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں علماءی حال مختلف ہیں اس میں بندہ فیصلہ نہیں
کرنا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** یزید پرعت کرنا جائز ہے یا نہیں **الجواب**
یزید پر لعنت کرنے میں جو علماء تحقیق کر چکے ہیں کہ وہ ناسب نہیں ہوا لعن کو جائز کہتے
ہیں اور بن کو یہ تحقیق نہیں ہوا وہ سکوت و منع کرتے ہیں یہ احوط ہے فقط واللہ

تعالیٰ اعلم یہ سید احمد عفی عنہ سوال نمٹ کوئٹہ کی طرف سے جو چڑھ ہوا
 دسین گویہ کچھ ہی لگا ہوتا ہے اسکو ہینا درست ہے یا نہیں الجواب اگر گویہ کچھ
 چار انگشت ہے تو یہ لباس مرد کو درست ہے اگر زیادہ ہے تو ناجائز ہے گویہ کچھ ہینا
 مرد کو مطلقاً چار انگشت تک کا جائز ہے نکاح ہو یا بغیر نکاح فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال کنار کے میاؤں میں مثل گنگا و ہردوار وغیرہ میں جا کر مال فروخت کرنا درست
 ہے یا نہیں اگر فرسندار ہو اور اسید فروختی مال کی ہو کہ قرض ادا ہو جائے گا تو کیا
 کرے الجواب ہرگز ناجائز نہیں گناہ کبیرہ ہے اگرچہ قرضدار ہو اور اسب
 فروخت مال اور نفع کثیر کی ہو مطلقاً شرک ایسے مواقع کی حرام ہے فقط سوال تصدق
 کرنا اور ادا اللہ کا مراقبہ میں کیا ہے اور یہ جانتا کہ جب ہم انکا تقدیر باندھتے ہیں تو
 وہ ہمارے پاس موجود ہو جاتے ہیں اور ہم کو معلوم ہوتے ہیں ایسا اعتقاد کرنا کیا ہے
 الجواب ایسا تقدیر درست نہیں اس میں ایشیہ شرک کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسول کبریا فرمادے یا محمد مصطفیٰ فرمادے
 مرد کہ بہر حق حضرت محمد مصطفیٰ میری نسبت فرمادے + کیسے میں الجواب ایسے
 الفاظ پڑھنے محبت میں اور ملوثہ میں باین خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادے
 یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز میں اور بعقیدہ عالم الغیب اور فراموش ہونے کے
 شرک میں اور مجاہد میں منع میں کہ عوام کے عقیدہ کو ناس کرتے ہیں لہذا اگر وہ موجود
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال سلوۃ غوثیہ اکثر مشائخ میں مریض ہو اور سکا پڑھنا جائز
 ہے یا نہیں الجواب بندہ اسکو پسند نہیں کرتا اور نہ جائز جانے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال ایک شخص کو مرض قطرہ ہے اگر حالت نماز میں قطرہ نکل جائے تو نماز توڑے

یا نہیں اگر دوسو اس اس امر کا ہوتا ہو تو کیا کرے الجواب اگر قطرہ کلا خود نماز فاسد
 ہو گئی یہ کیا توڑے گا طرآن جو دوسو ہو تو نہ توڑے بعد نماز دیکھ لیوے اگر
 نکلا ہے تو اعادہ کر لیوے ورنہ نماز ہو گئی فقط سوال کفار کو سلام کرنا جائز ہے
 یا نہیں اگر کسی ضرورت کے سبب ہو الجواب کفار سے سلام کرے مگر مضبوط
 مبارک ہے فقط سوال ایک شخص مسجد میں آیا حالت جماعت میں جب تک نہ ہو کیا
 امام نماز ختم کر کے قعدہ میں تھا وہ شریک قعدہ نہیں ہوا دوسری مسجد میں پوری جماعت
 کے واسطے چلا گیا لہذا اس مسجد کے نکلنے اور شریک جماعت نہ ہونے سے گنہگار ہوگا
 یا نہیں الجواب اس نماز کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا گناہ ہوگا یا عرض کیا صلوة
 سے لہذا اس صلوة میں شریک ہونا چاہیے کہ صورتہ عرض نہ ہوے فقط والسلام علیکم
 اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **اسیبتہ** سوال میلاد شریف آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اس صورتہ سے جائز ہے یا نہیں استفسار کیا فرماتے ہیں علامہ
 دین اس بارہ میں بلا مقرر کئے دن کے میلاد مبارک پڑھانا یا پڑھنا اور بلا رگ بارگانی
 کے نظم پڑھنا جہیں حرام نہ ہوے اور اس نظم میں سوائے تحریف سچی کے اور
 کوئی کلمہ تو یا ضمیمہ یا کہنیا وغیرہ کا نہ ہوے اور قیام وقت ولادت کے کھڑا ہونا اس خیال سے
 کہ وقت پیدا ہونے ہی صلعم کے ملا کر مقررین کھڑے ہوئے تھے اور ستارے جھک
 گئے تھے اور ایام شیر خوارگی میں چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور پیدا ہوتے وقت بعض
 دریا خشک اور بعض جاری ہو گئے تھے اور دیوانخانہ نوشیروان بادشاہ کا چسکے کنگورہ گر گئے
 تھے دہشت سے اور شاہین خوف سے پھاڑوں میں جا چھپے تھے اور طبع طبع کی
 کراستین ظاہر ہوئیں تھیں جسکی روایتیں معتبر موجود ہیں اگر کھڑا ہو جاوے تو کیا ہے اور

سوالات مرسلہ محمدی صاحب برادر دماغ الامور صاحب امر اداوی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

اور بایں خیال کہ ذرا سے مالک کو دیکھ کر سب آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں اور غصہ میں
 دھرتیہ حضرت کو خبر ہو چتی ہے کہ فلان آدمی نے ایسا کیا آپ کو حیاۃ الدنیا جاکر تھک کر کرنا
 بیدار شس کے ذکر پر عاجز ہے یا نہیں اور سنا کہ آپ کے پیر صاحب حاجی اہل اللہ صاحب
 بھی مولود سننے میں جواب تفصیل سے فرمائے **الجواب** مجلس مولود کا منقطع ہوا
 قاطعہ میں دیکھو اور حجۃ قول فضل شائع سے نہیں ہوتی بلکہ قول فضل شائع علیہ السلام
 سے اور اقوال مجتہدین رحمہم سے ہوتی ہے حضرت نعل الدین جلیغ دہلی قدس سرہ فرماتے
 تھے (سب اونکے پیر سلطان نظام الدین قدس سرہ کے فعل کی حجۃ کوئی لانا کہ وہ ایسا
 کرتے ہیں تم کو یوں نہیں کرتے) کہ فعل شائع حجۃ نباشد اور اس جواب کو حضرت سلطان
 بھی پسند فرماتے تھے لہذا جناب حاجی صاحب سلمہ کا ذکر کرنا سوالات شریعہ میں بیجا ہے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **مشید احمد گنگوہی غفر عنہ** **سوال** ایک شخص زانی
 اور شرابی ہے اونکی بیوی اس کے نکاح سے باہر چلی یا نہیں اور اولاد حرام کی ہوئی یا
 حلال کی **الجواب** یہ شخص فاسق ہے نہ کامر اور نکاح فاسق کا فسق سے خارج نہیں
 ہوتا لہذا نکاح قائم ہے اور اولاد حلال ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** بعض علماء
 کہتے ہیں کہ مردہ کی مٹھ اپنے مکان پر شب بیدار کو آتی ہے اور طالب خیرات و ثواب ہوتی
 ہے اور نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے یا امر صحیح ہے یا غلط **الجواب** یہ روایت صحیح
 نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** ایک امام نماز پڑھا رہا ہے وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے
الجواب از سر نو وضو کر کے نماز پڑھاوے کہ بار کے مسائل سے لوگ واقف
 نہیں ہوتے اور استیناف اول بھی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** انگریزی
 چرخہ اور پڑانا درست ہے یا نہیں **الجواب** انگریزی زبان سیکھنا درست ہے

بشطیکہ کوی معصیتہ کا مرتکب نہو اور نقصان دین میں ادب سے نہ آوے فقط
 سوال آریہ سماج کا لیکچر سنا اوس موقع پر کہ شرک پر مہور ماہو ایک کھٹے
 مکان میں کھڑا ہو جاوے تو گناہ تو نہیں ہر الجواب آریہ کے وعظ کو نہ سمجھنے
 کہ احتمال فساد دین کا ہو مگر جو علم ہے اور رد کرے تو کھڑا نہونا جائز ہے ورنہ منع
 واللہ تعالیٰ اعلم شدہ رشیدیہ گنگوہی شوال بازار میں ایک عورت آریہ ہے
 ایک بیک اوپننگاہ جا پڑے تو گناہ تو نہیں ہر الجواب فوراً نگاہ کو روک
 یوسے تو گناہ نہیں اگر دوبارہ قصد دیکھے گا تو گناہ ہے فقط سوال مکان میں
 لیکر اوس میں رہنا یا کر ایہ کو دینا جائز ہے یا نہیں الجواب مکان بہن میں رہنا
 حرام ہے فقط سوال ہزار بار گناہ صغیرہ و کبیرہ کئے اور ہزاروں بار توبہ کی ہے
 اور پھر قصد نفس کہ اب گناہ نہ کرونگا مگر پھر شیطان نے کرادیا اب پھر دل سے توبہ
 کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں الجواب توبہ جب خالص اس سے کرے گا قبول ہوگی
 خواہ کتنی ہی بار ٹوٹے ہو فقط سوال بروقت نکاح چھوڑے کتنا ناجائز ہے یا نہیں
 الجواب چھوڑے کٹانے وقت نکاح کے مباح ہیں مگر اس وقت میں نہ پہنچے
 کہ تکلیف ہوتی ہے عاشرین کو فقط سوال سر کے باون میں بوجہ گرمی کے پان
 کھلوانا جائز ہے یا نہیں اس واسطے کہ باون میں گرمی معلوم ہوتی ہے اس کے
 کھلانے سے گرمی نکل جاتی ہے الجواب سارے سر کے بال منڈاؤے
 یا سارے سر کے رکھے بغض کا رکھنا اور بعض کا منڈانا منع ہے فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشیدیہ گنگوہی عفی عنہ
 سوال استغاثت از اہل قبور خواہ قبور انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام میں بہت

رشیدیہ
 ۱۳۱۱ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقرون مشہود الہا باخیرین بحاجہ تابعین ائمہ مجتہدین
ثابت ہر یانین در صورت عدم ثبوت بدعت و ممنوع بموجب روایات ذیل ہولی یا ہوز
اگر نہیں تو ثبوت جواز کیا ہے اور در صورت اختلاف بدعت و جواز اولے کیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے واللہ انما کان رسول بنییک عن
الآن رسول بعجم بنیک اور امام ابن قیم اغاثہ میں روایت فرماتے ہیں ثنا علی بن
حسین انہ راسے رجلا یحیی الے فرجۃ کانت عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فیہا
فیدعو فہناہ وقال الا احدکم حبیا سمعۃ من ابی عن جدی عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال تحفہ را قبری عبد اولایہم کہم قبور انان تسلیم بلغنی اینما لنت وینا
ولقد جرد اسلف الصالح التوحید وحموا جانبہ حتی کان احدکم اذا سلم علی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم اراد البعاء استقبل القبلة وجعل ظہرہ الی جدار القبر ثم دعا وقال
سلامۃ بن وردان راایت انس بن مالک یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم یسندہ ظہرہ الے جدار القبر ثم یعود نفس علی ذلک الاکثۃ الاربعۃ انہ یستقبل
القبلة وقت البعاء حتی لا یعود عند القبر والینا وکیف یكون دعا الموتی اللہ

عند قبورہم واللاستشفاع بہم مشددا وعلما صالحا وکثرت عنہ القرون الثلثۃ
المفضلة رئیس الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یغیر بہ الخوف الذین یقولون
مالا یفعلون ویفعلون مالا یومرون والینا وکذا لک التابعون کان عندہم منقبون
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالامصارعد کثیر فاستغاثوا القبر احد
منہم لا دعوہ ولا دعوا بہ ولا دعوا عنہ ولا استشفوا بہ ولو کان ذلک منہم نقل افیکون
ذلک نفسا حرمة خیر القرون وچہلوہ وظفر بہ الخوف وعلوہ اور قاضی ثناء اللہ علیہ

سوال بقبر کا پختہ بنانا اور اوپر عمارت و قبہ و روشنی و فرش فروش و غیرہ جو کچھ لوگ کرتے ہیں قابل بیان نہیں حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید ہیں احادیث صحیحہ وارد ہیں اور نا علین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی لعنت فرمائی ہے کہ جو کچھ لوگ تکذیب احادیث کر کے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاء علیہم السلام یا جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء کرام صحابہ و ائمہ مجتہدین کو پیش کرتے ہیں اور منع احادیث و سنت کو منکر انبیاء و اولیاء کہتے ہیں اور دوسرے ایذا رسانی ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حریم اور عرب میں جا کر خلاف شرع انکو نہیں کہتے کیا قرآن احادیث و ان پر نہیں ہے لہذا عرض ہے کہ سب و حریم میں اگر علماء امور مذکورہ کا منع ہونا بیان کریں تو یہ کیا حجت جواز ہو سکتا ہے الجواب ہر گاہ کہ احادیث میں ممانعت ان امور کی وارد ہو پھر کسی کے فعل سے وہ جائز نہیں ہو سکتے اور اعتبار قرآن و حدیث و افعال مجتہدین کا ہے نہ افعال خلاف شرع کا اگر عرب میں اور حریم میں ہو غیر مشرکہ خلاف کتاب سنت رائج ہو گئے تو جواز انکا نہیں ہو سکتا اور جو مان ان بہ مات کو کوئی نسخہ کر سکے تو یہ حجت جواز کی نہیں ہو سکتی اسپر سکوت کی کوئی وجہ نہیں کتاب سنت سے رد کرنا یا اسے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال صلوٰۃ جنازہ و سجدہ تلاوت و غیرہ طلوع و استواء و غروب شمس درست ہو یا نہیں در صورت عام جواز اگر پڑھ لیوے تو ادا ہو گا یا نہیں الجواب عین طلوع و استواء و غروب میں نماز جنازہ سجدہ تلاوت کردہ تحریم ہے مہذا اس وقت میں اگر پڑھ دیوے تو ادا ہو جاتا ہے اور ذمہ سے سقوط ہو جاتا ہے بشرطیکہ ابھی وقت تلاوت آیت کی ہوئی اور جنازہ حاضر ہوا اور جو پہلے وقت مکروہ سے سجدہ کی آیت پڑھے اور جنازہ آیا

مکروہ وقت میں ادا کیا تو ادا نہیں ہوتا دوبارہ پڑھنا چاہیے فقط کذا فی کتب الفقہ
واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** چور و دیگر ظالم وغیرہ اگر کسی مار ڈالیں تو منطوق شہید
ہو گا یا نہیں اور اگر مظلوم کے ہاتھ سے چور وغیرہ مارے گئے تو یہ گنہگار تو نہ ہو گا
الجواب چور اور ظالم اگر مظلوم کے ہاتھ سے مر گئے تو شہید نہیں ہوتے بلکہ
خاسق مرتے ہیں اور مظلوم مارا گیا تو شہید ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** زید
کہتا ہے کہ مصائب میں صبر اور راحت و خوشی میں شکر کرنا چاہیے کہ اسکا امر قرآن
و حدیث میں وارد ہے اور مرد کہتا ہے کہ نہیں بلکہ مصائب امراض وغیرہ میں شکر کرنا چاہیے
یہ حصہ انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوا تھا یہ نعمت ورثہ انبیاء علیہم السلام کی حرمت ہوئی ہے
اور راحت و عیش میں صبر کرنا چاہیے کہ یہ عیش دنیا کا کفاروں کا حصہ ہے لہذا
قل کسکامیصح ہے **الجواب** تکالیف میں صبر کرنا اور نعمت پر شکر کرنا چاہیے اور
تکالیف پر راضی ہونا اعلیٰ درجہ کے اولیائی شان ہے جو اپنے ارادہ سے فدا ہو کر
ہیں وہ دوسری شان ہے اور صبر و شکر بلا نعمت پر دوسری شان ہے فقط واللہ
تعالیٰ اعلم اس میں دونوں قول سبجائے خود صحیح ہیں اور اعلیٰ الاطلاق سب افراد میں
دونوں سبجائے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** کتب اصول میں قاعدہ مقرر ہے
کہ حکم مطلق کو مقتد کرنا اور مقتد کو مطلق کرنا اپنی رائے سے تعویذ واللہ حرام
اسی کو بدعت بھی کہتے ہیں مثلاً مجلس مولود کہ اہل بدعت نے مطلق ذکر اللہ تعالیٰ خواہ
امر و نہی و دیگر سیر و حالات ہوں مقتد کر کے علیحدہ ایک مجلس تہلیل ہے اسم
بسمی لہذا بدعت و حرام ہوئی یا قیام مجلس مولود میں کہ مطلق ذکر اللہ تعالیٰ و ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ و بہر۔ مگر خاص ذکر مولود ہی پر مقتد کرنا

بدعت ہو گیا یا ایصال ثواب الی المبت کے مطلق تھا بلا تعین و تخصیص کے کہ یہ
 چاہو کہ اوہل بدعت نے اس کو مقید بقیود کر لیا ہے یہ تعدی حدود اللہ اور بدعت
 ہے علیٰ ذلک علیہ مجتہدین مسائل اجتہاد میں کہ حکم شارع علیہ السلام مطلق ہے چاہے
 جس فرد یا امور پر بلا تعین عمل کرے جس اہل ذکر مجتہدین سے چاہے دریافت کر کر
 کوئی قید شارع نے مقرر نہیں فرمائی جو مقید کر لیا جائے البتہ نوع واحد پر عمل ہو
 سہولت و اصلاح عوام بالارزوم عتیقہ و وجوب مضائقہ نہیں کہ یہ مطلق ہی ہے
 گر وجوب مقرر کرنا تعدی حدود اللہ ہو کر حرام ہو گا اور صرف مصلحتاً عمل کرنے کو
 وجوب کا عتیقہ کر لینا تغیر حکم شرع ہے اور مثلاً جو لوگ جہاں مجتہدین کو برا کہیں
 وہ خود فاسق ہیں گر حکم شرع کو اذنی وجہ سے مقید کرنا داخل تعدی حدود اللہ
 ہو گا ورنہ لازم ہو گا کہ جہاں مجتہدین و حدیث کی توہین کرن اذنی وجہ سے
 وجوب شخصی کو غیر شخصی کر دیا جاوے گا ایسا نہیں لہذا شخصی غیر شخصی کے دونوں
 امور اور داخل حکم مطلق میں برابر جانے اور کسی مصلحت سے ایک پر عمل کرنے کو
 مناسب مندوب جانے اور عتیقہ و وجوب و ضروری کا ترک تودہ معصیبت ہے
 یا نہیں البتہ واجب تقلید شخصی اور غیر شخصی و دونوں امور من اللہ تعالیٰ ہے
 جس پر عمل کرے عہد امتثال سے فارغ ہو جاتا ہے دراصل یہ مسئلہ درست ہے
 اور جو ایک فرد پر عمل کرے اور دوسری پر عمل کرے اس میں دراصل کوئی عیب
 نہ تھا اور بوجہ مصلحت ایک پر عمل کرنا درست ہے جس فی الواقع اصل یہی ہے لہذا
 جو تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں کہ امور من اللہ تعالیٰ کو حرام کہتے
 ہیں اور جو بدون کسی حکم شرع کے غیر شخصی حرام کہتا ہے وہ بھی گنہگار ہے کہ ان کو

حرام بتاتا ہو دونوں ایک درجہ کے ہیں اصل میں اور سائل خود اقرار کرتا ہے مطلق
 شرعی کو اپنی رائے سے مقید کرنا بدعت ہے یہ قول اسکا صحیح ہے مگر حکم شرع سے
 خواہ اشارۃً ہو یا صراحتہً اگر مقید کرے تو درست ہے پس اب سنو کہ تقلید شخصی کا مسئلہ
 ہونا اور عوام کا اس میں انتظام رہنا اور فساد و فتنہ کا رقع ہونا اس میں ظاہر ہی اور خود
 سائل بھی مصلحت ہونے کا اقرار کرتا ہی لہذا یہ استحسان اور عدم وجوب اسی وقت
 تک ہے کہ کچھ فساد نہ ہو اور تقلید غیر شخصی میں وہ فساد و فتنہ ہو کہ تقلید شخصی کو شرک
 اور ائمہ کو سبب شتم اور اپنی رائے فاسد سے رد فصوص ہونے لگے جیسا کہ اب مشاہد
 ہو رہا ہے تو اس وقت ایسے لوگوں کے واسطے غیر شخصی حرام اور شخصی واجب ہو جاتی ہے
 اور یہ حرمت اور وجوب بغیر کہلاتا ہو کہ دراصل جائز و مباح تھا کسی عارض کی وجہ سے
 حرام اور واجب ہو گیا تو اس سبب فساد عوام کی وجہ سے کہ ہر ایک مجتہد ہو کر خرابی
 دین میں پیدا کرے خود مولوی محمد حسین بنیادی ایسے مجتہدین ہیں کہ ان کو فاسق کہتے ہیں پس
 اس نفع فساد کے واسطے شخصی کا واجب ہونا اور غیر شخصی کا ایسے جہاد کے واسطے
 حرام ہونا اور عوام کو اس سے بند کرنا واجب ہوا اور اسکی نظیر شرع میں موجود ہے
 لہذا یہ تقلید مطلق کی نفس سے کی گئی ہے نہ بالرائے دیکھو کہ جناب فخر عالم علیہ السلام
 نے قرآن کا پڑھنا ہفت زبان عرب میں حق تعالیٰ سے جائز کرایا اور علی سبیل اللہ
 کسی لغت میں پڑھو جائز ہوا اور اس واسقہ کو آپ نے علیہ السلام بڑی شقہ و سعی سے
 طلال کرایا اور حق تعالیٰ نے اجازۃ فرمائی مگر جب اس اختلاف لغات کے سبب باہم
 نزاع ہوئی اور اندیشہ زیادہ نزع کا ہوا تو باجماع صحابہ قرآن شریف کو ایک
 لغت قریش میں کر دیا گیا اور سب لغات جبراً موقوف کر دی گئے کہ جملہ دیگر

فساد کے مسامحہ بلادے اور حیرانچسپ بن گئے دیکھو یہاں مطلق کو مستحکم کیا
 مگر بوجہ فساد اس کے لئے ایک تعلقہ غیر شخصی کرنے میں فساد خا ہر ہے اس میں
 کسی بشرط انصاف انکار نہ ہوگا تو اگر واجب بغیر شخصی کو کہا جاوے اور غیر شخصی کو
 منع کیا جاوے تو یہ بالراسے نہیں بلکہ حکم نفس شارع علیہ السلام کے ہے کہ رفع
 فساد واجب ہر خاص نام پر ہی حاصل جو کچھ سائل نے لکھا وہ درست ہے مگر یہ اعداد و
 شمار ہے کہ فساد نہ ہو اور خاص کے واسطے نہ تمام کے واسطے اور یہی حالت موجودہ میں
 جو بہتر خود مشاہدہ ہو رہا ہے وجوب شخصی کا بالراسے نہیں بلکہ بالانفس ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعظم سوال مسعودۃ عشر اگر ایک مثل پر پڑ دیا جاوے تو جو باوچی
 یا نابل اعادہ ہوگا الجواب ایک مثل کا مذہب قوی ہے لہذا اگر ایک مثل پر
 مصر ہے تو ادا ہو جاتا ہے اعادہ نہ کرے فقط واللہ تعالیٰ اعظم سوال اگر
 حالت مرض و سفر وغیرہ میں جمع بین المسلمین کر لیوے تو جائز ہے یا نہیں کیونکہ
 شدت مرض و سفر سخت کی تکالیف میں فوت ہونے کا اندیشہ قوی ہے اور اس کے
 جواز پر حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کا ساکت بھی ہے کہ مصنفی شرح
 موطا دین فرماتے ہیں مختار فقیر عازست وقت مذرو عدم جواز بغیر عذر اور مولانا
 عبدالحی صاحب مہم جی جواز کے قائل ہیں مجبور فتاویٰ میں لہذا ایسے عذرات میں
 آپ کے نزدیک جی جواز ہے یا نہیں الجواب یہ مسئلہ عمل کرنے کے مقابلہ کا دوسرے
 امام کے مذہب پر ہے تو وقت ضرورت کے جائز ہے عامی کو کہ اس کو سب کو حق
 باننا چاہیے اگر اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری ہو تو دوسرے
 امام کے قول پر عمل کر لیوے اس قدر تنگی نہ آوٹھاوے کہ یہ موجب ضرر اور جمع بین

ہو جاتا ہے فقط یہی مذہب اپنے اساتذہ کا جیسا استاد اساتذہ شاہ
 ولی اللہ رحمہ نے لکھا ہے فقط **سوال** بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تشہد میں صیغہ خطاب السلام علیک ایہا النبی کی
 بجائے السلام علی النبی صیغہ غائب سے بدل لیا تھا چنانچہ اصحیح بخاری میں حضرت
 عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے اور فتح الباری و معنی وغیرہ شرح مشہد
 اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسکی روایت فرماتے ہیں لہذا جبکہ خود صحابہ رضی اللہ
 عنہم نے صیغہ تعلیلہ خطاب کو بدل دیا اور پسند نکمیا تو معلوم ہوا کہ خطاب غائب کو
 یا انا جاز ہے یا اولے نہیں بہر حال صلوٰۃ و سلام میں یا تشہد میں خطاب کا نہ کہنا افضل
 ہے جیسا کہ صحابہ کا معمول تھا یا نہیں جیسا کہ معمول زمانہ ہے اگر نہیں ہے تو وجہ کیا ہے
 اچھا اسباب اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام کرتے
 ہیں وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے یا السلام علی النبی کہے اور جبکا عقیدہ
 یہ ہے کہ سلام صلوٰۃ آپ کو پہونچایا جاتا ہے ایک جماعت ملائکہ کی اس کام کے واسطے
 مقرر ہے جیسا امام زین العابدین آیا ہے تو دونوں طرح پڑھنا مباح ہے پس بعد اس کے
 سنو کہ اگر ابن مسعود نے بعد وفات شریف کے صیغہ بدل دیا تو کوئی حرج نہیں کہ مصلوٰۃ
 یہ کیا ہوگا اور جو اہل تعلیم کے موافق پڑھا جاوے جب بھی حرج نہیں کہ مقصود حکایت ہے
 و کیونکہ خیانت فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے بیوت میں اور کتبہ اور
 بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب درست تھا
 اب کیا وجہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو وہاں بھی ملائکہ
 پہونچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدلنا کوئی ضرر نہیں اور اس میں

تعلیم بعض صحابہ کی ضرورت نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ ارشاد فرماتے کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مست کرنا بہر حال مسینہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اسی طرح اور مراد بعض صحابہ کی کسی مسئلہ کی وجہ سے فقی یا اجتہاد نہ پایا استحضار تھا نہ وجوہاً اسی سلسلے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متنازعہ اس مسینہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل مسینہ کی ضرورت نہیں لکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اپنی مسجد میں کہ لوگ وہاں دعوات ممنوعات وغیرہ مثلاً ثویب بعد اذان کہتے ہوں جانا اور نماز جماعت میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ ابن عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما ایک مسجد میں ثویب سکر چلے آئے تھے اور فرمایا تھا کہ ٹکڑا اس بدعتی کی مسجد چنانچہ ترمذی شریف اور فتح القاری و بحر الرائق وغیرہ میں جو روای عن مجاہد قال رخصت مع عبد اللہ ابن عمر مسجداً وقد اذن فیہ ثویب المودن فخرج عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما من المسجد وقال اخرجنا من ہذا المبتع اور فتح القاری بحر الرائق عینی شیعہ کنز وغیرہ میں جو روای ان علیاً رضی اللہ عنہما را می موداً یثوب فی اعشار فقال اخرجوا ہذا المبتع من المسجد ایجاب یہ بدعتی فی العمل حتی اگرچہ گناہ ہو اور ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہ کریں مگر چونکہ اس زمانہ میں اتنی انسانیت بہت تھی اور جبکہ ایسے شخص متقی کا اقتدا حاصل ہو سکتا تھا اور کوئی حرج نہ تھا تو آپ چلے آئے مگر اب یہ امر نہیں تو ایسے جزوی امور پر تشدد مناسب نہیں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی تھی جب مدینہ میں آیا تھا حالانکہ وہ فاسق تھا لہذا اب بھی ایسے نازک وقت میں ایسے جزوی امور پر ترک جماعت کرنا موجب زیادہ نزاع کا ہے اس پر ہمیں رکھنے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** رجوع امام صاحب مذہب ائمہ ثلاثہ

وصاحبین رحمہما اللہ ایک مثل ظہر ثابت ہو یا نہیں **الحجاب** رجوع امام رضا
 بندہ کو معلوم نہیں بلکہ خود امام صاحب کی ایک روایت اس باب میں موجود ہے
 اور یہ ہی مذہب صاحبین کا ہے لہذا یہ مذہب قوی ہے مگر رجوع کی روایت بندہ
 کو معلوم نہیں لہذا اگر کوئی حنفی ایک مثل پر عمل کرے ظام نہیں اگرچہ احوط عصر کا
 بعد و مثل کے اور ظہر کا قبل ایک مثل کے پڑھنا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال سفر سعادت میں در باب صوم رجب فرماتے ہیں و جب راز روزہ دین

نہی فرمودہ والیثنا و در باب روزہ رجب و فضل آن چیزے ثابت نشدہ بلکہ
 کراہیت واروشدہ عبارت مذکورہ سے مطلق رجب میں روزہ رکھنا منع و مکروہ
 معلوم ہوتا ہے یہ ہی صحیح ہے یا مراد اس سے کوئی خاص روزہ ہے جس کو نہاری
 وغیرہ کہتے ہیں **الحجاب** رجب کا روزہ رکھنا مباح و جائز ہے مگر خصوصیت کسی
 تاریخ کی کرنا یا اس کو سنون اور دیگر ایام سے افضل جاننا یا زیادہ خوب
 ثواب جاننا اس کو مکروہ و بدعتہ کہتے ہیں ورنہ جیسا تمام سال ہے جب بھی
 ایک ماہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور نہاری لکھی کچھ نہیں اسوجہ سے بدعتہ لکھا
 ہے فقط از پانی پت نہم شعبان ۱۲۱۷ھ یوم شعبہ - مشفق مہربان میان غزالین
 سلمہ از عجب الرحمن عفی عنہ بعد سلام سنون واضح ہو کہ میں بیماری متعلقین اور
 معالجہ چشم خود کی فائزین چن۔ ماہ سے تھا اسوجہ سے خط و کتابت بند ہے اب بھی
 میں پرہیز میں ہوں جو سلمہ سہل اور کم غور کا ہوتا ہے اسکا جواب لکھتا ہوں
 اور زیادہ خط و کتابت نہیں کر سکتا کیونکہ حکیم صاحب کی طرف سے کام کرنے کی
 منہا ہی ہے۔ تمہارے مسنون کا جواب یہ ہے نماز پڑھنے میں گھٹنہ کا اعتبار نہیں ہے۔

زوال شمس سایہ اسی چھوڑ کر ایک مثل کے انداز میں یا ظہر پڑھ لینی چاہیے اور
 سوائے سایہ اسی کے ایک مثل کے بعد بروایت مفتی بر وقت نماز عصر ہو جائے
 اور جمع امام صاحب کا حال پھر پوچھنا عصر کی نماز بعد ایک مثل کے ہو جاتی ہے
 اعادہ کی حاجت نہیں ہوتی اور تادون سے جی سناؤ کہ ہزارہ روزہ کی کچھ اصل
 نہیں اور سب نفل روزوں کی برابر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب العبد عبد الرحمن
 بقلم عبد السلام غفرلہ نہم شعبان ۱۳۱۲ھ یوم شنبہ از پانی پت عبد السلام خفجہ کا سلام
 سوال حدیث اجمالی کا نجوم الخ کیا معنی محمد بن مونسوع ہے اگر نہیں ہے تو یہ کہنا

کہ یہ حدیث جھوٹی بناوٹی ایک زمل ہے اور بے دینی اور بد مذہبی ہے گستاخی
 نسبت حدیث اور گناہ ہے یا نہیں الجواب یہ حدیث مونسوع نہیں اور اسکی
 تائید دوسری حدیث سے موجود ہے اختلاف امتی رحمۃ اللہ علیہ کلام کرنا خود
 جرأت حصہ بدینی کا ہے اور بتاویل کہنا گناہ نہیں زمل کہنا اسکا اگر فسق ہو تو
 عجب نہیں کہ میاں کی نسبت حدیث کے ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال کہی قیاد
 مسافت سفر میں نماز قصر کرنا چاہیے حسب اعادیت صحیحہ الجواب چار برید کے
 سولہ میل کی تین منزل ہوتی ہیں حدیث موطاء مالک سے ثابت ہوتی ہے
 مگر مقدار میل کی مختلف ہے لہذا تین منزل جامع سب اقوال کو ہو جاتی ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم سوال فرسخ اور میل کی تحدید معتبر کیا ہے الجواب فرسخ
 تین میل کا اور میل چار ہزار قدم کا لکھتے ہیں مگر یہ سب تقریبی اور ہیں اصل میل اس
 مسافت کا نام ہے کہ نظر میل کرے اور یہ بھی مختلف ہے وقت اور محل اور اس کے
 متبایہ واللہ تعالیٰ اعلم سوال مکان وغیرہ ایسے لوگوں کو کرایہ پر دینا کہ جو

شراب و دیگر محرمات اوس میں فروخت کرتے ہوں یا خود افعال خلاف شرع
 ممنوعات اوس میں کریں یا کفار کہ وہ اوس میں بت پرستی کریں منع اور دخل
 اعانت علی المعصیۃ ہوگا یا نہیں **الجواب** ایسے کو کرایہ دینا مکان کا درست
 نہیں حسب قول صاحبین کے اور امام صاحب کے قول سے جواز معلوم ہوتا ہے
 کہ مکان کرایہ دینا گناہ نہیں گناہ بفضل اختیار سی مستاجر کے ہے مگر فتویٰ اس پر ہے
 کہ نہ دیوسے کہ اعانتہ گناہ کی ہے لا تعاون علی الاثم والعیوان فقط واللہ تعالیٰ
 اعلم **سوال** کیا تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے زید کہتا ہے کہ عموماً حرام ہے کیونکہ
 احتکار ہے اور احتکار حرام ہے آیا قول زید صحیح ہے یا نہیں **الجواب** احتکار کی
 حرمت اوس وقت ہے کہ عامہ کو ضرر پہنچا دے یا بدنتی سے اپنے فتنے کو عوام کے ضرر کا
 امیدوار ہو کر گرائی کا اشتہار کرے فقط ورنہ در صورت دونوں امر کے نہ ہونے
 کے گناہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** گردن کے بال منڈانا درست ہیں یا نہیں
 اور یہ سر میں شامل ہے یا الگ ہے اگر الگ ہے تو کس مقام سے اور وارھی کا خط
 بنوانا جائز اور ثابت ہے یا نہیں اور پنڈلی اور ران کے بالوں کا مونڈنا درست ہے
 یا نہیں **الجواب** گردن جب عضو ہے اور سر جہاں لہذا گردن کے بال منڈانا درست
 سر کا بخور علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے اوس سے تینچے گردن ہے فقط
 ریش کا خط درست کرنا درست ہے اگر کسی کے بال رخسار پر سیٹھ موی ہوں اور
 نہ منڈانا اوسے ہے اور پنڈلی اور ران کے بال کا دور کرنا درست ہے کہ آپ علیہ السلام
 تمام بدن پر سوا سے چہرہ کے نورہ کرتے تھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال**
 کتب غیر مذہب و مبتدعین وغیرہ کی تجارت و طبع و اشاعت کرنا کہ اوس میں ابطال

مذہب حق اور تائید مذہب باطلہ ہوتی ہے منع و ناجائز ہے یا نہیں الجواب
 ایسی کتب کی تجارت حرام ہے کہ وہ خود معصیت کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اشیاء مسجد فروش غیر بعد خراب ہو جانے یا تو
 زائد ہونے کے دوسری مسجد میں صرف کرنا قیمتا یا بلا قیمتا جائز ہے یا نہیں اور
 تیل مسجد حجرہ مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں کیونکہ دینے والا کچھ تیس حجہ کی
 نہیں کرتا ہے الجواب فروش بوریہ وغیرہ مسجد کا جب مسجد میں اور کسی حاجت کے
 یا ٹوٹ کر خراب بیکار ہو جاوے تو مالک کا ہو جاتا ہے مالک جسے اول و آخر
 تو وہ چاہے فروخت کر کے اس مسجد میں صرف کر دیوے یا دوسری مسجد میں
 دیدیوے خود کام میں لارے اس پر فتویٰ بعض علماء نے دیا ہے اور تیل مسجد کا
 حجرہ میں جلانا درست نہیں عام لوگوں کی نیت مسجد میں جلانے کی خاصیت ہوتی ہے
 اگر دینے والا تصریح حجرہ میں جلانے کی کر دیوے تو درست ہے ورنہ دراصل غنا
 خاص مسجد میں دینا غرض ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** نکاح بان شرط
 کہ بعد ایک ماہ کے طلاق دید و نگا خواہ اس نفل کو عقد میں لایا ہو یا دل میں رکھا
 ہو یا ناکہ کیسے اور سے کہا ہونا جائز ہے یا نہیں الجواب نکاح بشرط طلاق بعد
 یکماہ تو بحکم مستند کے حرام ہے اگر زبان سے یہ شرط کیجاوے اور جو دل میں ارادہ
 ہے عقد میں ذکر نہیں ہوتا نکاح صحیح ہے کہ عقد میں اعتبار الفاظ کا ہوتا ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** کوڑ میں مرقع پیسہ نمین میں داخل ہیں یا نہیں اور
 سلیمین جائز ہے یا نہیں الجواب سب خرمہ اور فاس نقد میں داخل نہیں
 حنا اشکین جھما اسکی سلم بھی درست ہے مگر امام محمد رحمہ فاس کو نقد فرماتے ہیں اور

اور سلم کو اس میں ناجائز کہتے ہیں اگرچہ یہ سلم حسب ہب شیخین درست ہے مگر موجب
 تنہ کا اور عوام کے نزدیک سبب طعن کا ہے تو احتیاط چاہیے فقط ^{۲۳}سوال جنگی مسلمان
 کہ جبکا پیشہ پاخانہ اوٹھانے اور اسکی بیع ہی ہوتی ہے اس کے یہاں کا کھانا اور اسکا مال
 تعمیر مساجد میں صرف کرنا منع ہے یا نہیں الجواب پاخانہ اوٹھانے کی اجرت مباح ہے
 وہ مال بھی حلال ہے اگر کوئی فدا عقیدین ہو لہذا تعمیر مساجد میں صرف کرنا بھی درست ہے اسکی
 اجرۃ صفائی مکان کی ہے پاخانہ کی قیمت نہیں جو شبہ کراہتہ کا ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم
^{۲۴}سوال اجرت پر ختم کلام اللہ شریف کرنا ایسے لوگوں سے جنہوں نے شخص اپنی روزی
 اسکو ہی شہیرا لیا ہے ناجائز ہے یا نہیں الجواب قرآن کے پڑھانے کی اجرۃ کے
 جواز پر تو فتویٰ متاخرین کا ہے سواہمیں کیا تکرار ہو گرا ایصال ثواب کرنے کو پڑھکر اجرۃ
 لینا حرام ہے کہ اجرت علی الطاعت ہے تعلیم کی اجرۃ تو ضرورہ جائز کی گئی ہے ایصال
 ثواب میں نہ ضرورہ ہے نہ کوئی حرج دنیا و دین کا مقصود ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
^{۲۵}سوال جماعت کے اوقات معینہ کے قبل اگر کچھ لوگ جماعت کر لیں خواہ معینہ جماعت
 کے یہ لوگ ہوں خواہ باہر کے تو انکی جماعت ہوگی یا معینہ اوقات والوں کی الجواب
 مسجد محلہ میں حق امام و مؤذن و اہل محلہ کا ہے اور جماعت کرنا انکو ہی لایق ہے لہذا اگر
 دوسرے لوگ جماعت کریں گے تو ثواب جماعت کا انکو گا اور جماعت اولے اہل محلہ کی ہوگی
 اگر انکو جلدی ہے تو دوسری جگہ جاکر جماعت کر لیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر یہ
 بھی اس ہی محلہ کے ہیں اور چند آدمی ہیں جب بھی حکم ہے فقط ^{۲۶}سوال اگر تنہا تو اہل
 وغیرہ میں رفع یدین محض بخلوص نیت اتباع و محبت کے کر لیا کرے کہ یہ سنت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اہل حدیث معینہ کثیرہ متواترہ و علی صحابہ محدثین و مجتہدین بعض اوقات جماعت

سے ثابت ہے تو ایسی صورت میں اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں الجواب مفید خفی کے
 نزدیک بابتلہ اپنے امام کے یہ فعل نکرنا چاہیے کہ اوتنے نزدیک اس میں احتمال
 نسخ ہے اور منسوخ پر عمل درست نہیں ہوتا مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انگشتہ می سونے کی اور حریر پہنکر منسوخ فرمادیا اب کوئی باتبع حدیث اس عمل کو
 کرے تو کب ملال ہوگا پس ایسا ہی اس فعل پر عمل کرنا خفی کو نہیں چاہیے کہبتہ
 اگر محقق عالم ہے اور استنباب اس فعل کا جرم مثل قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہو تو
 اگر کرلیوے تو مضائقہ نہیں مگر اتباع حدیث کی بہت سے امور میں اس فعل شبہہ
 کے کرنے میں کیا بڑا ثواب امید کیا جاتا ہے جو انجام اسکا فساد ہو اور فعل سبب ترک
 واجبات کرنا پڑے اور تو اتنے سے اسکا ثبوت اولاً محل کلام پر نہایت متواتر فعل بھی ہے
 منسوخ ہو جاتا ہے نفس ثبات سے جواز عمل نہیں ہو جاتا بہر حال صحابہ میں یہ مسئلہ مختلف
 ہو چکا ہے۔ عدم رفع بھی بہت صحابہ کا مذہب ہے لہذا غیر رافع ہی متبع حدیث و صحابہ کا یہ فقط
 واللہ قل لے اعلم سوال رفع سبابہ میں عقد شرمع قعود و شہد سے اور رفع
 وقت شہادت کے سنت صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں باوجود ثبوت اسکے حال کو برائے
 اور لا مذہب کہنا کیسا ہے اور یہ مذہب خفیہ میں بھی ثابت ہے یا نہیں الجواب
 عمل رفع سبابہ کا تشہد میں سنت ہے اسکے عامل کو برا جاننا زہون اترحق لعال
 اس کو ہدایہ قرار دے اور خفیہ بھی اسکی نسبت کے مقررین اسبر لا مذہب کہنا سخت
 نازیبا ہے فقط سوال سورہ فاتحہ صلوة جنازہ میں پڑھو یا نہیں اور اگر تکبیر آخرین میں
 بھی سجاے دعا پڑھ لے تو جائز ہے یا نہیں الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام صاحب
 حدیث سے ممانعت قرآن کی نماز جنازہ میں ثابت کرنے میں اگر دما کی طرح پڑھ

درست ہے توجیب نہی اور جواز دونوں حدیث سے ثابت ہیں اور مسئلہ مختلف تو
ایسے فعل کو کرنا کیا ضروری ایسے افعال کر کے لاندہیب مشہور ہونا ہوتا ہے اتقوا
مواضع التہم خود حکم شارع علیہ السلام کا ہے مستحب مختلفہ کو ادا کر کے فساد برپا کرنا کسی
نزدیک جائز نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{۱۹}سوال صلوٰۃ جنازہ اگر بسبب عذر مطلق
مسجد میں پڑھ لیجائے تو درست ہے یا نہیں الجواب عذر کے سبب کہ جب بسبب مطلق
کے نہو اگر چہ لیوے تو مضائقہ نہیں ورنہ یہ بھی مسئلہ مختلفہ ہے اسکو کر کے محل
طنین بننا لائق نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{۲۰}سوال اگر قضا رجبہ صوم رمضان کے
سبب کفارات ہوں خواہ دو رمضان کے جمع ہوں تو کفارہ ایک ہی کافی ہو گا یا
ہر ایک صوم کا علیحدہ اور اگر طالب علمی میں کفارہ نکر کے تو بعد فرائع علم درست ہے یا نہیں
الجواب کفارات میں تاخیر ہو جاتا ہے اگر دس روزہ رمضان کے خواہ ایک ماہ
خواہ چند سال کے جمع ہوں تو ایک کفارہ کافی ہے اور اگر بعد فرائع طالب علمی کے
کفارہ دیوے تو بھی درست ہے مگر جب تک طاقت صوم کی ہے اطعام جائز نہو گا فقط
واللہ تعالیٰ اعلم ^{۲۱}سوال بعد تکبیر فرض فجر کے شریک جماعت ہو جاوے یا نہ
پڑھ کر در صورت پڑھنے کے کس جگہ خاب و غائب مسجد یا داخل مسجد اور در صورت
شریک جماعت ہو جانے کے بعد فرض کے سنت پڑھے یا نہیں الجواب اگر
جگہ سنت پڑھنے کی پردہ میں نہیں تو شریک فرض کی جماعت کا ہو جاوے شرط ادا سنت
کی ایسی حالت میں یہ ہو کہ پردہ سے پڑھے اور ایک رکعت امام کے ساتھ پالیوے
اور جماعت کے روئے و کھڑے ہو کر پڑھنا سخت معصیت ہے اور جب یہ سنت رہ گئی تو بعد فرض
کے کہیں بھی نہ پڑھے بلکہ اگر پڑھنا چاہے تو بعد طلوع شمس کے پڑھے کہ نفل ہو جاوے

بعد فرض فجر کے نفل کو مطلقاً منع حدیث میں فرمایا ہے یہ سلسلہ بھی مختلف ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** مال حرام مثلاً مذریعہ سود و زنا و لہو تماشا ڈھول تاشا
 و تجارت ممنوعات شراب و تصویر وغیرہ سے حاصل کیا ہو ایسے مال کے عوض بیع کرنا
 اور شتر کی کو ادس مال کا لینا حرام ہے یا حلال **الجواب** جبکہ مال حرام ہے
 اس کے باقہ اگر حلال اپنا مال بیع کرے گا تو حرام حرام ہی رہے گا حلال نہیں ہو جائیگا
 حرام شے ہر جگہ حرام ہی رہتی ہے البتہ مال کے پاس اگر پہنچ جاوے تو حلال ہو جاوے گی
 کہ وہ ان اول بھی حلال قبیح ہو ان جا کر بھی حلال ہو جاوے گی کہ وجہ حرمت کی رفع ہو گئی
 ورنہ جہاں تک وہ پہنچے گی حرام ہی رہے گی جب تک فزیر حرمتہ اس کا نہ ہو جائے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** بال سر کے گردن کے نیچے لٹکا لینا جنکو کا کلین بھی
 کہتے ہیں بازو یا ہنہین اور کا کلون کو جو فعل ہو اور منع حدیث میں فرمایا ہے
 اس کے کیا معنی ہیں اور بال کا وزن سے نیچے رکھنا جو سنت سے ثابت ہیں اس کے
 کیا معنی ہیں اور کا کل یعنی فعل ہو اور مشابہت عورات سے ہیں یا ہنہین **الجواب**
 بال سر کے جہاں تک چاہے بڑھالیوے درست ہیں مگر بعض سر کا سنڈانا اور بعض کا
 رکھنا مشابہت ہو رہے ہے یہ کمرہ ہے اور تمام سر کے بال بڑھانا نہ یہ کا کل ہے اور نہ
 یہ ممنوع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کا کل یعنی حلق بعض و ترک بعض فعل ہو کا او
 منع ہے اور بال بڑھانا جو سنہ سے ثابت ہے وہ منع نہیں اور کو کا کل کہنا
 اصطلاح جدید ہے اور مشابہت عورتوں کی جب ہووے گی کہ عورتوں کی طرح چوٹی نوڈ
 ورنہ کوئی مشابہت نہیں نہ کراہتہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** جو لوگ کہ حضرت
 مولانا محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کو غیر مقلد کہتے ہیں کہ مجتہدین رحمہما اللہ کی تقلید نہیں

کرتے تھے آپکے نزدیک یہ قول صحیح یا نہیں اور مولانا صاحب مرحوم کی تالیفات سے اس امر کی تصریح ہو سکتی ہے یا نہیں **الجواب** بندہ نے جو کچھ سنا ہے مولانا مرحوم کا حال وہ یہ ہے کہ جب تک حدیث صحیحہ غیر منسوخ ملی اور سہر عمل کرتے تھے اگر نہ ملتی تو امام ابو حنیفہ رحمہ کی تقلید کرتے تھے واللہ تعالیٰ اعلم اور بندہ نے اونکی زیارت نہیں کی جو مشاہدہ اپنا لکھوں اور اونکی تصانیف سے بھی غائب رہا یہی نکلے گا واللہ تعالیٰ اعلم سوال اگر بوجہ نلنے پانی یا مٹی کے وضو و تیمم کر دے تو نماز کس طور پر پڑھنی چاہیے یا قضا کر دیوے **الجواب** اگر ایسا موقع ہو جاوے تو وہاں تشبہ بالمصلین کرے اور نماز کو قضا کر لیوے یہ مذہب امام صاحب علیہ الرحمۃ کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال چیتے وغیرہ سباع جانوروں کے چمڑوں پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے جو احادیث کثیرہ میں ممانعت فرمائی گئی ہے چنانچہ **ترمذی شریف میں ہے** ان ابی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ان تفرش بہا اور ابو داؤد میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بس جلود السباع والروکب علیہا اور نسائی میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میاثر النور و جلود السباع انتہی ان احادیث کا مطلب کیا ہے کیونکہ بالعموم عوام و خواص اسکو مصلی بنانے میں دیگر ضروریات بستر فرش وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں بالخصوص اہل علم و فضل اور کوئی کراہت تک بھی نہیں خیال کرتا لہذا وجہ عدم کراہت در صورت جواز استعمال کیا ہے **الجواب** استعمال غیر بد بوجہ جلد سباع کا تو حرام ہے اور لہجہ و باغہ کے استعمال اور سکا مکروہ تنزیہ ہے بوجہ عادتہ متکبرین کے اور اثر بد جانور کی اور استعمال اونکا ترک اولیٰ جائز ہے حرام نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال مساجد کے بلند کرنے اور زیب زینت و نقش و نگار طائی و نفی و غیرہ کچھ
 حرام کرتے ہیں اما دینہ سمیر کثیرہ میں ایسی منافست وارد ہے اور فعل یہود سے شاہد بہت
 دی گئی ہے چنانچہ ابو داؤد میں بر امرت تبشیدہ المساجد قال ابن عباس لشر منہا کما
 زخرفت الیہو والنساری لہذا حسب احادیث امور مذکورہ منہج و حرام ہونگے پھر
 اگر جواز یا استحباب جیسا کہ معمول زمانہ ہے اگر ہو تو ارقام فزاہن الجواب فخر دین
 مساجد کا اونچا کرنا حرام ہے اور جو شوکہ و ابہتہ اسلام کے واسطے کرے سبیل ہے جیسا
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ نے کیا کہ کسی صحابی نے اونپر انگار و رونق فرمایا اگرچہ آثار
 سابق کی بنا کو مستحسن جانتے تھے یہی دلیل جواز کی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
 سوال یہ معنی شعرار سے محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے ہے حضرت میں
 بندہ کی حقیقت میں خدا جاننے یا محو کو خدا جاننے خدا کو مسطنے جانے کوئی سمجھے تو کیا
 سب سے کوئی جانے تو کیا جانے خدا کو مسطنے کے لئے کہ نہ میں اور اک عاجز ہے محمد کو خدا جاننے
 خدا کو مسطنے جانے وہی ہے ایک دریا اور کسی یونین دو عالم میں ہے غریق قائم عرفان
 ہو تو سب یہ باہر جانے ہے احد سے صورت احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا ہے بھلا کچھ سطح کوئی
 اسکا مرتبہ جانتے ہے چاند بکلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا ہے شکل انسان میں
 خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا ہے اس میں اور بہت و رسالت میں فرق نہیں جانتے اور یہ بظاہر
 کفر ہے لہذا انکا پڑھنا بالخصوص مجمع عوام میں اور نیز حدیث کرنا کیسا ہے کفر ہے نہیں
 یا جائز ہے اور در صورت جواز مطلب کیا ہے فقط الجواب ان اشعار کے معانی
 اگرچہ بتا دیل درست و صحیح ہو سکتے ہیں مگر چونکہ بظاہر موہم شرک میں اس لئے عوام کے
 رو بہ و تو انکا پڑھنا موجب فتنہ کا ہے اس سے عذر کرنا چاہیئے اور پڑھنے والے

انکے مجلس عوام میں گنہگار ہوتے ہیں لہذا پڑھنا انکا حرام ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال اگر قرض باوجود قصد وفکر و کوشش کے بوجہ اخلاص ادا نہ ہو سکے اور انتقال

کر باوے تو اوپر حق العباد رہے گا یا بوجہ مجبوری یا خوف و ہنگام الجواب ایسی حالت
میں اس کے ورثہ کو دین اسکا دیوے کہ وہ وارث ملک ہو گئے ہیں اور جو دینے
کی طاقت نہ ہوئی اور عزم دینے کا رکھتا ہے تو خدا تعالیٰ چاہے معاف کر دیوے
یا اعمال اس کے دلا دیوے گا اور کی مشیت میں یہ خاص نیت ولے کے واسطے معافی کا حکم

حدیث سے معلوم ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال اکثر ادویات انگریزی مثل
عرق وغیرہ جو طیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر
کے باوصف قلت مقدار جو مضامین شراب سے ہو اور بعض واقف لوگوں سے بعض
عرق و بیکٹ وغیرہ میں اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے۔ ایسی حالت میں استعمال اسکا

منع ہے یا نہیں الجواب جس میں خلط شراب یا نجس شے کا ہے اسکا استعمال
باوجود حکم کے حرام ہے اور لاعلمی میں معذور ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال جو نان یا
یا بیکٹ وغیرہ بخیر تازہ ہو جو بخندہ سکرات ہے کھانا اسکا ناجائز ہے یا نہیں

الجواب یہ مسئلہ مختلف ہے امام محمد کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور شخصین کی
جواز کی تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب فرمائی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال
کافر یا فاسق کی روح اگر اسکی صفات حمیدہ مثل حسن خلق و صدق و حیا وغیرہ کے
کہ حدیث شریف میں وارد ہے اٹھیا شعبۂ الایمان درست ہے یا ممنوع و حرام

بوجہ مذہب شریف اذا مع الفاسق غضب الرب تعالیٰ و اہل تزلزل العرش الجواب
بہ تفصیل یہ کہنا کہ فلان شخص میں یہ صفت اچھی ہے اگرچہ وہ کافر ہے تو بظاہر جائز

معلوم ہوا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم البتہ مع مطلق کرنا گناہ ہے کہ اس میں تعظیم فاقہ کی
 کی ہوتی ہے اور ہم کو حکم ان کی توہین کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال قبرستان
 میں مسلوۃ جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں الجواب قبول ہے اگر نماز جنازہ کی
 پڑھ دیوے تو درست ہے مگر غایب از قبور ہونا بہتر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال مسلوۃ جنازہ مع جوتہ پڑھنا درست ہے یا نہیں بالجواب زمین نجس پر
 الجواب اگر جلی پاک ہے تو نماز جنازہ درست ہے ورنہ درست نہیں ایسا ہی حال
 زمین کا ہے پس زمین ناپاک پر کھڑے ہو کر بھی درست نہ ہو دے گی فقط اور زمین
 خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم سوال بعض حضرات صوفیہ و بزرگان دین
 کے احوال جو سننے ملتے ہیں والعم عند اللہ کہ وہ اپنے نفس پر تکالیف شاقہ دشوار
 مشقتیں اور ٹھٹھاتے ہیں مثلاً ٹاٹ زنجیر پہنا حسی کر ڈالنا جنگلون میں نکلنا نامحنتی
 میں پڑنا ترک نکاح ترک لباس ترک طیبات کھم وغیرہ وغیرہ امور کو گویا اپنے اوپر
 حرام کر لیا کہ جو سب شرع شریف سنن اور سنن باصلاح ہیں اور مصائب سختی میں پڑنا
 ممنوع کیونکہ آیت لا یحلف اللہ نفسا الا وسعما اور قول ان الدین ایسہ کے خلاف ہے
 البتہ یہ رہبانیت یہود و نصاریٰ میں تھی سو اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی قال اللہ
 تعالیٰ درہبانیتہ ابدعوا ما کتبنا علیہم الا یہ اور ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا تشدوا علی انفسکم فنیشدہ واللہ علیکم فان توما شدوا
 علی انفسکم فشدہ واللہ علیکم فتلک بقارہم باقی المصواع واللہ بابرہبانیتہ ابدعوا ما کتبنا
 علیہم انتہی جبکہ ایسے اور بدعت اور ممنوع ٹھہرے تو ان کے باعث کمال تو کیا بلکہ زوال
 ہوگا بعض کو مشناہ کہ بارہ برس چاند میں شکے رہے اور دریا میں چہرہ ماہ سرا میں اور

چھ ماہ گرامین دھوپ میں پڑے رہے ان امور سے سمجھ میں نہیں آتا کہ نماز وغیرہ
 حوائج دین و دنیا کس طرح ادا ہونی ہونگی کیونکہ یہ احوال بزرگانِ اہل دین کے
 لوگ بیان کرتے ہیں عوام ہمال صوفیوں کا کیا ذکر اور کیا پوچھنا لہذا عرض یہ ہے کہ اسلام
 کی درہنشی تو محض اتباع سنت و اتباع شریعت پر موقوف ہے خلاف اسکے ہرگز نہیں
 ہو سکتی اگرچہ کیسا ہی کمال حاصل کرے مگر معتبر نہیں پھر یہ امور تو سنت اور صحابہ کے روئے
 کے خلاف ہیں چہ جائیکہ ان کو کمال مانا جاوے پھر ان امور کو اولیاء اللہ کی طرف
 نسبت کرنا اور کمال معتبر جاننا چاہیے یا خلاف قرآن حدیث جانکر ان کو رد کرے
 الجواب بزرگانِ دین نے جو مجاہدات کئے ہیں کوئی ایسا امر نہیں کیا جس سے
 کوئی برے شرع کے اوپر طعن کر سکے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے و جادوا فی اللہ
 قت جہادہ اور مخالفۃ نفس و شیطان کی کرنا خود جہاد اکبر و نفس سے یہ ثابت ہے پس
 تہذیب نفس کے واسطے لہذا مذہب احکامات لباس و راحتہ وغیرہ کو اور نفون نے ترک
 کیا تھا تاکہ نفس ان کا تقاضا معصیت سے باز رہے اور آثارہ ان کا مطمئن ہو جاوے
 خود فخر عالم علیہ السلام نے بعض اوقات مرغوب شے کو ترک کر دیا ہے اور صحابہ نے بھی
 اور جبکہ اذہم طیباً کم فی حیاتکم الدنیا لہذا مذکور نہیں کھایا اور خود زینت مکان
 کرنے سے حضرت علیہ السلام نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منج ظاہر کیا تو شافعی
 ثابت فرمادیا کہ اگر مباحات کو تہذیب نفس کے واسطے چھوڑیں درست ہے اور آپ کا
 علیہ الصلوٰۃ فقہ اختیاری تھا نہ اضطراری تو اس سے ان مباحات کو ترک کرنے سے
 اجازۃ نکلتی ہے اور بزرگوں نے ترک مباحات لہذا مذکور کیا ہے نہ یہ کہ تحریم اپنے
 نفس پر کر لی ہو مرضی اگر سبب مرض کی کوئی شے ترک کرے اور تمام عمر ہماری کی وجہ

اور سکون نہ کھا دے تو کچھ علامتہ متوجہ کی نہیں اور نہ وہ محرم ہوتا ہے ایسا ہی بزرگوں
 طبیات کو ترک کیا ہے جو بوجہ معاصجہ باطنی اخلاق نفس کے زبوجہ تحریم کے اور کسی
 ہونا اور دریا میں پڑا رہنا بشکر معلوۃ وغیرہ یہ بزرگوں سے نہیں مساوی کہی جاتی ہے
 بزرگوں پر یہ تہمت لگائی ہے ان الزیادہ میں لکھے اور دریا میں کسی وقت سترائے نفس کے
 واسطے گرے تو نافرمانی اور ادا کو بوجہ حسن ادا کر کے یہ کام کیا ہوگا ورنہ تمام مشاف
 اصلاح و تکمیل معلوۃ و رسوم کے واسطے کرتے تھے اور کو کیسے ترک کرتے یہ غلط تہمت ہے
 اور ترک نکاح کرنا اکثر بزرگوں سے ہوا جو بوجہ اپنی شہوۃ پر اعتماد کے کہ معصیتہ سرزد ہوئی
 اور فرائض خاطر کی وجہ سے عبادت میں اور مال حرام سے بچنے کو کہ نفعہ حلال کا پسند
 کرنے میں زوجہ کے واسطے دشواری جانتے تھے اور اپنے نفس پر گھاس حلال قرار
 ہوتے تھے تو ان وجہ سے ترک نکاح معیوب نہیں بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے
 کہ نکاح کر کے پس یہ طعن شرعاً بالکل خلاف فہمی نہا و اقفیۃ دین کے قواعد سے ہے۔
 بہر حال ان کا مجاہدہ بشارہ نفس ہو اور اس مجاہدہ کے سبب ان کو قوۃ روحانی اور
 تہذیب اخلاق و نفس حاصل ہوتی تھی لہذا یہ لکھتے تھے عبادۃ خدا اور ترک مباح پر
 کوئی گناہ و عتاب نہیں ہوتا البتہ مباح کو حرام کرنا جہتہ و مخالفہ ہے سوائے یہ امر کہ
 سرزد نہیں ہوا ترک مباحات بطور معاصجہ امر نفس نفس کے ہوا ہے پس ان اکابر کے جمیع
 افعال عین کمال تھے اور عین موافقہ حکم شرع کے ہے کار باکان راقیاں از خود گیر
 گرچہ باندہ شستن و شیر فقط واللہ قالے حکم متوال اگر قریب میں جمعہ پڑھ لیا ہے
 بانوہ کہ امام دین داروہے اور محدثین اور کائناتی صاحب رحمہم اللہ قالے کا وہ سبب
 تو ہوا دے گا یا گنہگار ہوگا اور ظہر ذمہ باقی رہے گی اچواب قریب میں جمعہ نہیں

کے نزدیک ادا نہیں ہوتا تو اس کے نزدیک تو یہ میں جہہ نہ پڑھے کہ ان کا جمعہ دست
 نہیں ہوتا اور نہ ظہر ذمہ سے ساقط ہوتی ہو اور جماعت نماز جمعہ کی نفل نماز کی جگہ ہو کہ
 گراہتہ تحریمہ ہوتی ہو کہ جماعت نوافل کی بتداعی مکروہ تحریمہ ہی فقط البیہ حسب ذہب شیاف
 بعض محدثین کے جمعہ ادا ہو گیا اور ظہر ساقط ہو گئی فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال رسالہ
 ہفت مسئلہ مطبوعہ نظامی جو کہ حضرت حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے منسوب ہو کر شائع ہوا ہے
 یہ نسبت حاجی صاحب سلمہ کی غلط ہے یا نہیں کیونکہ اس میں تائید اہل ہدیت اور
 اہل حق علمای محققین کی مخالفت پر مفصل کیفیت ہے جو ہوا رشاد فرما دیں۔
 ایجاب رسالہ ہفت مسئلہ میں مسئلہ امکان کذب و امکان نظیرین تو کوئی امر الہی
 نہیں لکھا کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اس کے امکان کا اقرار اور اس کی بحث سے احتراز لکھا
 ہے تو اس میں کسی اہل حق کی مخالفت نہیں اور مسئلہ تکرار جماعت میں بسبب اختلاف
 روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ میں مخالفت کرنا مناسب
 نہیں اور مسئلہ نذر غیر میں صاف صاف حق لکھا ہے کہ نذر غیر اگر حاضر و علم غیب جا کر
 کرے گا تو شرک ہو گا اور جو بنے اسکے شوق میں کہا ہے تو معذور ہے گنہگار نہیں اور
 جو بدون حقیقہ شکر کیے یہ سمجھ کر کہے کہ شاید ان کو حق تعالیٰ خبر کر دی تو خلاف محل
 نفس میں خطا و گنہ ہے مگر شرک نہیں اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوة سلام بخیر
 محمد عالم علیہ السلام کے ملائکہ کا پہونچنا تو وہ خود ثابت ہے سو یہ سب حق ہے اس میں کوئی
 اہل حق مخالف اسکے نہیں کہتا اب رہے تین مسئلہ قیود مجلس مولود کے اور قیود
 ایصال ثواب کی اور عرس بزرگان کا کرنا سو اس میں وہ خود لکھتے ہیں کہ دراصل
 مباح ہیں اگر انکو سنہ ماضی وری جائے و بعدی خدرو اللہ تعالیٰ اور گناہ ہے اور

اور بدو ان کے کرنے میں ودا باحتہ کہتے ہیں ہم لوگ منع کرتے ہیں تو وجہ یہ ہے
کہ ان کو رسوم اہل زمانہ سے خبر نہیں کہ یہ لوگ ان قیود کو ضروری جانتے ہیں لہذا
بامتناہل کے صباح کہتے ہیں اور ہم لوگوں کو عادتہ عوام سے متفق ہو گیا ہے کہ یہ لوگ
ضروری اور سنہ جانتے ہیں لہذا ہم بدعتہ کہتے ہیں پس فی الحقیقت مخالفتہ اصل
مسائل میں نہیں ہوئی بلکہ سبب عدم علم حال اہل زمانہ کے یہ امر واقع ہوا ہے اس کی
ایسی مثال ہے جیسا امام صاحب نے صباہی کو ایک حکم دیا اور صاحبین نے دوسرا حکم کہ یہ
بسبب اختلاف صباہی کے ہوا ہے کہ امام صاحب کے وقت اون کا حال اہل کتاب
جیسا تھا اور صاحبین کے وقت مجوس جیسا پس اختلاف اصل مسئلہ کا نہیں بلکہ بوجہ
حال اہل زمانہ کے ہے اب یہی دیگر مسائل میں ہے پس ایسا ہی ان تین مسائل میں ہے
میں سمجھ لو ورنہ حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعتہ کے نہیں ہیں کہ اہل فہم و دانش خود عبارت
رسالہ سے سمجھ سکتا ہے معہذا لکھتا ہوں کہ یہ رسالہ اون کا لکھا ہوا نہیں کسی نے لکھا اون کو
سننا دیا اونھوں نے اصل مطلب کو دیکھ کر اباحتہ کی تصحیح کر دی اور حال اہل زمانہ
سے خبر نہ لی فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اس عبارت مایہ مسائل سے انعقاد
مجلس مولود کا اثبات کرنا صحیح ہے یا نہیں و قیاس عرس بر مولود وغیرہ صحیح ہے یا نہ


وہ مولود ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و سرور است و در تصریح اجتماع
برای فرحت و سرور کہ خالی از منکرات و بدعات باشد اندر الخ الجواب اس
عبارت سے نفس ذکر ولادت کی اباحت و سرور کا جواز معلوم ہوتا ہے نفس ذکر ولادت
مستحب ہے اور سین کراہتہ قیود کے سبب آئی ہے خلاف عرس مروج کے
کہ وہ خود قیود کا ہی نام ہے اگر اسی وقت میں مجلس معنوی ایسے عالی پر ہوتی جیسے اب



[illegible]

مسئدین کہ ذات باری تعالیٰ عز و جہ موصوف بصفت کذب پر یا نہیں اور خدا تعالیٰ
 جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ
 کیسا ہے بیضا تو جبر و اجواب ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک منہ پر
 اس سے کہ مستحق بصفت کیا جاوے معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز کذب
 کذب کا نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن صدق من اللہ قلیلاً جو شخص حق تعالیٰ کی
 نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ملعون ہے
 اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا یہ وہ ہرگز مومن نہیں تعالیٰ اللہ
 عما یقول الظالمون ملو اکبر البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
 مثلاً فرعون و امان ابی لب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ کس
 قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کر گیا گروہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ اوں کو
 دیدہ بوسے غاثر نہیں ہو گیا قادر ہے اگر چہ ایسا اپنے اختیار سے کرے گا۔ قال اللہ
 و لو شئنا لا تینا کل نفس ہذہا ولا کن حق القول منی لا ملن جہنم من اجزہ والناس
 اس آیت سے واضح ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا سب کو مومن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہے اس کے
 خلاف کرے گا اور سب اختیار سے انتظار سے نہیں وہ فاعل مختار فعال ملایم
 یہ عقیدہ تمام ملہامی امت کا ہے چنانچہ معیناوی تحت تفسیر قول تعالیٰ ان تعذر لکم الحج
 لکتاب ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی وعید کا ہے ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہیں اور
 یہ ہے عبارت اوکی و عدم غفران الشرک مقتضی الوعد فلا امتناع فیہ لہذا و
 واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد و نفل علی سوا الکریم
 اقول کلمہ دامن غفلکم فی ان اللہ تعالیٰ بنصف

مسئدین کہ ذات باری تعالیٰ عز و جہ موصوف بصفت کذب پر یا نہیں اور خدا تعالیٰ
 جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ
 کیسا ہے بیضا تو جبر و اجواب ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک منہ پر
 اس سے کہ مستحق بصفت کیا جاوے معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز کذب
 کذب کا نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن صدق من اللہ قلیلاً جو شخص حق تعالیٰ کی
 نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ملعون ہے
 اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا یہ وہ ہرگز مومن نہیں تعالیٰ اللہ
 عما یقول الظالمون ملو اکبر البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
 مثلاً فرعون و امان ابی لب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ کس
 قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کر گیا گروہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ اوں کو
 دیدہ بوسے غاثر نہیں ہو گیا قادر ہے اگر چہ ایسا اپنے اختیار سے کرے گا۔ قال اللہ
 و لو شئنا لا تینا کل نفس ہذہا ولا کن حق القول منی لا ملن جہنم من اجزہ والناس
 اس آیت سے واضح ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا سب کو مومن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہے اس کے
 خلاف کرے گا اور سب اختیار سے انتظار سے نہیں وہ فاعل مختار فعال ملایم
 یہ عقیدہ تمام ملہامی امت کا ہے چنانچہ معیناوی تحت تفسیر قول تعالیٰ ان تعذر لکم الحج
 لکتاب ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی وعید کا ہے ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہیں اور
 یہ ہے عبارت اوکی و عدم غفران الشرک مقتضی الوعد فلا امتناع فیہ لہذا و
 واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد و نفل علی سوا الکریم
 اقول کلمہ دامن غفلکم فی ان اللہ تعالیٰ بنصف

بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه كذب كيف حكمه افنونا ماجورين الجواب
 ان الله تعالى ينزهه عن ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب
 ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا ومن يعتقد وتيقوه بان الله تعالى
 يكذب فهو كافر ملعون قطعاً ومخالف الكتاب والسنة واجماع الامة تعالى الله عما يقول
 الظالمون علوا كبيرا نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالى في القرآن في فرعون
 ذمان وابي لهب انهم جنبيون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافاً ابداً لكنه تعالى قادر على ان
 يدخل الجنة وليس لعاجز عن ذلك ولا يفعل بذات اختياره قال الله تعالى ولو شئنا

لا تيناكل نفس هذه ولكن حق القول مني لا ملن جنهم من الجنة والناس جميعين
 فتبين من هذا الآية انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين ولكنه لا يخالف ما قال في كل
 ذلك بالاقتدار لا بالاضطرار وهو فاعل مختار فعال لما يريد هذه عقيدة جميع علماء الامة
 كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الحق وعدم غفران الشكر مقتضى
 النوع فلا استثناء فيه لذاته والله اعلم بالصواب كتبه الاحقر رشيد احمد كوثي
 عفي عنه  خلاصة تصحيح علماء مكة المكرمة زاد الله شرفه

الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمد العون والتوفيق ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
 هو الحق الذي لا محيص عنه وصلى الله على النبيين وعلى آله وصحبه وسلم امر برقمه زاد الله شرفه
 راجي اللطف الحق محمد صالح ابن المحرم صديق كمال الخفي مفتي مكة المكرمة حالاً كان الله
 بها  رقمه المرتجى من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد باصيل مفتي الشافعية
 بركة الحمية عفر الله له ولوالديه وشائخه وجميع المسلمين  الراجي العفو من
 واهب الوطنية محمد عابد ابن المحرم الشيخ حسين مفتي المالكية ببلد الله الحمية مصلحاً مسلماً

ہذا وما اجاب به العلامة رشید محمد فیہ الکفایۃ وعلیہ المعول بن الحق الذی للمعین

خود ما بن الحق

رقمہ المحقر خلف بن ابراہیم خادم افتخار

خلف بن ابراہیم

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مما جرکہ کمرہ زاد اللہ شرفہ
در مسئلہ امکان کذب برقع شبہات مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپور سے
شبہ براہین قاطعہ میں یہ لکھا کہ اگر امداد قلم سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کے دو حصے کتب النبیہ میں
اقوال جہت کا پیدا ہو سکتا ہے جسے مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جہت ہو اور اس کے احکام ہی فائدہ ہیں
اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کے دو حصے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ اور فقیر امداد اللہ شہنشاہی ناظر فی
حقیقت امداد مجتہد مولوی نذیر احمد خان صاحب بعد سلام تحیہ اسلام انکے ایک خط آیا مضمون کے مطلع ہوا جہت
کہ بعض وجوہ سے غم خویر جواب تھا مگر بغرض مطلع اور توضیح مطلب براہین قاطعہ بالا اعتبار سے لکھا جاتا ہے
شاء اللہ قلم سے ہوتا ہے اِنَّ اَدْبَکَ اِلَّا اَصْلَکُمْ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ
یہ جواب واضح ہو کہ امکان کذب کے جو حصے آج سے پہلے وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی امداد تعالیٰ کی
طرت توحید کذب کا قائل ہونا ایسا ہے اور خلاف جو نفس مرجع و متن تصدیق میں اللہ وحد نیفا و کون اللہ
کا یکتا ہے البتہ قاطعہ وغیرہا آیت کے وہ ذات پاک مقدس ہوئی یہ نفس کذب وغیرہ سے۔ اور خلاف علما کا
جو زیادہ دفعہ عدم وقوع خلاف جہت جو صاحب براہین قاطعہ تحریر کیا ہے وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے
ایک تحقیق میں قائل ہے احوال امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے
جو دودھ و عید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قیادہ کر اگر وہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ممکن ہے کہ
کوئی شے ممکن بالذات اور کسی شے غائب سے اس کو استعمال لاحق ہو جو خارج از اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب صحیح
محققین ابی سلام صوفیہ کرام و علماء غلام کا اس مسئلہ میں یہ ہو کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے
پس شبہات آیت سے وقوع کذب پر متفرع کے قیاس سے وہ مستثنیٰ ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں مسئلہ
دقیق ہے حرام کے مسئلہ بیان کرنے کا میں اسکی حقیقت کے اور اس کے اکثر ارباب زمان قاصر ہیں آیات و احادیث
کثیرہ سے مسئلہ ثابت ہو چکا ایک مثال قرآن حدیث کی کہی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قُلْ حَسْبِيَ
اَللّٰهُ اِنَّیْ اَتَّبِعُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَالًا وَّ اَمَّا اَمْرٌ اٰخِرٌ اَللّٰهُ یُعَلِّمُ بَیِّنًا وَّ اَمَّا اَمْرٌ اٰخِرٌ اَللّٰهُ یُعَلِّمُ بَیِّنًا
آیت اخیر میں نفی مذہب کا مدعا فرمایا اور ظاہر ہو کہ اگر امکان خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اول
اس کے تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہوا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے


ع
نہایت


کیونکہ نہ وہ وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر ط اما دیت کو دیکھئے کہ عیش و مبشرہ مثلاً بالیقین جنتی بارش انہوئی جو حقیقتہ
وحی الہی جل علیہا ہو چکے پر چوکیا صیبرا کرام جاستے تھے کہ خدا سے پاک محبوبین اس کے نظر بقدرت و جلال کے برابر ہوں
ہی ہے بلکہ خود سرور کائنات علیہ السلام اور اللہ ذات و اہلیات جنکی شان میں تَبَعُفَر لَکَ اللّٰهُ مَا لَکَہُمْ مَرَجُ
بِئْسَ لَکَ وَمَا فَخْرٌ فرماتے رہے وَاللّٰهُ مَا اَدْبَرْتَنِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَفْعَلُ بِيْ وَلَا يَكُوْنُ اَوْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
يَحْيٰ اَلْحَيُّ صَوِّ يَهْدِيْ لَہٗ السَّبِيْحُ ط فقط مطبوعہ مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴ - اس کے محض غیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا انہو
مزدوزی سمجھ کر اطلاع عام کیا ہوں تاکہ مجھ کو حق پوئی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبوں کو القاب اشتباہ سے نجات
نظر آئے کہ یہ امور و اعمال جس ہیئت و کیفیت سے مروج و مثل ہیں اکثر خواص بخصوص جہلاد ہندوستان اور کے
سبب انواع و اقسام عقائدی علیٰ من مبتلا ہو جاتے ہیں جنکا تجربہ و شاہدہ ہر مائل فہم منفرد کر سکتا ہے
مثلاً مولد میں بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا ایصال ثواب کے طرق میں علاوہ تاکہ مذکور
اگر اولیاء کی موت کو ہو تو اوکو حاجت روا سمجھنا اور ترک الزام میں اور سنے مزدور سانی کا خوف کرنا اور اگر عام
افراد کی روح کو ہو تو اکثر قصہ نام آوری ہونا اور وطن و شہر سے ڈرنا اور رسالہ میں زیادہ مجھے اہل اہل باطل کا
ہونا اور امارت و دنیا سے اعتلاط اعراس میں اول تو فانی و مجاہد کا مجمع ہونا اور یہ بھی نہ ہو تو ادا و رسم کی ضرورت کو
قرض و امان کرنا پرستے والوں کا اکثر ظلم و شیرینی کے لئے با وجاہت داعی کی وجہ سے پڑھنا مذاہب و عقائد میں بعض
کم فہم بیکنا منادی کو خیر و قدر جاننا کام پورا ہو جانے پر اوکو فاعل مستغرق سمجھنا۔ جماعت ثانیہ سے اکثر جماعت اولی
میں سستی کرنا حد و مثل میں جماعت اولیٰ کو فوت کر دینا اور اس پر سبب ہونا انیر کے سکون میں بارشیلے سکون
عجز کا اعتقاد کر لینا اور اسی طرح کے بہت سے مفاسد میں جنکی تفصیل اشقر و متبع سے معلوم ہو چکی ہے سو حضرت مروج
ان مفاسد کے یاد کو مقدرات و مہاب کو جائز نہیں فرماتے حضرت مروج پر ایسا لگان کر کے علی الاطلاق ان امور کے جواز پر نہ کرنا یا حضرت
سو حقیقت کر لینا حضرت مروج کے کمال اتباع شریعت اور اپنی تقریر و لہجہ کی غرض سے ناواقف ہے۔ خلاصہ ارشاد حضرت مروج کا یہ
کہ جس دوسرے ساتھ :- اور لوگوں میں شائع ہیں وہ دعوت ہیں کہ اگر اس رسالہ میں صحیح ہو کہ خیر دین کو دین میں داخل کرنا واجب
سو جو لوگ ان قیود کو جوفی نسخہ مباح ہیں تو کہہ کر دیتے ہیں وہ ہی غیر دین کو دین میں داخل کرنا ہے اس میں تہرین باعین حق پر ہیں
بلا الزام قیود و رسم و رسوم مفاسد سمجھنا تا کر لینا اور مہاب نہ کرنا یہ مباح ہر اس کو حرام کہنا نہیں گناہ جو وہی اس میں جواز میں ہے بائیں
دو کو گناہ ہے حق پر فرمانی و بعض اہل برخصمین کے پاس جو حضرت مروج کا والا نامہ مہربی آتا تھا ان میں یہ لفظ موجود ہے کہ نفس و ذکر مندوب
اور غیریت میں ابسط و دیگرانی مسائل میں تفصیل سے جو اصولی شخصیت میں خود کو کہنے سے منحوم ہو سکتے ہیں اس شخص کے بعد کی تہنہاد و انساب
میں ذاتی نہیں رہ سکتا اگر رسالہ مذکور کی عبارت اس فقرہ مذکور کے خلاف پائی جاوے وہ اس خادم کی عبارت کا خیر سمجھا جاوے
اور حضرت صاحب دامت فیضہم و برکاتہم کو باطل مہربان اور مشفقہ اعتقاد کیا جائے۔ ۱۰ علیہما السلام - ۱۲
بیت الاولیٰ - مطبوعہ مطبعہ محمدتائی دہلی ۱۰ ستمبر ۱۹۹۰

اشتقاق کیا فرماتے ہیں فقہاء و محدثین اس باب میں کہ جناب مولوی محمد حسین
 صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے اول کو
 مردود کہنا اور بے ایمان کا فرکنا درست ہے یا نہیں اور اگر نادرست ہے تو مردود اور کفر الیہ
 کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو ایک کتاب تصنیف مولانا مرحوم کی ہے اور
 مشاعرہ کرنا اور پڑھنا اور پڑنا اچھا ہے یا بُرا **الجواب** مولوی محمد حسین صاحب مرحوم
 علیہ عالم متقی رحمت کے اوکاڑے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن مجید
 پورا دل سے پڑھنے والے اور غلو کو ہٹانے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار
 فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس حکم کا ظاہر حال ایسا ہو رہے
 وہ ولی اللہ شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاء اللہ یحبون اور کتاب تقویۃ الایمان
 نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و جہت میں لا جواب ہے اس لال اس کے بالکل کتاب اللہ
 اور عادیث سے ہیں اور سکا کہنا اور پڑھنا اور عمل کرنا میں اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے
 اور سیکھ رکھنے کو جو بڑا کمنا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی
 نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور مولف کتاب کی کیا تقدیر۔ بڑے بڑے عالم اہل حق
 اوس کو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اس کو بڑا کمنا تو وہ خود ضال و ضلالت سے
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
 المحبیب منیب دافعی حضرت مولانا مرحوم مغفور کو جو شخص کا فرور مردود کہے وہ فاسق ہے
 کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المؤمن فسوق ووقا کفر اور کتاب تقویۃ الایمان
 واسطے درستی ایمان کے اکتساعظیم ہے اگر پہلا کو چاہیے کہ اس کے مضامین اہل حق سے معلوم
 کریں تاکہ بوجہ بہالت اپنی کے حق رسی سے محروم نہ ہو کہ زبان طعن و فتنہ کی نسبت کتاب سبیل

مولانا محمد حسین صاحب علیہ الرحمۃ

سے نہ کہ اولین فقط صحیح قاضی علی بن عیسیٰ  امام مفتی تہجد آباد
استفتا رک کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں
کہ پھر صلا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں اوداع اوداع یا شہر رمضان اور اوداع
اوداع یا سنت الشرائع اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ سادہ
رمضان المبارک میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ اوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت
بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیا ہے آیا حسب زعم اوں کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے
بدعت ہے بدلائل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب از قاضی قاضی جواد سے مینو توجروا۔

الجواب یہ خطبہ بدعت ہے کہ مرثیہ اور اشعار قرون مشہود الہا بالآخر میں خطبہ میں منقول
نہیں ملے انھیں جس میں اس فعل کو ضروری ہونا جواد سے کہ موکر جاننا کسی امر مستحب کو بھی فعل
نقدی حدود اللہ اور بدعت مندرجہ ہے چہ جائیکہ امر محدث اور پھر غیر زبان عربی میں خطبہ
پڑھنا مکروہ ہے بہر حال یہ فعل عوام جملا خطبہ کا اور سنت ثابت ہونا اس کا بدعت مندرجہ واجب الشرک
نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ 

استفتا رک کیا فرماتے ہیں علماء دین درین مسئلہ کہ علم غیب صفات حسان
وقاروس جلشانہ مخضنہ بمنہاب ہارتعالیٰ کے ہوا یا نہ مینو توجروا الجواب علم غیب
خاصہ حضرت حق است جل شانہ خاصہ اشوایو جہ فیہ ولا یوجد فی غیرہ عقیدہ فقیر
ہمیں است فقیر غلام فرید بقلم خود سکنہ کوٹ مٹھن چاچران ریاست بھاولپور۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد از سلام منون الاسلام اطالعہ فرماید بندہ کو آپ کے کارڈ کا مضمون
معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے درست ہے۔ الجواب علم غیب خاصہ حق تعالیٰ سے
اس نکتہ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں فقط

بہر حال اگرچہ اس خطبہ میں اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ سادہ رمضان المبارک میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ اوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیا ہے آیا حسب زعم اوں کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب از قاضی قاضی جواد سے مینو توجروا۔

بہر حال اگرچہ اس خطبہ میں اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ سادہ رمضان المبارک میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ اوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیا ہے آیا حسب زعم اوں کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب از قاضی قاضی جواد سے مینو توجروا۔

مسئلہ

و اسلام مورخہ ۴ ذی الحجہ بروز جمعہ **مسئلہ** سوال اختلاف مطاع مستبرج
 بانہیں یعنی اگر ایک بلدہ میں روئیہ الہلال ہو جاوے اور دوسرے میں او کی خبر
 مستحق طور پر بطریق موجب مثل تحریر خطوط معتبر اس درجہ کی کہ ظن حاصل ہو جاوے اور
 مستبرجانی نہ رہے قوان سے صداقت ہو جاوے کیونکہ غلبۃ الظن حجتہ موجبہ للعقل
 فقہاء کہتے ہیں یا خبر تار میں کہ جو ایسے ہی درجہ کی ہو اور خواہ روئیہ الہلال رمضان المبارک
 ہو یا سوال یا ذی الحجہ یا دیگر کسی ماہ کی **الجواب** اختلاف مطاع صوم اور افطار میں
 تو ظاہر روایہ میں معتبر نہیں مشرق کی روئیہ غرب الون پر ثابت ہو جاوے گی اگر حجتہ
 شرعیہ سے ثابت ہووے مگر قربانی اور مسلوۃ عید ذی الحجہ اور حج میں معتبر ہوگا کما تعلقہ
 فی رد المحتار فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال اگر روئیہ الہلال منیان
 المبارک ثبوت شہادت واحدہ ہوئی تو بعد گذرنے تیس دن کے روئیہ الہلال شوال یا
 غبار ابراہیم تو افطار درست ہے یا نہیں اور در صورت عدم غبار و مطلع صاف کے کہ تیس
 دن پورے ہو چکے کہ کوئی مہینہ اکتیس کا نہیں ہوتا اور شہادت بھی بطور موجب شرعیہ
 ہو چکی تھی اور موافق امام محمد علیہ الرحمۃ بھی ہے تو افطار درست ہوگا یا نہیں **الجواب**
 ایسی حالت میں بعد تیس کے غبار ابراہیم ہو تو افطار باتفاق درست ہے اور مطلع صاف
 اگر ہو تو شغین جمہا کے قول بر عمل کرے اگر کسی نے امام محمد رحمہ کے مذہب پر عمل کیا تو وہ
 ظام نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی مذہب حنفیہ کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی
 عنہ سوال اگر ملوک قبرستان میں مالک نے قیمت قدر زمین قبر و رثہ میت سے لے لی پھر
 دوبارہ بارہ بعد منہم ہونے قبر کے یا بحالت موجودگی و یا عدم موجودگی و ازان سنا
 وہ مالک میں خود منہم کر کے قیمت لے لیوے تو یہ بیع طلال ہوگی یا نہیں **الجواب**

مسائل و مسائل از الدین صاحب مراد آبادی ۲۰۰۰

جب مالک زمین نے قدر تہ زمین کی قیمت لی تو اب وہ زمین ملک وراثت کی ہو جاوے گی پھر مالک کو بیع کرنا اور بکا حلال نہ ہووے گا مگر باذن وراثت کے فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{سوال} اگر کسی زکوٰۃ و دیگر صدقہ واجبہ نافلہ کا وکیل کر دیوے کہ اس کی اپنے انتظام سے صرف کر دینا پھر اگر خود وکیل بھی کر وہ بھی اہل حاجت ہے اس میں سے سب یا بعض لے لوے تو درست ہے یا خیانت میں داخل ہے ^{الجواب} اگر زکوٰۃ دینے والے نے وکیل کو عموماً اجازت دی کہ جہاں چاہے محل پر صرف کر دے تو بہتر ہے ہونے کے وکیل خود بھی لے سکتا ہے اور جو مراد دینا غیر دن کو ہے تو خود لینا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم کہ ان کی کتاب الفقہ ^{سوال} اگر امانت خواہ مسجد یا مدرسہ یا دیگر کسی ہو مبادلہ یعنی روپہ کے پیسے اور پیسوں کے روپہ کر لوے ضرورتاً درست ہے یا خیانت میں داخل ہے ^{الجواب} ایسے امین کو تصرف کرنا درست نہیں خواہ مال مسجد و مدرسہ ہو خواہ کسی شخص کا اگر ایسا کرے گا تو ضمان ہو جاوے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{شیخ احمد عفی عنہ} ^{سوال} اس حدیث ترمذی شریف اتفقت کلہا فی سبیل اللہ الا النبیاء فلا خیر فیہ من مطلق بنا کر کو فلا خیر فیہ میں داخل فرمایا ہے مگر بعض بنا کر تو ضرورت پر مبنی ہوتی ہے اگر وہ بھی فلا خیر فیہ میں داخل ہوئی تو بڑی شواہی واقع ہوگی یا بنا کر زائد از حاجت مراد ہوگی ^{الجواب} جو بنا کر حاجت سے زائد ہو یہ حدیث اس میں وارد ہوئی ہے جیسا بعض آدمیوں کو زائد از حاجت بنا کر کا شوق ہوا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم ^{شیخ احمد عفی عنہ} ^{سوال} تصور شیخ و شغل برنج جو برائے جمعیت خاطر و دفع خطرات ملاح زمانہ کرتے ہیں اور اسکو ترلن طریقیت و واجبات سے جانتے ہیں کہ بدون اسکے حصول فیوض و برکات محال ہیں لہذا ایسی صورت میں یہ شغل کرنا کیسا ہے اور قرون کثرت مشہود الہا باخیرین

کسی صحابی و تابعین ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ثابت ہو یا نہیں کیونکہ جب
 ایسا ضروری ہوا تو صحابہ کس طرح اس فعل سے محروم رہے ہونگے اور جو زمانہ خیر القرون
 میں اسکا وجود نہ تھا تو پھر کس طرح ایسا ضروری مذکور سوال ہو سکتا ہے گو عقیدہ شریک
 تائب ہو چکا ہو البجواب اس شغل میں متاخرین صوفیہ نے غلو کیا اور شریک تائب
 ہو چکا لہذا متاخرین علماء نے اسکو منع فرمایا اور اب علماء متاخرین کے قول پر عمل چاہیے
 اس شغل کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ صحابہ میں اس شغل کا کچھ اثر تھا فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 رشید احمد عفی عنہ سوال حضرت خسرو ہوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول سے خلق مکیوہ
 کہ خسرو بت پرستی سے کن پڑا ہے آئے آئے سے کن بخلق عالم کائنات و شعریہ کور مطالب
 کیا ہے کیونکہ اولیاء اللہ سے اور بت پرستی سے کیا علاقہ غالباً کوئی اصطلاح ہوگی اگرچہ
 سب ظاہر تو خلافت معلوم ہوتا ہے البجواب حسب اصطلاحات شریعہ مطلب صحیح ہے
 بت پرستی سے مراد اوکی تابعداری محبوب کی ہوتی ہے تو محبوب اس کے سیدی شہید
 نظام الدین قدس سرہ تھے اوکی اطاعت اطاعت حق تعالیٰ کی قبی فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال یہ قول نہیں حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ کہ لا الہ الا اللہ اگر بطریق صوفیہ کے کہا جائے
 تو عاقبت میں نافع ہوگا ورنہ نہیں تو کیا محض اقرار باللسان و تصدیق بالقلب جو
 ہر خاص عام پر فرض ہے نافع نہ ہوگی تا وقتیکہ خاص صوفیہ کے طور پر نہ ہو ان رہ ایک
 درجہ ہوگا نہ کہ نافع ہی نہ ہو لہذا یہ قول صحیح ہے یا نہیں البجواب یہ قول بھی بجا ہے خود
 صحیح ہے اور معنی بھی صحیح ہیں مگر اس سوال کے جواب کی نہ مجھو لیاقت ہے نہ سائل لائق
 ہے نہ اسکا جواب قرطاسی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ
 کلمہ پڑھتے معنی سمجھ کر نافع ہو دے گا بفضلہ تعالیٰ فقط سوال یہ قول کہ حضرات

کے واسطے مقرر ہو گیا جو حق تعالیٰ سے واقف ہے وہ ان حیلہ کار گرنہیں مفلس کے واسطے
 بشرط صحت نیت و زنت کے کیا عجب ہو کہ مفید ہو ورنہ لغو اور حیاہ تحصیل دنیا و دنیا کے واسطے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** البیال ثواب میں نیت سب اسوات کی کرے
 تو سب کو برابر ہو چنے گا یا تقسیم ہو کر ہو چنے گا **الجواب** یہ ثواب سب تقسیم حصہ رہے گا
 جیسا ظاہر ہے اور سب کو ہر ہر واحد کو پورا ثواب جیسا مشہور ہے کوئی روایت صحیح اسکی بندہ
 معلوم نہیں واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** ادیا رائند کو عالم کی سیر کرنا مثلاً
 مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ بلا اسباب ظاہری کے یہ ممکن اور کرامات ہے یا نہیں ایسی بات
 کا اگر کوئی انکار کرے تو گنہ گار ہوگا یا نہیں **الجواب** یہ کرامات ادیا و سب سے ہوتی ہیں
 اور حق ہے کہ کرامتہ خرق عادیہ کا نام یہ اسمین کوئی تردد کی بات نہیں اسکا انکار گنہ ہے
 کہ انکار کرامتہ کا کرتا ہے اور کرامات کا حق ہوتا مسئلہ اجماعی الی سنتہ کا ہے فقط واللہ
 تعالیٰ اعلم مکتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** مسجد بنانا قبرستان
 میں یا دیگر کوئی مکان حجرہ وغیرہ برائے راحت رسانی درست ہے یا نہیں **الجواب** جو
 قبرستان وقف قبور کے واسطے ہوا ہے اس میں مکان یا مسجد بنانا درست نہیں کہ
 وہ سب زمین قبور کے واسطے وقف ہوئی ہے خلاف شرط واقف کے کوئی تصرف درست
 نہیں کہ زانی عالمگیر فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال**
 از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سالہ سنوں آنکہ خط آپکا ارسوقت میں گنگوہی ہو چکا
 جب میں دیوبند تھا اس لئے جواب میں دیر ہوئی بندہ آپکے واسطے دعا کرتا ہے آپکے
 سفر حج کی خبر سے سرور ہوا حضرت کی خدمت میں نیاز سندانہ حاضر ہونا اور اگر کوئی امر
 خلاف طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا اور میں بخیریت ہوں آنکھوں کا حال بسور ہے

اس کا جواب دیکھو کہ اس میں کلام خدا ہے

بنام خداوند مہربان و بخشنده

فقط والسلام اور وہاں چپ رادی بدو قع جمع ہیں اونے متا و بکھنا اپنے عقلا
واعمال جیسے یہاں میں ویسے ہی رکھنا اور حافظ احمد حسین صاحب سے میرا سلام
کہنا اور اونے ملنا فقط والسلام مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۷۲ھ

مسلمہ ۲۷

الفجوات من سنة ١٣٠٠

مال بیوی بہالی ہن بٹی بیٹی
باب زوجہ باخوات ۴ دختر پسر
 $\frac{9}{17}$ $\frac{3}{9}$ ۲ ۱ $\frac{2}{17}$ $\frac{2}{17}$
مردم ۱۷ ۳۶

شرعاً صورتہ مندرجہ مسئلہ اولیٰ میں ترکہ متوفی بعد تقدیم حاقہ التقدیم از اداے دیون و تنقید وصایا بشرط حصہ دینہ وغیرہ کے بہتر سهام پر اور ترکہ متوفی کے مسئلہ دوم میں ایک سو تیس سهام پر منقسم ہو کر اس میں سے بتفصیل مندرجہ حصص نوشتہ اسماعیلی جاویدی یعنی بارہ سهام مان کو اور نو بیوی کو اور دو بھائی کو اور ایک بہن کو اور چوبیس چوبیس سهام مردود دختران کو مسئلہ اولے میں اور تیس سهام باپ کو اور پندرہ زوجہ کو اور سرہ دختر کو اور چوبیس چوبیس ہرند پسران کو مسئلہ ثانیہ میں دسے جائینگے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد عفی عنہ

رشید احمد عفی عنہ



سوال دعا کرانا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاً الحق بن مولانا شہید مرحوم
شاہ عبد الغفر صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں و نیز حکم فتویٰ رئیس العلماء حضرت
شاہ عبد الغفر صاحب قدس سرہ کہ استسما اور امانی طلب دعا از اموات از جنس بدعات
شمرده اند باوجود انچه صاحب استیعاب روایت کرده کہ در زمان حضرت عمرؓ اعرابی
طلب دعا از مستفیاض از فرار مبارک جناب رسا قلمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نموده

ہنس باوجود تحقیق این امر مذکور در ان قرن بنابر انکہ مروج در آن قرن نگزیده از بدعات شمره اند الخ اور رسولان محمد اسحاق صاحب مرحوم بھی اربعین میں فرات میں

بنام حافظ عبد الرحیم صاحب مراد و شوال ۱۳۱۵ھ

فرید خان قزوینی، ترجمہ از مرزا آقا خان، ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

وحق انست کہ انکار فقہار عام است از آنکہ اسناد و از قبور انبیاء رکند یا از قبور غیر انبیاء
 ہمہ جائز نیست یا جائز ہے اگر جائز ہے تو جواز معہ دلائل مفصل کے اسقام فرمادین
 الجواب از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ بندہ کی آنکھ میں
 پانی آیا ہوا ہے اس واسطے میں کہنے پڑھنے سے معذور ہوں دوسرے کے ہاتھ سے
 لکھواتا ہوں اسوجہ سے مختصر لکھتا ہوں۔ اگر آپ کی تسلی ہو بارے تو بہتر ورنہ بندہ معذور
 ہے۔ قبور سے اس طور دعا کرنا اگر اے صاحب قبر اسطرح میرا کام کر دے تو یہ تو
 حرام اور شرک بالاتفاق ہے اور یہ بات کہ تم میرے واسطے دعا کرو تو اس باب میں
 اختلاف ہے منکرین سماع اسکو لغو و ناجائز کہتے ہیں اور مجوزین سماع جائز جانتے ہیں
 اور یہی بندہ نے پہلے بعض سائلین کے جواب میں لکھا ہے بندہ مختلف فیہا مسائل
 میں فیصلہ نہیں کرتا لیکن احوط کو اختیار کرتا ہوں فقط واللہ تعالیٰ اعظم سئوال قومیہ
 مجلس میں دعا سنون پڑھنے سے جو شخص کہتا ہو کہ سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یہ قول صحیح ہے
 یا نہیں الجواب یہ مسئلہ صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے فقط سئوال صفر کے آخر چار بندہ
 کو اکثر عوام خوشی و سرور وغیرہ اطعام الطعام کرتے ہیں شرعاً اسباب میں کیا ثابت ہے
 الجواب شرعاً اسباب میں کچھ بھی ثبوت نہیں جہلاً کی بات میں فقط سئوال
 صلوٰۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور صلوٰۃ معکوس صلوٰۃ ہول بھی جائز
 ہے یا نہیں الجواب صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی حقیقت
 نازنین بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح احادیث سے نہیں فقط
 سئوال شبینہ یعنی کلام اللہ تریف ایک شب میں تراویح میں پڑھنا ثابت ہے یا نہیں
 بالجواب ایسی حالت میں کہ اولے حروف ہر تیل حاکم لقیح الفاظ تک نہیں ہوتی اور

معذور
 ہے

مقتدون پر بار تطویل دربار و شهرت علاوہ لہذا ایسی ضرورت میں جائز ہے یا نہیں
الجواب قرآن شریف کا ایک رات میں ختم کرنا بصورت فصیح الفاظ وغیرہ جائز ہے
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک رات میں ختم کرنا ثابت ہے اور اگر قرآن تشریل
 کے ساتھ نہیں پڑھا مگر الفاظ صحیح پڑھے گئے تو اس طرح پڑھنے میں ثواب کم ہوگا اور بار تکثیر
 ثواب زائد اور زیار تو فرائض میں بھی ممنوع ہے تراویح پر کیا موقوف ہے مقتدون
 کو اگر اس طرح پڑھنا دشوار ہوتا ہے تو نہ پڑھیں فقط **سوال** ایسا تالاب جو گرمیوں میں کسب
 خشک ہو جاتا ہو اور ایام بارش میں طویل و عریض مگر کسی موسم میں عشر و عشر سے کم نہیں
 اور اوہ میں اکثر نجاسات مثل بول و براز و شہر کا پانی وغیرہ بھی شامل ہوتا رہتا ہے لیکن
 تاہم اوصاف ثلثہ میں تفسیر نہیں آتا بلکہ ہر طرح صاف رہتا ہے لہذا یہ ظاہری نہیں
الجواب یہ تالاب ظاہری اور ہرگز نجس نہیں ہر موسم میں پاک رہتا ہے فقط
 واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** اختلاف مطلع روتہ ہلال رمضان شریف یا سوال یا
 دلی الحجہ وغیرہ میں معتبر ہے یا نہیں اور تحریر خط یا تار معتبر کہ اپنے قرآن سے تصدیق
 ہو جائے اور نسبہ مطلق نہ رہے ایسے معاملہ میں معتبر تو یا نہیں **الجواب** اختلاف
 مطلع صوم و افطار میں معتبر نہیں اور سوائے اسکے معتبر ہے یہ ظاہر روایت ہے
 اور بعض علماء حنفیہ کے نزدیک صوم و افطار میں بھی معتبر ہے اور تار مثل خط کے
 ہے اگر تار و خط میں ذرات عدل ہونگے تو اعتبار ہوگا ورنہ نہیں ہوگا فقط واللہ
 اعلم **سوال** سبت پر جو حقوق اللہ اور مثل فرائض واجبات کے ہوں اگر وارثان اداء
 کریں تو ساقط ہو جاوے یا نہیں اور طریقہ استفاطہ و وجہ عوام جو حیلہ وغیرہ کرتے
 ہیں اسکا وجود خیر القرون میں تھا یا نہیں باوجود نہ ہونے کے بدعت ہے یا نہیں

اچھو اب حقوق مالیہ تو ادا سے حقوق سے ادا ہو سکتے ہیں اور حقوق بذریعہ نماز
روزہ تو اگر نماز روزہ کے بدلے نصف صلح گیارہون اور ایک صلح سوا کر کے سے
امید داری انشاء اللہ تعالیٰ باقی رہا یہ اسقاط مردہ محض لغو اور بہرہ و حیلہ ہی اور
اسکا خیر نفول میں کچھ اثر نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم سوال اکثر عورتیں جو بیض صوفیوں
سے بیعت ہوتی ہیں بلا حجاب بے پردہ سامنے آتی ہیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر
بیعت ہوتی ہیں اور کچھ عجیب نہیں سمجھا جاتا ہے اور خود یہ بیعت بھی رکھی ہوتی ہے
کیونکہ خود شریک بیعت میں مبتلا ہوتی ہیں نماز تک نہیں پڑھتیں چہ جائیکہ طہارت
اور اسپر فخر ہوتا ہے اور جو عورتیں بیعت نہیں ہیں ان کو طعن کیا جاتا ہے لہذا ان بیعت
ہونا حرام ہے یا نہیں اچھو اب ایسے پیر سے بیعت ہونا حرام ہے اور ایسی بیعت
بھی حرام اور پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا غیر مجرم عورتوں کو حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم بوقت بیعت عورتوں کا ہاتھ نہیں پکڑتے تھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ایک مکان میں چب قبرین پختہ و خام ہیں اگر صاحب مکان اس جگہ
قرآن شریف پڑھا کرے نہ نیت قرآن علی القبر کہ جسکو فقہار منع کرتے ہیں نوجائز
ہے یا نہیں اور احکام قبرین منہدم ہونے کے بدل جلتے ہیں یا نہیں اچھو اب ان
قرآن پڑھنا جائز ہے اور جب فیہ مظلوم ہو جاوے نام و نشان نہ رہے تو بعض احکام
بدل جلتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۲۷ ذی الحجہ
روزہ چار شنبہ سوال نماز میں فوق ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے
نابت ہے یا نہیں باوجود نبوت اسکے حال کو برا جاننا ولا مذہب کہنا کیسا ہے حالانکہ خود
اکابرین مجتہدین علماء صوفیہ اسکے حال و ترجیح و توسیع کے قائل ہیں چنانچہ حضرت میرزا

منظر جانجانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں ہر دوست راہ را بر سبب نہ محسوس
 دینفرمودند کہ این روایت این حج است از روایت زیر ناف اگر کسی گوید کہ درین صورت
 خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب مذہب لازم ہے آید گویم بموجب قول ابی حنیفہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ از اثبات الحریث فہو مذہبی از انتقال در مسکنہ خبری خلاف مذہب لازم
 نئے آید بلکہ موافقت در موافقت است بقول اور امام ربانی عبد الوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ بھی میرا
 میں اولویت کے قائل ہیں چنانچہ فرماتے ہیں وضع تخت صدرہ اولے و بذلک حصل الحج
 بین آقول الائمۃ رضی اللہ عنہم انتہی اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 شرح موطا میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ کہ ہمہ علماء و وضع مینے
 علی السہ قائل اند باز اختلاف کروند شافعی فوق ناف مے نہد و ابوحنیفہ زیر ناف
 و ایہنہ واسع و جائز است اور مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تنویر العینین میں فرماتے
 ہیں والوضع تحت السر و فوقہا متساویان لان کلامنا مروی عن اصحاب النبی
 صلے اللہ علیہ وسلم اللہ شیخ عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توسیع کے قائل ہیں
 مارج النبوة میں الجواب فوق ناف و زیر ناف دونوں طرح ہاتھ باندھنا اگر از رو
 و یا نہ ہر تو جائز ہے اور اگر ہواے نفسانی سے کرے گا تو ناجائز ہے واللہ تعالیٰ
 اعلم تنویر موقوفات حضرت میرزا منظر جانجانان شہید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

عجب سنت کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آن نمودہ اند و احوال روادہ آن معلوم
 است و سچند واسطہ میرسد بہ نبی معصوم کہ خطا را بران راہ نیست بعض نے آرنند و در
 نقد کہ ناقلان آن قصاۃ و مفتیان اند و احوال ضبط و عدل انہما معلوم نیست و بزیادہ
 از وہ واسطہ میرسد بچند کہ خطا و صواب از شان اوست معمول گردیدہ است ربنا لا تؤخذنا

ان سببنا اور انطا نا انتہی اس عبارت کی جس سے وہ لوگ جو باوجود اعادہ و تہمیمہ
 غیر منقطع کے جبکہ شہادت عند المحدثین اہل فن ثابت ہو گئی ترک کر کے دیگر کتب و اقوال
 کو ان کا حال بنبط و ناظران ثابت نہیں عمل کرتے ہیں حضرت میرزا صاحب قدس سرہ
 کو غیر منقطع و براکتے ہیں بہ قول ان کا گناہ اور ناحق ہو یا نہیں اور عبارت مذکورہ صحیح ہے
 یا نہیں الجواب یہ عبارت صحیح ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جو تمام اعادہ و تہمیمہ
 کی سخت و سقیم سے واقف ہو اور دلائل ایہ مجتہدین فقہاء سے بھی انکاف ہو پس یہ
 عبارت کچھ غیر مفید و ان کو غیب نہیں اور اس عبارت کی جس سے حضرت میرزا صاحب
 علیہ الرحمۃ کو غیر مفید و براکتے والا فاسق ہو واللہ تعالیٰ اعلم سوال اعادہ و تہمیمہ میں جو
 نفی بالقرآن کو نمود و تحسن فرمایا گیا ہے بالخصوص اس حدیث میں لبس نہا من لم یؤمن
 بالقرآن اس میں گواہ واجب اور اس کے ترک کو حرام کر دیا گیا ہے لہذا مراد نفی بالقرآن
 سے حسن صحت ہے نہ تکلف بل از یاد کی الفاظ ہے یا موسیقی و مطربان کیونکہ اقوال فقہاء
 مختلف ہیں بعض مطلق منسوخ کہتے ہیں بعض مطلق اجازت دیتے ہیں اگرچہ قبول ان
 موسیقی و بعض بے تکلف طبع و محنت حراز و موسیقی و مطربان عیہم جواز کے لہذا اس مسئلہ میں
 سرمد بقول ثالث ہے یا نہیں الجواب اس حدیث میں مراد حسن صحت سے مراد
 خوش الحانی سے پڑھا ہے اور ایسی طرح نفی کرنا کہ حروف میں زیادت و کمی نہ ہو جائے
 بلکہ تحسن ہے اور ایسی طرح پڑھنا کہ حروف میں کمی زیادتی پیدا ہو جاوے جائز نہیں
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال صلوة جنازہ مسجد میں بموجب اعادہ و تہمیمہ چنانچہ
 ابو داؤد میں ہے عن ماتۃ قالت واصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 سہیل بن البہینہ الارانی السجانی انتہی ایضا قالت واصلہ لقد صلی رسول اللہ صلی

علیہ السلام ابن النبیؐ فی المسجد اخیہ انتہی درست ہے یا نہیں در صورت عدم جواز
 دلیل صحیح کیا ہے اور یہ حدیث ابو داؤد من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلما شئ فی صبح
 یا نہیں کیونکہ صاحب سفر السعادت فرماتے ہیں گاہ بیرون مسجد و گاہ اندرون مسجد
 و ہر دو جائز است و حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
 من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلما شئ کہ غلط است و صواب اوست کہ خطیب بعد از صلی
 روایت کردہ و گفتہ کہ در اہل فلان علیہ است و بعض ائمہ حدیث سے گویند این حدیث
 خود ضعیف است چہ از افراد صالح مولی التوائہ است و نماز برابر ابو بکر بنہ و عمرؓ و مسجد
 گہ ازند حضرت جمیع مہاجرین و انصار و از کسے انکار وارد نشدہ انتہی اگر کوئی پڑھے
 تو ہو جاوگی یا قابل اعادہ ہوگی الجواب نماز جنازہ کی مسجد میں ادا کرنے میں علماء
 کا اختلاف ہے امام صاحب کے نزدیک روایتیں اور حدیث ابو ہریرہ حسن ہے
 غلط اور ضعیف نہیں اور اس حدیث صحیحین سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ آپؐ نے پنجابی پر
 نماز مسجد سے باہر تشریف لاکر پڑھی اور اگر کوئی شخص نماز جنازہ مسجد میں پڑھ لے
 تو نماز ادا ہوگی اعادہ ضرور نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال سورۃ فاتحہ صلوۃ
 جنازہ میں کہ حسب احادیث صحیحہ مسنون ہے چنانچہ عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرا فاتحۃ الكتاب فقال لعلوا
 انما سنۃ و حق رواہ البخاری و نسائی انتہی و عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال سنۃ
 فی الصلوۃ علی الجنازۃ ان یقرئی التکبیر الاولی بام القرآن مخافتہ ثم کبیر ثانیاً و تسبیح
 عند الآخرۃ رواہ النسائی و محدثین علماء بھی اسکی سنیت و فضیلت کے قابل ہیں حضرت
 مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجتہ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں و من سنۃ

نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال معجزہ قدم شریف یعنی سنگ مرمر کو نقش قدم چاہنا
 چنانچہ بکثرت دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لئے پھرتے ہیں احادیث صحیحہ مستندہ سے بہت
 ہے یا نہیں الجواب کتب احادیث سے تو اسکا پتہ نہیں چلتا البتہ قصیدہ ہمزہ میں
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معجزہ نقش قدم شریف کا ظاہر ہوا ہے لیکن آجکل جو لئے پھرتے
 ہیں انکا اعتبار نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم سوال بوتام چاندی کے ایک یہ کہ کپڑے
 پر ٹانگے سے جاوین دوسرے یہ کہ سوراخ کر کے معہ زنجیر دن کے داخل کپڑے میں
 کے جاوین کہ ہر وقت نکال اور ڈال سکتے ہیں یہ دونوں صورتیں جواز میں یکساں ہیں
 یا نہیں الجواب بوتام چاندی کے دونوں طرح درست ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 سوال جو لوگ وضو میں ہر عضو پر اذکار دعائیں پڑھتے ہیں آیا کوئی اصل معتد اسکی ہے
 یا نہیں الجواب جو وضو کے اندر ہر عضو پر اذکار پڑھتے ہیں اونکی کوئی سند صحیح
 نہیں ہے فقط لیکن روایات قابل عمل میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتب الاحقر بندہ شریف
 گنگوہی حنفی ص ۲۶ ذابحہ روز چار شنبہ الحمد لله جناب لانا صاحب معظم
 کرم دایم سلم آپکی خدمت عالی میں بعد سلام سے دن الاسلام کے التماس ہے کہ بندہ کو آپکی
 خیر عافیت منظور ہو لہذا امید دار ہوں کہ سوالات کے جوابات سے بندہ کو شرف
 فرمائے فقط خادم العلما و اہل احباب سوال جبکہ ذمہ روزہ کفارہ کے ہوں طلب
 علم میں ہو یا حفظ کلام اللہ میں اگر روزہ رکھتا ہے تو طلب علم میں نقصان ہوتا ہے اور اگر
 نہیں رکھتا ہے تو اسکا مواخذہ سخت ہوتا ہے کہ کفارہ کے روزہ اور اسکے ذمہ میں اگر بعد
 طلب علم کے رکھ لے تو درست ہے یا نہیں سوال جس شخص کے پاس مال نصابت
 اور وہ اوس مال کی کوئی شے مثل مکان وغیرہ خریدے تو اس مال پر زکوٰۃ ہوگی یا اسی

آمدنی پر سوال وقت ظہر مثلین تک رہتا ہے یا نہیں نہ سب عقابہ میں اگر نہیں رہتا
تو جو ظہر مثلین میں پڑھے تو قضا پڑھے یا ادار اور بعد مثل کے عصر اگر پڑھے تو جوگی
یاہین اور سایہ اہلی کی پہچان خلاصہ طور پر ایسے فائدہ دیکھیے کہ ہر جگہ وہ قاعدہ
دل نشین ہو اور تمام فرائض سوال اگر کسی کو کوئی عذر مثل مرض وغیرہ کے ہو تو جمع بین الصلوٰۃ
جائز ہے یاہین کیونکہ وہ حالت مرض سخت وغیرہ میں نہ پڑھ سکے گا چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمہ
موفقا لشرح میں فرماتے ہیں مختار فقیر جواز است وقت غدر و عدم جواز بغیر عذر اور بولا
عقب الی صاحب موم بھی جواز کو کہتے ہیں اپنے فنادی میں تو اگر ایسے وقت میں جمع بین الصلوٰۃ
کر لے تو جائز ہے یا نہیں اور نماز ہو جاوے گی یا نہیں سوال قبر کو پختہ کرانا اور عمارات
بنانا اور روشنی وغیرہ کرنا ان کے منع میں حدیث صحیح وارد ہیں اور لعنت فرمائی ہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پھر کیا باعث ہے جو خود حضرت ہی کا امر مبارک پختہ نفع الشان
بنا ہوا ہے اور روکائی بھی ہوئی ہے اور بڑے بڑے سامان اور صحابہ اور اماموں کی
بھی پختہ بنی ہیں کیا کچھ خصوصیت ہے یا کچھ مصلحت ہے دین و دنیا کی اگر کوئی منع کرے تو نہیں
مانتے اور غلط بتاتے ہیں آپ کی حدیث میں عرض ہے کہ جواب ایسے طور پر دیجئے جو اوپر
ہو کیونکہ حدیثوں کا صاف انکار لازم آتا ہے اور اگر اونسے کہیں کہ حجت تو قرآن و حدیث
سے ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے۔ سوال جو شخص مجتہدین علیہ
الرحمۃ کو یا متقدمین کو برا جانے یا تقلید مجتہدین کو شرک کہے معاذ اللہ وہ تو فاسق اور
گنہگار سخت ہے مگر جو شخص ابا سنبالے بلکہ سبائہ دین کو اپنا پیشوا و معتادے دین اپنے
عقیدہ میں جانا ہو تو وہ شخص علی ظاہر سنت پر کہ حدیث سے ثابت ہو اور کسی نبی کے
موافق ہو مذاہب اربعہ میں سے کر لے اور باعث فتنہ فساد کا اور پریشانی حوالم کا بھی

اد کے عمل کرنے سے کیونکہ تقلید میں کو جو واجب اور ضروری کہتے ہیں تو اس باعث
 کہ موجب درستی اعمال اور صلاحیت اور بوجہ عدم پرکھ لگی و پریشانی و فتنہ و فساد عوام
 کے و درجہ چاہے جسکی تقلید کرے مذہب اور تبع پر تو ایسی صورت میں کہ باعث فتنہ
 فساد عوام کا نہ ہو مختار ہے چاہے جسپر عمل کرے یا نہیں فقط - احقر آجکا فساد و ممانج
 بازار چوک امید ہے کہ جواب سے مشرت فراوین گے جواب اول کفارہ کے
 روزوں میں تاخیر نہ چاہیے اگرچہ حفظ قرآن و تفہیم علم من حرج لازم آوے فقط
 جواب دوم جب تک اس مال سے کوئی شے نہ خریدی جی ادھر زکوٰۃ تھی اور اجہ خریدنے
 کے ادھر زکوٰۃ کہیں آئی فقط جواب سوم ہر تشرین و دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے
 جسپر عمل کر لیا درست ہو اور سایہ اصل کا اس قاعدہ جو ہر جگہ موافق و مطابق ہونے
 معلوم نہیں فقط جواب چہارم نماز چوبیس سے لے کر فقط جواب پنجم یہ سب امور ناجائز
 ہیں اور جہاں کہیں لوگوں نے کہا یہ وہ عنایت مقبولین نے نہیں کیا بلکہ امر اور ملامتین نے کیا
 ہے اور خلاف قرآن شریف سنہ رسول اللہ کے جو کوئی کرے وہ ناجائز ہے قابل
 حجت نہیں فقط جواب ششم اس سورۃ میں اگر ہوا سے نفسانی سے بھی خالی ہے
 تو اس کو جائز نہ کہ کسی مذہب کے موافق عمل کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد
 گنگوہی حنفی عماد مورخہ ۱۶ - ربیع الثانی روز چار شنبہ



اجواب عاصم قادی کے نزدیک جنکی قرۃ ہند وستان میں پڑھی جاتی ہے
 اور تمام قرآن مطلوبہ اسی کے موافق ہیں بسم اللہ ہر ہر سورۃ کا جزو ہے لہذا اوس
 نزدیک ہر سورۃ کے اوپر بسم اللہ کو جبر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اور امام ابو حنیفہ رحمہ
 کا مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ ایک آیت قرآن شریف کی ہو اوس کو کہیں ایک جگہ ہر سے

پڑھ دینا چاہیے سوائے سورہ نمل کے۔ پس جو لوگ کہ مذہب خفیہ کی رعایت کرتے
ہیں وہ بسم اللہ کو ایک دفعہ پکار کر پڑھ لیتے ہیں سوائے سورہ نمل کے کیونکہ یہ بسم
کسی سورہ کا جزو نہیں مستقل آیت ہے امام صاحب کے نزدیک پس رعایت مذہب خفیہ جس
سورہ کے ساتھ چاہے اسکو پڑھ لیوے کوئی قید نہیں اور اگر رعایت قاری عاکم کی
منظور ہے تو ہر سورہ کے اوپر پندرہ پڑھنا چاہیے در صورت مذہب خفیہ کوئی امتیاز
کی بات نہیں لیکن یہ فقط اعتکاف مسنون میں اگر فساد ہو جاوے تو اسکی
قضا نہیں آتی فقط سحری کھانے کے اندر تاخیر مستحب ہے اور ایسی تاخیر کہ جس سے شک
میں واقع ہو جائے اس سے بچنا واجب ہے فقط و اسلام سب احباب کے سلام مسنون۔



بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۵۔ رمضان یوم خمیسنبہ

کیا فرماتے ہیں ماسے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح
ہندہ نابالغہ بولایت اولیا ہندہ معتقد ہوا تھا بعد فوت ہونے زید کے ہندہ نابالغہ
کا نکاح ثانی برادر زید سے والدین نے بلا اجازت و اطلاع اولیا ہندہ اپنے گھر میں
کر لیا بعد اطلاع کے اولیا ہندہ بھی شکایت وغیرہ کر کے نکاح ثانی ہندہ سے راضی
ہو گئے یہاں تک کہ ہندہ کی آمد وقت برابر اپنے اولیا و زوج میں رہی کسی قسم کی تاخیر
اولیا ہندہ میں نہیں پائی گئی بعد بلوغت کے ہندہ خود بھی بدستور راضی و خوش رہی
مگر اب بوجہ کسی نزاع کے اولیا ہندہ میں زوج ہندہ میں ہندہ اپنے نکاح سے انکار
کرتی ہے اور زوج سے علیحدہ ہو کر اپنے اولیا میں چلی گئی لہذا ایسی صورت میں کہ ہندہ
اپنے نکاح سے راضی تھی نکاح صحیح ہے اور ہندہ آسکتی ہے یا نکاح فسخ ہو سکتا ہے
ہینو انو جردا الجواب صورۃ مسئلہ میں جبکہ نکاح صحیح ہو گیا کہ ہندہ کے اولیا

اوس کی رد نہیں کیا اور دلالت اور صراحتہ اوسکی رضا پائی گئی اور بعد بلوغ کے خود بخود
 بھی نوج سے راضی رہی اور اوس کے پاس رہتی رہی تو اب یہ نکاح ہرگز انکار منہ سے
 نہیں ہو سکتا کذا فی کتب الفقہ فقہ وائد قائل اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی ۱۳۰۱
 بنجد منت شریف جناب مولانا محمد رضا مولوی رشید احمد صاحب غلامہ العالی۔ السلام علیکم
 زید ایک معمولی سامانوی پر لوگوں سے مسائل متنازعہ فیہ میں گفتگو کر کے فساد کرتا ہے
 اور عوام اور بھلا رسے بلا وجہ بحث و مباحثے کرتا ہے مسائل مختلف فیہ میں نہایت تشدد
 کرتا ہے چنانچہ عروسے جو کہ ایک مبتدی طالب علم فقہ الیمین وغیرہ پڑھتا ہے مسئلہ
 رفع یدین فی الصلوۃ عند رکوع میں گفتگو کی زید نے کہا رفع یدین عند رکوع ممنوع
 فی الحدیث ہے عروسے جواب دیا نہیں بلکہ سنت ہے چنانچہ سبیل الرشاد میں رفع یدین
 رفع کو سنت تحریر فرما کر عام رفع کو راجح لکھا ہے ممنوع نہیں ہے اگر ممنوع فی الحدیث ہوتا
 تو سبیل الرشاد میں ضرور تحریر فرمایا جاتا تو زید نے اس کے جواب میں کہا میں کسی کا نام نہیں
 مانتا اور چند کلمات سخت کیے عمر دے بھی اسکے جواب میں غصہ سے یہ کہا جو سنت کہ حدیث
 صحیح سے ثابت ہے اور پھر عمل کرنے کو جو ممنوع کہے وہ محدث ہے لہذا عرض ہے جو طور سبیل الرشاد
 میں تحریر ہوا ہے یہی درست ہے یا رفع یدین مذکور ممنوع فی الحدیث ہے اور زید جو لوگوں کو
 ایسے الفاظ کہتا ہے اور کہلاتا ہے اور لوگوں کو درغلالتا ہے کس جرم کا مستحق ہے اور اس

حدیث کا مصداق ہے یا نہیں من طلب العلم لیجاری بہ العلماء لیجاری بہ استقام
 بصرف بہ وجہ الناس الیہ اذل اللہ التار اور عروسے جو اسکے جواب میں
 لکھا کہ وہ کس درجہ کا گنہگار ہے بینوا و توجروا **الجواب** جو طور سبیل الرشاد میں
 مذکور ہے وہ بھی صحیح ہے احادیث صحیحہ سے دونوں امر ثابت ہیں کسی ایک کو ممنوع

اور اس کا غلط بیگ صاحب مولانا رشید احمد گنگوہی

اور اد کے فعل کو ارتکاب نہیں اور فعل منکر نہ کہنا چاہیے اور جو شخص ایسے کلمات کے
یا مجازات و مبارکات کو مقصود و تحفیل عالم نیا دے وہ سخت گستاخ بلکہ سخت بغیر ہے
اور قابل نادیب فقط والدہ العالم - بندہ رشید احمد گیلانی عنہ **مسند**
از بندہ رشید احمد جفی عنہ بعد اسلام علیکم طالعہ فرانید - بندہ بخیریت پر آپ کے لئے
دعاے خیر کرتا ہے - مجھے کوئی وظیفہ اب معلوم نہیں کہ جس سے ذوق شوق پیدا ہو ان
دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی طرف توجہ کرنا اسکے لئے مضرب و جس شکر کی مانا اب
کی طرف سے ملاحظہ یا دلالت اجازت ہوا اور کالینا مضائقہ نہیں ہوا اور بلا مفسی اور
اد کے ال بین تصرف درست نہیں ہے فقط والسلام - ۲۴ محرم ۱۲۸۷ھ

الجواب ایسے ظروف بنانا جبکہ استعمال سب زن و مرد کو حرام ہے بنائے ہیں
کہ بالآخر بسبب سعیت ہو جاتا ہے اور جو انگوٹھی زن و مرد دونوں پہنتے ہیں وہ بھینا
اور بنانا درست ہے اور جو مردوں کو درست ہے باجوہ دون کو درست ہوا رہا بنانا اور بھینا
بھی درست ہے فقط والسلام مورخہ ۱۲ شعبان ۱۲۸۷ھ **مسند**

از بندہ رشید احمد عنہ بعد اسلام سنون آنکہ جس صورت میں لوگوں کے جمع ہونے سے
مسجد کی بے تعلیمی ہوتی ہے ایسی صورت میں چپکے سے ختم کر دینا اور کسی خبر نہ کرنا بہت
درنا ہے - اور جس شخص نے بیس تیرا کچھ پڑھ لی ہون پھر کسی دوسری مسجد میں تیرا کچھ
پڑھنے دیکھے تو شریک ہو جاوے کہ کچھ حج نہیں بلکہ نواب ہے - جس شخص نے استفادہ
کھانا کھا یا کہ بعد طلوع آفتاب کے ڈکارین آتی ہیں اور انکے ساتھ پانی آتا ہے
اس سے روزہ میں حج نہیں آتا - والدہ اعلم ۱۲ - رمضان کبشہ ۱۲۸۷ھ - رشید
بوجہ ابر کے یہاں پانہ نظر نہیں آیا اگر اور مقامات سے مستند خبریں آئی ہیں کہ پانہ شہ کی ہلی

نام علی نظر یک صاحب مراد آبادی

نام علی نظر یک صاحب مراد آبادی

نام علی نظر یک صاحب مراد آبادی

الجواب بھانگلی پوری کپڑے ریشمی ہی ہیں اور کا حکم ریشم کا ہی ہے مگر یہ بڑا ریشم کی
 اور معروف ریشم ریشم کی عمدہ قسم ہے۔ پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہون
 خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورت میں نادرست ہو اور اگر دونوں ریشمی ہوں بلکہ
 صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی نہیں حکم ہے حاصل یہ کہ بندہ ریشم کا
 چھال نہیں ہے فقط واللہ اعلم بندہ رشید احمد کنگو ہی عفی عنہ مورخہ ۲۱۔ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ
 از بندہ رشید احمد کنگو ہی عفا اللہ عنہ بعد سلام سنون الاسلام مطالعہ فرمائید بندہ بحدہ
 تعالیٰ معہ متعلقین اجابت ہو آپ کے لئے دعا ہے خیر کرنا ہے حق تعالیٰ قبول فرماوے
 اگر طاق والماری جہین کتب شریعہ و قرآن حدیث رکھی ہوں سر کی برابر ہے تو کچھ
 حج نہیں ہے اور اگر سر کے نیچے پشت کی برابر ہے تو خلاف ادب کے ہے۔ مولوی
 نصر اللہ کو لکھا سلام سنون معلوم ہو کہ تمھارے استغناء بسبیل ڈاک یہاں سے ہوا
 ہو چکے ہیں معلوم نہیں کہ آپ کے پاس اب تک کیوں نہیں پہنچے فقط والسلام۔
 از بندہ رشید احمد کنگو ہی عفی عنہ بعد سلام سنون آنکہ بندہ بخیریت ہے قرآن شریف
 پڑھانے کی اجرت لینی درست ہے مگر رمضان شریف میں جو قرآن شریف تراویح
 و نوافل میں سنایا جاتا ہو اس کی اجرت لینی دینی دونوں حرام ہیں اور آمدنی مسجد سے یہ
 خجہ ادبی زیادہ بڑا ہے بلکہ متولی پر اور کا ضمان آویگا یعنی جبکہ اس کام میں مال
 مسجد سے صرف کر دیا ہے اور اسکے دین پر کچھ اپنے پاس سے وہ روپہ مسجد میں دے
 ایسے ہی ختم قرآن میں شیریٰ وغیرہ اپنے پاس سے دے تو درست ہو اگر اس کی ضروری
 خیال کریں مگر مال مسجد سے یہ اخراجات ہرگز روا نہیں ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
 مورخہ ۲۵۔ رجب ۱۳۱۹ھ نور مجیدہ

بنام علی نظر بیگ صاحب مراد آبادی ۱۳۱۹ھ

بنام عزیز الدین صاحب مراد آبادی ۱۳۱۹ھ

بنام علی نظر بیگ صاحب مراد آبادی ۱۳۱۹ھ

الحجۃ آب طاعون و باو غیرہ امراض کے شیوع کے وقت کوئی خاص نماز اہمادیش سے ثابت نہیں ہے نہ اس وقت اذانیں کہنا کسی حدیث میں وارد ہوا ہے اس لئے آواز کو اتنا زور نہ دے کہ ان موقعوں میں ثواب یا سُنوں یا منتخب جاننا خلاف واقع ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم بنابر مشورہ احمد گنگوہی حفظہ اللہ

منقولہ از مجموعہ فتاویٰ جلد دوم
سوال اول

منقولہ از رسالہ شمشیر خندان مولف مولانا دین محمد
صاحب مرحوم مطبوعہ مطبعہ صلیبی لاہور الحجاب

یہ حدیث منعی ہے اور بنائے والا اس کا ذب
اور مغفرتی ہے اور اور جنبدی کوئی کتاب بلا علی تازی
کی تصنیف سے نہیں ہے انتہی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ثواب
 عبد السمیع
 ۱۵
 دیہی
 دیہی
 دیہی

نام غازی غازی صاحب مراد امانی
 سید سید احمد
 کتاب از غازی غازی
 مؤلف غازی غازی
 کاتب غازی غازی
 تصحیح غازی غازی
 طبع غازی غازی
 مکان غازی غازی
 سال غازی غازی

محمد علی گرامی
۱۲۸۹

محمد علی گرامی
۱۲۹۰

محمد علی گرامی
۱۲۸۹

محمد علی گرامی
۱۲۸۹

دہلوی

دہلوی

دہلوی

دہلوی

مواہب علمائے فقہیہ ریاست دوجانہ

محمد علی گرامی
۱۲۸۹

محمد علی گرامی
۱۲۹۳

مواہب علمائے مراد آباد
شاگرد مولانا محمد علی

محمد علی گرامی
۱۲۹۱

محمد علی گرامی
۱۲۸۵

محمد علی گرامی
۱۲۸۳

مواہب علمائے مراد آباد

محمد علی گرامی
۱۲۹۱

محمد علی گرامی
۱۲۸۵

محمد علی گرامی
۱۲۸۳

مواہب علمائے پانی پت

محمد علی گرامی
۱۲۹۱

محمد علی گرامی
۱۲۸۵

محمد علی گرامی
۱۲۸۳

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

محمد علی گرامی

ہذا الاطعۃ لابی ابراہیم فقط
صحت نام کتاب اور روایت
کی اسہین ہی یا نہیں یا اور کسی
کتاب میں ہے۔ ہو المصوب
جواب اول نہ کتاب اور جنبدی
از تصانیف ملا علی قاری است
و نہ روایت مذکور صحیح و معتبر
بلکہ موضوع است و باطل بر آن
اعمال و نشاید در کتب حدیث نشانی
از ہجور وایت یافتہ نمے شود
حررہ الراحمی عفو ربہ التقوی ابو الحسن
محمد عبدلہ شجاع و زائد عن ذنبہ
ابو یوسف الخفی۔

محمد علی گرامی
۱۲۸۹

استفہام

ہے ہدیہ الحرمین میں دیکھا ہے

کہ حضرت نے اپنے بیٹے ابراہیم

کے سیوم و دسوان و بیوان و جہلم و غیرہ میں چھو مارے پرفاقتہ دیا اور اصحابوں کو کہلایا

پس فی زمانہ لوگ چھول۔ پان و غیرہ کرنے سے جہلم و سیوم و دسوان و بیوان میں مانع

ہونے میں کیا ہے۔ ہو المصوب یہ قصہ جو ہدیہ الحرمین میں لکھا ہے محض غلط ہے

کتاب معتبره من اسکان شان تهنين والله اعلم حرره الراعي غفر له القوي ابو الحسنات
محمد بن الحنفی تبارک و تعالی عن ذنبه الحنفی۔ سوال (جلد سوم) فاتحہ مردجہ یعنی طعام
را روز بروز نهاده دست برداشته چه حکم دارد جواب این طور مخصوص نه در زمان
آنحضرت صلی الله علیه وسلم بود نه در زمان خلفا بلکه وجود آن در قرون ثلثه که مشهور است
بالحیاز اند منقول نشده و الا در حرمین شریفین زادها الله شرفاً عادت خواص نیست و اگر
کسی این طور مخصوص بعمل آورد آن طعام حرام نمی شود بخوردش مضائقه نیست و این را
منزوری دانستن مذموم است و بهتر آنست که هر چه خواهند خوانده ثواب آن بیت رسانی
و طعام را به بیت تصدق بفقرا بخوراند و ثوابش نیز با صوت رسانند۔ سوال روز سوم
یا تخم مردم بطلب یا بلا طلب جمع میشوند و چند ختم کلام مجرب میخوانند بعضی آب است
و بعضی با دارالبند و در پیاله خوشبو گل می اندازند و دیگر کفنوسیات و رسوم بعمل می آرند
چه حکم دارد جواب مقرر کردن روز سوم و غیره با تخصیص و اوضاعی است که اشتغال
در شریعت محمد بن ثابت بیت صاحب نصاب الامتساب آن را کرده نوشته رسم در راه
تخصیص بگذارد و هر روز که خواهند ثواب بروج بیت رسانند و بیت قریب هر
روز زیاده تر محتاج مدد می شود هر قدر که ایصال ثواب بهر روز که شود موجب خیر است
که ان فی فتح الغزیز ذیج عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت میفرماید عادت
بنود که براسے بیت در غیر وقت نماز جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات خوانند نه بر سر گداز
و نه غیر آن و این مجموع با بیت است و کرده نه عم قنوت اہل بیت و تسبیح و تبرکات و مدون
سنت و مستحب است اما این اجتماع مخصوص روز سوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اطلال
بے و معیت از حق بیایم بیت است و حرام است و حرام است حرره الراعی غفر له القوي ابو الحسنات

محمد عبد الحی سبحان اللہ عن نسیبہ الجلی و الغنی ابو محمد عیسیٰ نقل مکتوب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سلمہ اللہ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے
مجاہد مودود وجہ بدعت ہے اور بسبب غلط امور و کمزوری کے کو وہ تحریر ہے اور قیام بھی
بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے اور امر و نکران کا پڑھنا راگ میں بسبب اندیشہ ہیجان
فتنہ کے کردہ ہے اور فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے معذرا مشابہتہ لبغیل منہود ہے اور شبہ
غیر قوم کے ساتھ منع ہر ایصال ثواب بدولن اس ہیئتہ کے درست ہو اور سویم و دویم
چہلم بعد رسوم منہود کی ہیں اس تخصیص ایام میں مشابہتہ بھی ہوتی ہے اور تخصیص ایام
بعیت بھی ہے اگرچہ اصل ایصال ثواب بدولن کسی تخصیص مشابہتہ کے درست ہو فقط

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل و اصلوہ و اسلام علیہ
رسول اللہ فاقول ہا اللہ الجیب حق و جمیع
الاجوبہ حقہ و اما التفات لے اللہ الغنی
محمد طیب المدرس الاول فی المدرستہ
العالیہ الرامپوریہ

محمد طیب عرب
الاجوبہ صحیحہ و اللہ سبحانہ اعلم بالصواب
محمد لطیف اللہ عفی عنہ

بندۂ فانی ۱۳۰۰
شکستہ محمد گل
امام نقی شہر مراد آباد

ہذہ الاجوبہ صحیحہ
محمد معصوم علی عفی عنہ

رامپوری
خادم سر رسول اللہ
قاضی مفتی
محمد لطیف اللہ
۱۳۹۹

مکتوب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سلمہ اللہ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے
مجاہد مودود وجہ بدعت ہے اور بسبب غلط امور و کمزوری کے کو وہ تحریر ہے اور قیام بھی
بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے اور امر و نکران کا پڑھنا راگ میں بسبب اندیشہ ہیجان
فتنہ کے کردہ ہے اور فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے معذرا مشابہتہ لبغیل منہود ہے اور شبہ
غیر قوم کے ساتھ منع ہر ایصال ثواب بدولن اس ہیئتہ کے درست ہو اور سویم و دویم
چہلم بعد رسوم منہود کی ہیں اس تخصیص ایام میں مشابہتہ بھی ہوتی ہے اور تخصیص ایام
بعیت بھی ہے اگرچہ اصل ایصال ثواب بدولن کسی تخصیص مشابہتہ کے درست ہو فقط

منقولہ از ہدایۃ المبتدین مطبوعہ ہاشمی میرٹھ۔ زید و عوی کر تلبہ کہ حضرت
 سلمہ علیہ السلام مجلس ہو نو و شریفین تشریف لے گئے اور اپنے اہل بازت دی اور
 آپ کے زمانہ میں یہ مجلس ہوئی اور حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دودھ اور چھوہ مارے
 فاسخ اپنے فرزند ابراہیم کی دی اور عمرو کہتا ہے کہ یہ بات محض جھوٹ ہے کسی کو
 حدیث اور فقہ معتبر سے ثابت نہیں اللہ کی لعنت ہے جو بھوٹوں پر اگر یہ بات ثابت ہے
 تو میں اپنے کہنے اور اعتقاد سے توبہ کرونگا اور زید بھی یہی کہتا ہے کہ اگر یہ بات
 نہیں ہوئی تو میں اپنے عقیدہ اور قول سے توبہ کرونگا اس واسطے علمائی دین سے
 سوال ہے کہ جو کچھ حق ہو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کتب معتبرہ سے اس کا جواب لکھو
 الجواب زید جو کہتا ہے اور یہ بات کسی کتاب معتبرہ میں لکھی زید کو چاہیے
 کہ ایسی بات سے توبہ کرے اور اگر کسی عالم بیدین سے ایسی بات سنی ہو تو اس
 صحبت میں نہ بیٹھے اور دوسری بات جو زید نے کہی وہ بھی جھوٹ ہے اور آخر
 علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے بیدین کو سمجھا دیں اور اگر
 پھر بھی توبہ نہ کرے تو اس کی مافات سے پرہیز کریں اور کسی کتاب سے کہنا بل
 اعتبار جو یہ بات ثابت نہیں اور عمرو و دونوں مسلمانوں میں سچا ہے اور اس کی بات
 بھی ٹھیک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حسینا امین

محمد زید حسن

ابو محمد نعیمی

سید حسین

فیروز حسن

قول الحمید حق
 حق بالاتباع

محمود علی

غیاث الدین

محمود

شاکر مولانا محمد

احمد علی عینی

ابو محمد

عنايت علی

محمد سعیدی

امام محمد مجتہد

اسحاق صاحب

محمد سہاروی

محمد سعیدی

محمد سعیدی

محمد سعیدی

ذلک کذلک الجواب الجواب اصحاب من اجاب اللہ تعالیٰ بالصواب من اجاب الجواب

عبد الباقی عفی عنہ
حسن حبیب
من غلب جواب
عقلہ افصح
عبد الباقی عفی عنہ
محمد اسحاق

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ
سید احمد
عبد اللہ
عبد اللہ
محمد حبیب
محمد حبیب
محمد حبیب

محمد حبیب

الجواب صحیح بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر ہفتہ اونٹھا کر فاسخہ اور قتل ہوانہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاسخہ کہتے ہیں۔ جواب صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ فاسخہ مردہ شرعاً درست نہیں ہے بلکہ عبت

سبب ہے کہ انی اربعین نقادی محمد قندی نقطہ محمد عالم علی عفی عنہ

ہذا الجواب صحیح محمد عالم علی عفی عنہ : الجواب صحیح والمحبہ محمد عبد اللطیف عفی عنہ

محمد حبیب
عبد اللطیف
سہیل پور
شاگرد مولانا
محمد امین رحمہ اللہ
۱۳۸۳ھ
عالمہ حل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مہرجا رہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا اور کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا اور کسی مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود و غیرہ پڑھ کر ملائمتیں شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کامتوفی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح پڑھنا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھنا درست ہے یا نہیں مینو بالکتاب توجروانی یوم الحساب غریب مہر فرماؤں جواب صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ جمع ہونا عزیز و اقارب غیر ہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر

حاجت و امر و ان خوش الحان راگ خوانندہ اشعار وغیرہ وغیرہ قیودات بانفس
 قیام اسی ذکر مولد اور اسی محفل میں ثابت اور جائز ہے یا نہیں اور شریک ہونا منع کیا
 کا ایسی مجالس میں جائز ہے یا نہیں و نیز عیال و خجستہ وغیرہ میں آب طعام سنانے کو ذکر
 ائمہ اوٹھا کر فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب ہونے کو ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز
 خاص بروز سومیت کے جمع ہو کر بالخصوص کلمہ طیبہ و ختم قرآن مجید بعد نماز آیت چنے
 وغیرہ تقسیم کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز وہم و بسم و دھلم وغیرہ سب کا کرنا ثابت
 و جائز ہے یا نہیں بنیاد بالکتاب و توجروا بיום الحساب المرسل بندہ عزیز الدین عفی عنہ اور آداب
 محلہ ساہوشتہ بھری ایجاب مجلس مردہ ہوو کہ جس کو سال نے لکھا ہے بدعت
 و مکروہ ہے اگرچہ نفس ذکر ولادۃ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کا مندرج ہے مگر بسبب انضمام
 قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ حرب حلال حرام سے حرام ہو جاتا ہے
 پس اس ہیئتہ مجموعہ مجلس مولودین کثرۃ و ناعاذہ عن ضرورتہ چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف
 حرام ہے کہ ان المیزین کا نواخوان الشیاطین الایہ حکم ناطق قرآن شریف کا ہے
 غلے ہذا امر و ان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب بیجا ن فتنہ کا ہے اور کراہت سے
 خالی نہیں اور قیام بالتحفیس اس ہی ذکر پر اور اس ہی محفل میں ہونا بدعت ہے پس حضور
 ایسی محفل کا بسبب ان امور بدعت و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہو گا خواہ عام
 لوگ جاوین و مفتی جاوے بلکہ مفتی کو زیادہ تر موجب دلیل کا ہے کہ وہ عالم ہے اور کیا
 فعل سے گمراہ کنندہ خلق کثیر کا ہوتا ہے۔ اور فاتحہ میں ہاتھ اوٹھا کر پڑھنا طعام شراب
 رو برو رکھ کر مشابہت فعل منہوس ہے اور یہ امر شرع میں ایصال ثواب کے واسطے کہیں
 ثابت نہیں اور من شبہ بقوم فہو منہم احادیث حکم ناطق حرمہ مشابہت کا ہے لہذا یہ

صیغ بھی حرام ہوگا۔ اور سیوم و ذبح و حجام حرام نہ ہو کی ہیں اس تخصیص ایام میں
مشابہت بھی ہوتی و تخصیص ایام کی بدلتہ طبی ہے یہ سب سبب ان تخصیصات
کے ہتہ و مکروہ تحریمی ہیں اگرچہ پہل الصیال ثواب بدوں کسی تخصیص مشابہت کے درست ہے
اور تفصیل ان حجام مسائل کی بسط کے ساتھ براہین قاطعہ میں ہے اوس میں ملاحظہ فرمائیے
فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

احمد رشید
۱۳۱۰ھ

محمد حسن
۱۳۰۵ھ

الجواب فی ما ذالباحتی الا الضلال احقر محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ انوار تاجی علیہ الرحمۃ
ذلک من حقیق بالاتباع احقر الزمین محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ انوار تاجی علیہ الرحمۃ

فاصل احمد
۱۳۰۹ھ

الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
قامع الجواب محمد حسن عفی عنہ مراد آباد۔ الجواب صحیح عبد الصمد عفی عنہ

محمد حسن
۱۳۰۵ھ

الجبب المصیب محمد عبد الصمد عفی عنہ الجواب حق عبد الحق عفی عنہ

احمد اللہ کہ حضرت حبیب لبیب دست فیضہم نے جو کچھ تحریر فرمایا ہو بلا شک صحیح ہو کر کئی جائے
مقال نہیں کیونکہ وہ مخدوم العلماء اور راسخ فی العلم میں البتہ بوجہ مزید اطمینان ہو اہم چند
عبارات کتب متعین سے تائید نقل کرنا ہوں فی الاول فی نفس ذکر ولادت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی منکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ مندوب و محسن ہے کہ وجہ الحاق ہو
بامشروعہ جیسا کہ مروجہ ذائہ حال ہو بدعت و حرام ہو در عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کجے
مگر جیسا کہ قرون ثلثہ میں تھا کہ نہ مجلس سو سو معتقد ہوتی تھی نہ ذکر ولادت پر قیام ہوتا تھا
ہم سب سامور کے گئے ہیں اتباع سلف صحابین پر نہ کہ ابتداء خلف پر امام ملازمہ
ابن الکمال رحمۃ اللہ علیہ جو پڑے اکابرین دستندین سے ہیں مدخل میں فرماتے
بین وں جملہ ما احدثہ من الباع من اعتقاد ہم ان ذلک من اکبر العبادات الظہار

اشعاراً يفعلونه في شهر ربيع الاول من المولد وقد احتوى ذلك على بضع ومجرات الى
 ان قال في هذه لفاسدة متبعة على فعل المولد اذا عمل بالسبع فان خلاصته وعمل طعام فقط
 ونوى به المولد ودعى اليه الاخوان وسلم من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نيته فقط لا
 ذلك زيادة في الدين ليس من عمل السلف الماضيين اتباع السلف اوسل ولم
 ينقل عن احد منهم انه نوى المولد نحن نتبع السلف فيعينا ما نسمع انتهى اورولا ناعتبد
 المضر في حنفى رحمة الله عليه اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ان عمل المولد بدعتہ لم یقل بہ
 ولم یقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واختلفوا الاکثر انتهى کذا فی اشعر الالہیۃ اورولا نا نصیر الدین
 الاودی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بجواب سائل لا یصل لانه لم یقل عن السلف الصالح
 واما احادیث بعد القرون الثلثۃ فی الزمان الطلح ونحن لا نتبع الخلف فاما اهل السلف
 لانه کفی بهم الاتباع فای حاجة الى الاستدلال انتهى اور شیخ الحنا بلہ شرف الدین رحمۃ
 اللہ علیہ فرماتے ہیں ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ اخفا لالمولود صلی اللہ علیہ
 وسلم منع استنماہ علی الکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعتہ احدۃ من متبع ہواہ ولا یسلم
 ما امرہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الشریعۃ دنہاہ انتهى کذا فی القول المعتمد اور قاضی شہاب الدین
 دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ تحفۃ القضاۃ میں فرماتے ہیں (سئل القاضی
 عن مجلس المولد الشریف) قال لا ینعقد لانه محدث وکل محدث ضالۃ وکل ضالۃ فی
 النار وایفعلون من الجہال علی راس کل حل فی شہر ربيع الاول لیس شیء یفعلون عنہ
 ذکر ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرویون ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی و حاضر فرہمہم
 بل ہذا الاعتقاد شک وقد منع الاکثر عن مثل ہذا انتهى اور صاحب سیرت شافعی فرماتے
 ہیں جرت عادۃ کثیر من الجہین اذا سمعوا بکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیمالہ

صلے اللہ علیہ وسلم و ہذا الصیام بدعتہ لا اصل لہ اور مولانا افضل اللہ چوہدری رحمۃ اللہ علیہ
 بحجۃ العشاق میں فرماتے ہیں ما یفعل العوام فی الصیام عند ذکر وضع خیر الانام علیہ التحیۃ و السلام
 پس بشیء بل ہو مکروہ اور قاضی ضیاء الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ طریقۃ السلف میں فرماتے ہیں
 وقد احدث بعض ہمال المشایخ امور کثیرۃ لا یجد لہا اثر اولاً و ثانیاً فی کتاب لانی سنۃ ہما
 الصیام عند ذکر ولادۃ سید الانام علیہ التحیۃ و السلام اور حضرت محبوب سبحانی قصب بانی
 سیاحہ سرہندی محمد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں بنظر الغائب
 ببینۃ اگر حضرت ایشان فرما وین زمان موجود ہو دند و در دنیا زندہ و سہ بود و ان
 محاسن اجتماع کہ منفعہ سے شد آیا باین راضی سے شد نہ و این اجتماع راست پسندیدہ
 یا نہ بظن فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را بخیر نہ فرمود نہ بیک انکار سے نہ بود و مقصود
 فقیر اعلام ہو قبول کنند یا نہ کنند بیج مضائقہ نسبت و گنجائش مشاجرہ نہ اگر محمد فرما
 و یا ان انجا برہاد وضع مستقیم باشند مافقران را از محبت ایشان غیر از حیران چارہ
 نیست انتہی زیادہ ہے قصد جمع دو زیادہ و اسلام اور شرکت جملہ محاسن شرعیہ
 نہ عام لوگوں کو درست ہے نہ مفتیوں کو قال اللہ تعالیٰ وقد نزل علیکم فی الکتاب ان
 اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا و یستہزأ بہا فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث یخبروہا و انکم اذا
 سئلتم الخ امام محمدی السنۃ نبوی رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں آیہ مذکور کی تحت میں فرماتے
 ہیں وقال النہاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ہذا لایۃ کل محدث فی الدین و کل
 مبتدع الے یوم النبیامۃ اور اس ہی تفسیر کو قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر منطری میں
 ارقام فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ایصال ثواب بہتر مگر رسوم غیر جائزہ و بہت کو اس کے ساتھ ستر
 کر لیا ثواب کہ کہو دنیا اور گناہ کا ترکیب ہو یا جو قرون ثلاثہ میں ایصال ثواب بھی کیا جاتا تھا

مگر نہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھی جاتی تھی نہ رسوم سوم و دوہم بستہ جہاں کی کچھ لعین تھی۔
 ایصال ثواب کے واسطے کیجئے مگر باقیہ جیسا کہ بزرگان سلف کا طریقہ تھا نہ بطریق
 اختراع و ابتداء غلط فتاویٰ محدثین میں مرقوم ہے قرآن الفاتحہ والاخلاص والکافرون
 علی الطعام بدعت اور کبیری شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے واتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن بکیرہ
 اور نصاب الاحکام میں ہے ان معرفا یقوم فی صفۃ افعالہ یقرب بعد الختم آیتہ من الاطلاس
 ثلثا ومن الفاتحہ مرۃ وھو قائم والناس قعود انہ بدعت ولام یقبل ہذا الصنع من السلف اور ابن
 ماجہ میں حضرت جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ فرمایا کنز فی افعال الاجتماع کے اہل البیت
 ومنعہم الطعام من النبیاتہ انتہی چنانچہ فتح القدیر میں ہے واتخاذ النبیاتہ من اہل البیت ہی بدعت
 مستقبحتہ لما روی ابن ماجہ والا امام احمد باسناد صحیح اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح
 مشکوٰۃ میں علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں قال الطیبی من اصر علی امر مذکور
 وجعل عزما ولم یعمل بالرضیۃ فقد اصاب منه الشیطان من الافعال نکیف من اصر علی بدعت
 او منکر نہ اعمل تذکر الذین یفرون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للبت ویردہ ارجح من
 الحفظ للجماعۃ ونحوہ اور فتاویٰ بزار میں مرقوم ہے بکیرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول الثالث
 ولکبار السبع ونقل طعام لے القبر فی المومس واتخاذ الدعۃ لقراءۃ القرآن جمیع الصلحاء و
 الفقراء الختم اور لقراءۃ سورۃ الانعام والاخلاص انتہی اور شرح منہاج امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
 میں ہے الاجتماع علی المقبرۃ فی الیوم الثالث وتقسیم الخمر والعود والطعام الطعام فی الایام
 الخمس کا اثنالث والخاص بالثامس والعاشر والعشرون والاربعین والشہر الاول
 واسنۃ بدعتہ اور حضرت فیض محمد الحق رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت ودرجہ میں فرماتے
 ہیں ان اجتماع مخصوص بروز سوم وارتکاب تکلیفات دیگر و صرف اموال بے وصیت





ان حق بیایمی چست است حرام انتهی اور حضرت شاه ولی الله محبت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
وصیت فرماتے ہیں دیگر از عادات تشنیعہ امر دم اسراف است در آنها اولم

این بی رحمتہ اللہ علیہ بھی نسبت ائمہ بن فراتے ہیں و بعد مردن من رسوم و تدفین منسل

هو البصحة تبتدئ من حب الله تعالى
جواب نهایت مجمع ادرست

ابو النجاشي محمد بن عبد الله بن عمر بن الخطاب

[illegible]

مجلسی الدین علی محمد مراد آبادی
 دکان سحیہ سعید گورن
 مراد آبادی
 مراد آبادی

کما مره العجیب العجیب فقط و غیره قاسم علی عینی عیسیٰ

59

بلا ریب محفل میلاد کہ جو فی زمانہ مذکور معمول ہے وہ محض خلاف شرع اور منہجی نہایت
 اور ایصال ثواب بلا تقید و تعلیل اوقات کے موافق کی نسبت ثابت ہی اور ہیئت کمالی
 فاتحہ مذکورہ اور سویم و دہم و سب و جہلم و برسی وغیرہ سارے کے سارے افعال کہ جو مسلمان
 نے ہنود و دیگر مذہب والوں سے اٹھائے ہیں شرعاً ناروا و ناجائز ہیں چنانچہ فقیر نے
 اپنے بعض بعض رسائل مطبوعہ سابق میں بھی بطور سبب اس کو لکھا ہے فقط اور سب جواب مجھے
 صحیح ہیں واللہ اعلم و علمہ حکم دائم۔ مکین محمد اسماعیل ریگ غفرلہ مدرس عربی مدرسہ اعلیٰ
 المرقوم ۱۸ شہر ذیقعد ۱۳۰۲ ہجری (۱۲۰۹ میلادی) قریب اہل حق
 دائمی نفس میلاد بطریق و غلط محمد داہم علی عفی عنہ

کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مندوب مگر ہیئت مردہ خالی از حرمت و بدعت نہیں (نور الدہم علی)
 اور ایصال ثواب اس طریق پر بدعت فقط حرر و محمد عبد النبی حنفی نہ ہندوئی مراد آبادی

بلا ریب طریقہ ایصال ثواب مندرجہ سوال زمانہ خیر القرون میں نہیں پایا
 ہانا ہی اور ایسے ہی محفل میلاد شریف بھی۔ الجواب صحیح محمد ہدایت النبی علیہ السلام

بلا شک یہ طریقہ ایصال ثواب بہ محفل میلاد ہیئت کمالی عن اہل شرع (محمد ہدایت علیہ السلام)
 بدلائل مذکورہ بالا و نیز بادکہ کثیرہ ماسواہم نام شروع و بدعت ہے لکنوی بقیم مراد آباد
 کافی الاکتب الشریعہ فقط (۴۰۰۰) ذکر با حق عنہ (۴۰۰۰) الجواب صحیح (محمد ہدایت علیہ السلام)

ہر دو وجہ قومہ بالا بلا شک صحیح ہند محفل میلاد ہیئت کمالی بدعت است و فاتحہ رسمی
 و سویم و دہم و جہلم و سب و جہلم و برسی و ہند و اللہ اعلم کتبہ عبد ربہ القوی
 محمد کفایت الدابر دہلی (۱۳۰۰) (۱۳۰۰) (۱۳۰۰)

اجواب صحیح ابو الفضل محمد نصیر الدین عفی عنہ۔ جوابات صحیح اور حقیقین

سید احمد علی

عنایت الہی عفا اللہ عنہ
سہارن پوری

سید محمد علی
فناہار پوری

سید محمد علی
فناہار پوری

جوابات صحیح ہیں اس لئے کہ امور مذکورہ سوال حق متفقی عن الرسول کے خلاف
ہیں جو امور اسکے خلاف ہیں وہ بدعت ہیں۔ سخاوت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ

سخاوت علی

اجواب صحیح ہر چیز کے کہ از عبادات باشند و نبوتش من خیر القرون باشد

محمد حسین

آن بلاریب بدعت است و تجاوز از حدود شرعیہ است کما قال اللہ تعالیٰ

ولا تعبدوا ان الله لا يحب المعتدين اسکین فادم العلماء خلیل اللہ دہو دیالوی نعم انبالوی

ابو خلیل اللہ

امور مندرجہ سوال محض فطوریہ اور ممنوعہ ہیں حاضر ہونا ایسے مواضع میں کام

مبتدیین اور ناخبر ہائے ترمسوں کا ہے نفس محفل کو متدرب اور مستحب

بہمنہ کام ناقص کا ہے قواعد اصول اور تصریحات علمای فحول سے ذکر جواب مسلم کا

البعثۃ منہ و بات شرعیہ سے ہے محفل اور جملہ تصدیقات بلاشبہ بدعت و کراہت ہیں۔

والسلام بالصلاب کتبہ العبد المقتسم سراج احمد عفا اللہ عنہ من اجاب فقہ اصاب

اجواب صحیح محمد حسین اجواب صحیح غفر اللہ عنہ محمد حسین بن علی جمیل احمد سرائی سنہ پہلی

الاجتہاد بالصلاب کتبہ العبد المقتسم سراج احمد عفا اللہ عنہ من اجاب فقہ اصاب

اجواب حق بلا ارتباب محمد الدین اکثیری عفا اللہ عنہ

اجواب صحیح محمد حسین بن علی جمیل احمد سرائی سنہ پہلی

الجواب صحیح محمد شفیع علیہ السلام
 عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند
 الجواب صحیح غلام رسول
 عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند
 الجواب صحیح بندہ
 امیر تہری

عواکات

امیر تہری

غلام رسول

محمد شفیع علیہ السلام

الترام بالایزہم ان سب مورین موجود ہے اور یہ التزام عبادات ہوں یا عادات ہوں اور
 امرین یہ حصہ شیطانی ہے حسب حدیث انصار کے تراز سے جو کہ یہ سب امر خیر اللہ
 میں نہیں تھے تو انکا عدم خبر القرون میں واسطے مانعت کے کافی ہے مجوز کو چاہیے کہ کوئی
 حدیث یا آیت دلیل جواز کی پیش کرے عدم قدیم ہمارے واسطے دلیل کافی ہے اور
 آنحضرت مسلم پر صرح موجب خرد برکت کا ہے امور ممنوعہ اس کے ساتھ مل کے اس کو بھیج
 جیسا کہ لیتے ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب العبد عبد الرحمن عفی عنہ تعلیم مسجد اسلام بن بندہ

۲۴۔ رجب الثانی ۱۳۱۳ھ از پانی پت

یہ سب امور بدعات سنیہ سے ہیں ان امور کا التزام نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم اور نہ منہای راشدین سے ہے۔ قرآن کی مجلسوں میں تو کوئی حاضر ہوتا
 جیسے مولود خوش الحانوں کے پڑھنے پڑانے میں عوام کا لانا جمع ہوتے ہیں اور
 وہم غیر کل بدعات میں فقط واللہ اعلم بالصواب

رحمہ اللہ
 توفیقہ عالیہ

الحق الحق ان میں
 انصاف المسکین راہی رست للعالمین محمد بن
 رحمۃ الرحمن الراحمین شیر کوٹی مدرسہ

محمد بن عفی عنہ

سید مصطفیٰ
 ابن محمد

فیفتہ کفر

الجواب صحیح وانا ابو عبیدہ

الحق لا يتجاوز عرانی ہذا الجواب الجواب صحیح والمحبب نصح

احمد علیہ رحمۃ اللہ

کتابہ عبدالحق دارین عمید اللہ الغزنوی کتبہ عمید النواحدین عمید اللہ الغزنوی

أحمد بن محمد

الحجاب صحيح أحمد بن

عبدالحکیم
عبدالمعز

بہارِ جواب صحیح

عبد الجواد بن
عبد الله الخزاعي

اجواب صحیح ابوالحسن

محمد بن

اجواب حج
محمد عبد الرحمن

العالم حوله

عبد الرحمن ابن

ابو الحسن
محمد بن

وَلَكُمْ فِي شِعْرِ اللَّهِ آيَةً ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ جَوَابٌ صَحِيحٌ وَأُورَاقُ كُلِّ صَحِيحٍ بِرَأْسِهَا خَاتَمٌ

شماره پنجم

مَنُو لُو دُو خَوَالِی مَطْلَقًا وَغَیْرَهُ رُسُوم وَّعَادَاتِ جِهَانِیَہِ مَوْتِ قَوْتِ مِیْنِ جَوَابِ پَرِ نَذَرِ کُورِ ہوسے سب سے عبت
وَضَلَالَتِ اَوْرِ صِرَاحِ کُمرِ اِی مِیْنِ کُلِّ بَدْعِ ضَلَالَتِ وَکُلِّ ضَلَالَتِ فِی النَّارِ وَاذِ الْبَعْدِ اُتْحِ الْاِضْلَاحِ

عبد الحق العزفي
مباہل اہل ماہل

بجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلالان

ابو یحییٰ بن ابی اسلمہ عمر کو

عبد القادر

محمد عبد الغني

ابو یعلیٰ عبد اللہ

احقر المہر بنہ عبد الغفور غفر لہ

ذکر ولادت اور احوال ثواب سیٹ کو جاننا اور مستحب ہی لیکن حطرح جہلار زمانہ نے قیام وغیرہ

متفرق فی دین نکالی ہیں یہ بدعت سیئہ ہیں اور اصرار کرنا بدعت کا کبیرہ ہے

اور بعض وقت کفر تک پہنچتی ہے حکیم محمد ضیاء الدین علیؒ نے لکھا ہے کہ احمد

نظر حضرت میرزا حاجی اداوار بند صاحب سنیہ عالیہ ہاجرہ کریمہ زاداتہ شریفہ در مسئلہ مجلس میلاد و تاقیمہ برنخ مشہدات بنوری

نذیر احمد قائد صاحب دہلی کی شہرہ برائیں نالہ میں کلکتہ میں ملا کر جبہ شہداء کہا اور فاک اور کھل میلا کر جو لون کو مہر اور دو پٹیاں

و جو سے قلم تحریر جواب نہ تھا کہ میری اصلاح اور ترقی مطلب میں فاطمہ والا اقتصاد کر لگتا ہے شایہ اند تھا اسے نفع پہونچا

الشيخ ابراهيم بن محمد بن الحسين الابن الثاني جواب صاحب الزين فالحمد لله الذي جعلنا من اولاد آل البيت

۱۵- زلفنده ۱۳۱۵ هـ کو به پهلای حصه انعام کو به پوینجا بلفند و کو به

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 278: 1039-1044.

چتر تارنج طبع

از مومخ سبے ہما مولوی سید فرید احمد فاضل آباد

رسالہ فداویے رشیدیہ

۱۳

۱۳

ز رحمت عید و رحمت قریب

نکات گوت - زریا عجیب و غریب

۱۳ ۳ ۳

چو این شغفہ بدیل طبع شد

چتر تارنج احسن برآمد وفا

حق کا پی رایت کتاب زبانام غزلیہ علی نظر بدیعہ جبرری باضا بیتیہ مخطوطہ

چتر تارنج رسالہ اتباع سنت

یہ رسالہ عابدیت بانیات فائزہ مروجہ مولوی گل خان صاحب کا ملی مدرسہ مہتمم قید اہلیہ
مراد آباد نے لکھا تھا یہ اوس کا جواب چتر فائزہ مروجہ کی تردید بین ایسا جاس دندان
یہ جواب دفع ہوا کہ جس روز سے یہ جواب کافی مولوی صاحب مذکور کو ملا ہے
مالیات زوج بدعت کی بند کر دی ہے۔ غالباً جواب ہذا کو تسلیم کر کے اپنی قدیمی
خیال پر چرچ کر لی ہو چنانچہ اس فداویہ رشیدیہ میں صفحہ ۱۴۷ پر مولوی صاحب
کے قدیمی خیال ظاہر ہوئے ہیں۔ ناظرین اس کو ملاحظہ فرمادیں۔ اور اس رسالہ کو
خریدنے والا کہ لطف اتباع سنت اور فداویہ قیمت صرف ۱۰ علاوہ محصول مقرر ہے۔

اوس جانور کی قربانی جائز نہیں جسے تھوڑی دیکھ کر کسی ہون باد و خشک ہوں ولا الیہ قطعاً الا قصیت اور قربانی درست نہیں کئے جانور کی کسی ایک کٹی ہو ولا المصروفاً لطلباً وھا وھا الی غیرہ قطعاً قطعاً اور نہ دو جانور کے تھوڑی دیکھ کر منقطع ہوں یعنی جس جانور کا علاج کرنے سے دودہ منقطع ہو گیا ہو ولا الیہ لا لھا قطعاً عجبی اور درست نہیں قربانی اوس منہ کی جسکی پرانی چھتی تھوڑا سا بھستہ ولا بالاحتیاج لان لھا لا یصحیح شرح وھبانیہ وتمامہ فیہ قربانی نہیں قربانی نہیں کئے کہ گوشت پختہ نہیں ہو گا قربانی خیر الوہانیہ اور اسکا اور اسبان اوس کتاب میں ہے ولا یجوز الا للذی تامل العذۃ ولا تامل غیرھا اور جائز نہیں قربانی نہاست خور جانور کی جو گوہ کیا ایسے اور اسکو سونچا نہیں کہنا ہم اس تبدیلی معلوم ہوا کہ اگر نہاست بھی کہنا ہو اور بار بار بھی کہنا ہو تو اوس کی قربانی درست ہے کہ قربانی اوس جانور کی اوس جانور کی جسکو کہنا ہی آتی ہے اور اوسکی جو بڑا ہے جس میں کٹی اور اوسکی جو داغ کیا ہے اور اسکو دودہ نہیں اور بلا مرض اور جبکہ چھوٹی کھتی ہے تو مکی برابر اوسکی زبان کٹی ہے بشرطیکہ جا رہا ہو کہنا ہو قربانی اوسکا ولو انشراھا کسبۃ فرقتک بیتا مانم کا حریف علی لقاہ غیرہما مقاصدا ان کان غنیاً وان کان فقیراً لکن الذی لا یجوز قربانی تندرست خرید کر پیرا اوسین وہ عیب لگ گیا جو ان سے جواز قربانی کا چنانچہ عیوب نہ مذکور ہو چکے تو اسبہر واجب ہے کہ اور قربانی اوسکے قائم مقام کرے اگر خرید کر نہ لایا الدار ہو اور اگر ممکن ہو تو وہی عیب دار قربانی اوسکو دلو کفایت کرتی ہے وکذا لو کان من مبعوۃ وقت الشراء لعلہ لم یجوز علی سبیل خلاف الغنیۃ وراہ سبب مایوب قربانی محتاج کرنا سے کافی ہے اگر قربانی میں عیب موجود ہو خریداری کی وقت اسکو کھو کر محتاج ہو قربانی واجب نہیں بغلاف الدار کے کہ اسبہر واجب ہے تو اسکے حق میں کافی ہوگی ولا یصحش فیہ یسألن اضطراراً عند الذلۃ اور ضرر نہیں کہ اسبہر واجب ہو جائے قربانی کا اوسکے رتبے کے سبب ذبح کی وقت وکذا لو انشراھا غنیاً غیر لا الفقیر اور اگر قربانی مرگئی تو الدار پر دوسری قربانی اوسکے سوا واجب ہے محتاج ہو دلو ضللت او فیرقت فشرأخہ ففہرت ففعل السیئۃ استدارا وعلی الفقیر لکھا کشفۃ اور اگر قربانی گم ہو گئی یا چوری گئی سوا سنے دوسرا قربان دیکر یا تو قربانی کرنا واجب اور تمام پر دو قربانی کرنا ضرر سے کفایتی ششہم سبب مذکور ہو گیا واثبات مات اھل السبۃ لشرکائہن فی الذلۃ وقال الذلۃ انشراھا عندہ وکسر فتح عن اھل الاستحسان لقتل الذلۃ فی کل ولفی جمیع بلاد الذلۃ لولہ یخیرھن لکان بعضھا لویقہ قریۃ اور گایا اوٹ کے سات ذریعہ میں سے ایک شریک ہو گیا اور میت کے دار فون نے کہا کہ ذبح کر میت کی طرف سوار اپنی طرف سے قربانی صحیح ہوگی اسحسان کی راہ سے اسراہلو کہ عبادت کا تہذیب کی طرف سے حاصل ہوا اور شرک کرنا میت کے دار فون کے بلا فون اوسکو ذبح کیا تو شرک کرنا کی طرف سے بھی قربانی دانہرگی اسراہلو کہ ساتوں حصہ عبادت واقع ہوا یعنی جب بعض عبادت نہ شہر تو کل ہی عبادت نہ ہوا عدم تحریری کے سبب کہ قربانی الکافی واثبات کشفۃ السبۃ فیہم انما اویر الذلۃ لولہ یخیرھن واحد منہم لکان لا ذلۃ لکشفۃ ہذا فی الناس اور اگرچہ شرک کر کے ساتھ ساتوں شریک نہ لایا ہو یا فقط گوشت لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی دانہرگی اوسکو کہ خوریزی تحریری نہیں ہوئی کفایتی الہادیہ دلیل گذشتہ ہم اور بھی حکم سے باقی قربان شرک ذیر میں یعنی جب متبرک کے ساتھ دوشخص شریک ہو جو قربت کا قصد نہیں رکھتا ہے تو عبادت دانہرگی اور دوسرے قربت عبادت دانہرگی اگرچہ قربت کی جہت مختلف ہو مگر چہرہ بعض شریک قربانی کا ارادہ کرے اور دوسرے قربت اور شہرہ اور شہرہ ہی اقتصاد اور شہرہ کفار احرام اور بعض نہ ہی تقویم اور بعض نہ متعہ یا نرکان کا ارادہ کرے اور اس طرح اگر بعض اپنے فز کے عقیدہ کا قصد کرے یا بیان کیا ہو امام محمد نے قربا ضعیفایں اور اس سے پہلے محمد نے ذکر کیا ہے کہ قربانی کے موجب ہونے کے عقیدہ وغیرہ مذکور نہیں کر دیا اور محمد کی اسی سبب سے کہنے کے فز و فز کی راہ سے ولا عقیدہ بھی قربت ہو اور یہ مخالف ہے اوس بحث کے جو شرک بلانی نے ذکر کیا ہے کہ عقیدہ کر دے کفایتی الیہ و خلاصہ یہ ہے کہ عقیدہ کا قربت اور عبادت ہونا تو امام محمد کے کام سے ثابت ہے اور یہ ہے کہ امام محمد نے کہا کہ عقیدہ وغیرہ کو قربانی نے منسوخ کر دیا تو اطلب سبب کہ عقیدہ واجب نہیں رہا ہو تو اس سے نفی مستجاب یا ابحاث کی لازم نہیں اور اسکو کر دے کہنا تو قبول سید لیل سے اسکا عقیدہ عبادت مستند ہو ثابت ہو ادراہل اسلام میں جاری

فیہم سبب مذکور ہو گیا واثبات مات اھل السبۃ لشرکائہن فی الذلۃ وقال الذلۃ انشراھا عندہ وکسر فتح عن اھل الاستحسان لقتل الذلۃ فی کل ولفی جمیع بلاد الذلۃ لولہ یخیرھن لکان بعضھا لویقہ قریۃ اور گایا اوٹ کے سات ذریعہ میں سے ایک شریک ہو گیا اور میت کے دار فون نے کہا کہ ذبح کر میت کی طرف سوار اپنی طرف سے قربانی صحیح ہوگی اسحسان کی راہ سے اسراہلو کہ عبادت کا تہذیب کی طرف سے حاصل ہوا اور شرک کرنا میت کے دار فون کے بلا فون اوسکو ذبح کیا تو شرک کرنا کی طرف سے بھی قربانی دانہرگی اسراہلو کہ ساتوں حصہ عبادت واقع ہوا یعنی جب بعض عبادت نہ شہر تو کل ہی عبادت نہ ہوا عدم تحریری کے سبب کہ قربانی الکافی واثبات کشفۃ السبۃ فیہم انما اویر الذلۃ لولہ یخیرھن واحد منہم لکان لا ذلۃ لکشفۃ ہذا فی الناس اور اگرچہ شرک کر کے ساتھ ساتوں شریک نہ لایا ہو یا فقط گوشت لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی دانہرگی اوسکو کہ خوریزی تحریری نہیں ہوئی کفایتی الہادیہ دلیل گذشتہ ہم اور بھی حکم سے باقی قربان شرک ذیر میں یعنی جب متبرک کے ساتھ دوشخص شریک ہو جو قربت کا قصد نہیں رکھتا ہے تو عبادت دانہرگی اور دوسرے قربت عبادت دانہرگی اگرچہ قربت کی جہت مختلف ہو مگر چہرہ بعض شریک قربانی کا ارادہ کرے اور دوسرے قربت اور شہرہ اور شہرہ ہی اقتصاد اور شہرہ کفار احرام اور بعض نہ ہی تقویم اور بعض نہ متعہ یا نرکان کا ارادہ کرے اور اس طرح اگر بعض اپنے فز کے عقیدہ کا قصد کرے یا بیان کیا ہو امام محمد نے قربا ضعیفایں اور اس سے پہلے محمد نے ذکر کیا ہے کہ قربانی کے موجب ہونے کے عقیدہ وغیرہ مذکور نہیں کر دیا اور محمد کی اسی سبب سے کہنے کے فز و فز کی راہ سے ولا عقیدہ بھی قربت ہو اور یہ مخالف ہے اوس بحث کے جو شرک بلانی نے ذکر کیا ہے کہ عقیدہ کر دے کفایتی الیہ و خلاصہ یہ ہے کہ عقیدہ کا قربت اور عبادت ہونا تو امام محمد کے کام سے ثابت ہے اور یہ ہے کہ امام محمد نے کہا کہ عقیدہ وغیرہ کو قربانی نے منسوخ کر دیا تو اطلب سبب کہ عقیدہ واجب نہیں رہا ہو تو اس سے نفی مستجاب یا ابحاث کی لازم نہیں اور اسکو کر دے کہنا تو قبول سید لیل سے اسکا عقیدہ عبادت مستند ہو ثابت ہو ادراہل اسلام میں جاری

التَّحْقِيقُ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعَ الْقَضَاءِ فِي الدُّعَى وَأَعَادَهُ عَلَى اللَّهِ جَمِيعُ كُلِّ دَعْوَى فَلَوْ تَوَكَّلْنَا أَحَدَهَا أَوْ ظَنَّنَا أَنَّ نِسْبَةَ أَحَدِهَا أَكْبَرُ
 سَخَرَتْ وَهِيَ تَصْلَحُ لَمْ تَزَلْ أَتِيحَالُ أَتَى شَاكِلُ الْكَلْبِ نِسْبَتُهُ مَرَّةً قَلِيلًا لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مَعَهُ نِسْبَتُهُ مِنْ بَرٍّ كَرَامَةٍ فَمِنْ بَرٍّ كَرَامَةٍ
 ارادہ کیا سوا پناہ تھو کہ مایک ہند کے ساتھ رہا نہ کر کے میں اور اسکی مدد کی فوج کرنے پر تو ہر شخص بسم اللہ شکر کیا مابعد ہر دیکھ کر کہ بسم اللہ شکر کیا
 شخص جس نے نہ کر کیا بلکہ ان کر گیا کہ ایک شخص کلمہ اللہ کہنا کثرت کرتا ہی تو ہر حرام جو جائز اور حلال میں نہان ہو جسکی لیاقت نہایت پر کروں وہاں
 کیا سا کہ کو نہ ہر شکر ہی سے جو کیا بسم اللہ کہنے سے طلال نہیں ہونی بلکہ ہر شکر جو کہ اس پر اور بسم اللہ کہنا چاہیے وہ نہایت شیعہ ہے
 فقال من ذی ذی الذلیل فیہ ۵۰ انا فی الذلیل فیہ ۵۰ فلیکنہ بالقرض فانا لا نراہ فاما ولا ترضیہ سر اور اللہ اسکو شہد
 کیا ہی مایہ اسکا وزیر الدین نے علی نے لہرہ وہ نظم میرے کوئی ذمہ ہے جسکی ملت میں جیسے وہی کہ وہاں ذکر کیا ہی صاحب تہذیب کی یعنی اللہ تعالیٰ کا نام
 لیا جا سوا اور اسکا جواب کہ نظم ہے اسکو کہ ہم شکر کو نہیں دیکھتے اور پسند نہیں کرتے فقلت فی الجواب ۵۰ خدا جاننا کہ انکا کلمہ ہر شکر
 حقیقت میں وہ وہ عن حقہ خبر الدین کہہ تو میں نے جواب سوال نہ کر میں یوں کہہا کہ جواب نظم میں ہے کہ تو جانتا ہی اس وقت میری جی کہ روایت نہیں
 ہے جسکے سے کہ شاکل فی حقہا استدرک استأمن فکثر الذکر شکر طحا قروہ ۵۰ ذاک ذمہ نقاب وضعہم اللہ معہم الصالحین
 اللہ نے ہر شکر دہ ہر شکر ہی سے کہ نہ کرنے میں وہ شخص شریک ہو جو فرد بار نام نہاد ذکر کرتا شرع ہے بسا کہ ہم روایت کرتے ہیں کہ وہ ہر شکر کرنا
 اور نقاب کا ہے جسے اٹھ کر کہا انہ اور صاحب کے ساتھ جو اسکی امید رکھتا ہی راجح کرتا کہ شاید ایک شخص کی قوت سوسو ذمہ ہر شکر سے کہہ
 داخل نہ جاتا کہ وہ کہ اللہ جل جلالہ عن حقہ خبر الدین کہہ تو میں نے جواب سوال نہ کر میں یوں کہہا کہ جواب نظم میں ہے کہ تو جانتا ہی اس وقت میری جی کہ روایت نہیں
 وفی الوہابینہ وشرحہا کما ۵۰ ولودنجا کما ۵۰ مع داجل اکل بعبہ ۵۰ فالتا ۵۰ اور وہاں ہر شکر اور اسکی شرح میں کہہا اور اگر وہ
 شفقوں کبریٰ کو ماضی ذبح کیا ہر ایک شخص بسم اللہ نہ لا تو کبریٰ شکر کہ ہوگی یعنی حرام جب الزکری سے وراثت یقینی نہ تھا کما ۵۰
 وانشکل فالعقوب اللہ یحییہ اور اگر تین شخص میں کریان خرید کرین اور اسکا باقیہ ہر شکر میں نہان ہو جسکی لیاقت نہایت پر کروں وہاں
 ذمہ کا کہ لکھ کر دینا کشف حیرت ہو ہم شرح وہاں ہر شکر میں سرور نہ کر وہ میں یوں چاہیے کہ تینوں شخص ہر ایک کو ہر شکر کرنے میں دیکھ کرین سوا اگر اپنی
 کبریٰ ہر شکر کی تو ہر شکر سے اور غیر کی کبریٰ ہر شکر کی اسکے اور کسی تو میری جائز ہے ۵۰ فکل شراۃ الشاۃ للعداۃ ۵۰ بیکہ خلعت العکبر
 والقیۃ یحییہ شراۃ ۵۰ کا کہ لکھ کر غیر یعنی کبریٰ خرید کرے تو میرے ہر شکر سے برحقان نکلتے یعنی کبریٰ کی خرید کر کا کہ لکھ کر شراۃ خرید کرے تو میں نہیں اور انکی
 کی اجرت میں دیکھ کر نقصان ادا تھا گیا ہم دہ دہت ہے کہ شراۃ ہم جسے شان اور میری یعنی ہر شکر اور کبریٰ وہ دو کو مثال ہے ہر خلاف نکلتے ہے اگر
 کبریٰ کی خرید کر کا کہ لکھ کر سوا اسکی شراۃ میں نقصان یعنی ہر شکر کی تو میری کہ اسکا ادا لازم نہیں چاہتا غایہ میں سے قادی عالم گیر میں کہہا کہ تو اپنی
 خرید کر کا کہ لکھ کر سوا دیکھ کر خرید کر اور اسکی کما کما ۵۰ لکھ کر کبریٰ کی خرید کر تو میری کہ اسکا ادا لازم نہیں چاہتا غایہ میں سے قادی عالم گیر میں کہہا کہ تو اپنی
 ذلو کا کہ لکھ کر سوا دیکھ کر خرید کر اور اسکی کما کما ۵۰ لکھ کر کبریٰ کی خرید کر تو میری کہ اسکا ادا لازم نہیں چاہتا غایہ میں سے قادی عالم گیر میں کہہا کہ تو اپنی
 خرید کر کے تو میرے اور اگر وہ لکھ کر شراۃ ہر شکر میں نہان ہو جسکی لیاقت نہایت پر کروں وہاں
 تو خلافت دیکھ کر خرید کر ہر شکر میں نہان ہو جسکی لیاقت نہایت پر کروں وہاں
 اور شخص کے حق میں جسے دس تو ہر شکر کی خدائی اور سبب تین تو ہر شکر کی بیجا کی ہر شکر میں نہان ہو جسکی لیاقت نہایت پر کروں وہاں
 ہوگی چنانچہ ہر شکر سبب سبب دیکھ کر خرید کر اور اسکی کما کما ۵۰ لکھ کر کبریٰ کی خرید کر تو میری کہ اسکا ادا لازم نہیں چاہتا غایہ میں سے قادی عالم گیر میں کہہا کہ تو اپنی
 قرار ہم ہر شکر خیرات کرنا اور اگر قرآنی میت کی بدون امر میری سے میت کی طہر نہ کر کہا اسکے گوشت کو اور سبب تول بخار دہندہ وہی ہے
 اور مال طہل فالصالحین سفقو ۵۰ و عن اہلہ وحفہ وہو الخیر اور میرے مال سے تو میری قرآنی کا تو میری ہے اور میرے سبب مال میری ہے

سے بچنے کے لئے یعنی جبرکٹ اور سہری اور بشیخہ شرب جو شہ ناز کا دنگھ شراخ فلوہا بنیہ فقال سہ و فی یلۃ الایمانج فالنور عرسا
 و فی الفقیہ و المتقی ذہب شرب اور شراخ و دبانہ نے ہسکونم کیا ہے سرون کہا جو اور شرب جبرکٹ میں سورہنا جائز ہے اور قنہ اور شرب متقی
 میں بچہ جواز مرقوم ہے و تذکرۃ الکفۃ منہ ای من الایمانج وہی الصبیح و قیل لا یأش حباً اور گروہ جو شربیں اور بندہ بچہ قول صحیح جو اور اوکو
 جواز کا قول نصیحت جو ہم ریشی انرا زیندہ گریہ جارا نکل ہو درست نہیں ہو اسکو کہ وہ مستحق اور جہان گزیر ہے جو خلاف سجات و دفعہ کے کہ وہ تابع
 ہے نہ مستقل کہ اسنے اطحاوی و کذا تذکرۃ القلنسۃ و ان کانت تحت الیقاۃ و اسکی طرح کو تو خونی سے ریشی ٹوٹی اور جہاد کے حکم کے
 پنجو چہی جو ہم مرد کو ریشی یا چاندی ہوسنے کی ٹوٹی یا جس ٹوٹی پر شیم بہت سیسا ہو یا کوئی چیز یا چاندی ہوسنے کی چاراد نکل سے زیادہ ٹوٹی پر
 سسی ہو یا ہو کر وہ تو خبی سے کہ زانی العالم گریہ تو معلوم ہوا کہ گونا گونا اور تحت طحاوی یا قرنی اگر جارا نکل یا کم ہو ٹوٹی ہو تو درست سے
 و الکلیس الذی یطاف قنہا در اسطریم ریشم کی وہ بیل کر وہ جو بر لکائی جاوے کہ ان فی القنہ ہو اسکو کہ تعین مثا بیلوس جو و تحت طحاوی
 فی عصا یا یا لکھتہ بے ای یا لکھتہ بے ای فی البصی و اور اختلاف ہر نوع کی ریشی میں کہ ان فی البصی ہم طحاوی نے کہا کہ صحیح قول ہے
 کہ ریشی ٹوٹی کر وہ اور زیندہ کی مانند و فیہ آگ لہ ان یزنی بیدہ باللایمان و یجعل باذنیہ فیضۃ بالانفاس اور مجتبیٰ میں ہے کہ مسلمان کو اپنا
 کمرہ آسے کہ ریشی کپڑے کو اور نکل کر یا سونے اور چاندی کے برتنوں سے درست ہو بشرط عدم نقار و دیگر یعنی مکاتین اطس وغیرہ کا چھوٹ
 لگانا درست ہو بشرط عدم خمر و فی القنہ فی کسک الفقاۃ علیہ عاۃ ضلیۃ و لکس کاپیہ سکتہ اور قنہ میں ہے کہ نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا
 اور کٹا وہ لباس پہننا اچھا ہے و فیہا لا یأش و یشت خا و اسود علی عینہ من زبیر سحر لعازلہ علیہ منہ ان اور قنہ میں ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں
 ریشی سیاہ کپڑا باندھنا اپنی و تو انکبیر ہر طرح کے سبب میں کہا ہوا اور مجملہ فدرہ کو جو شرب کرنا ہو انکھ کا و فی شرح الوہابین و عن المتقی
 لا یأش بغير فاقہ القنہ و فیہ من الخیر ان یزنی بیدہ باللایمان و یجعل باذنیہ فیضۃ بالانفاس اور مجتبیٰ میں ہے کہ مسلمان کو اپنا
 اسو اسکو کہ وہ تابع ہو یا جس کی ٹوٹی خود لباس مستقل نہیں و فی التنازع تانیہ عن الیکید لا یأش باؤ ذرا الایمانج و الذہب اور انار قنہ
 میں سیرکسب مشغول ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ریشی اور سونے کی گنبدی میں و فیہا عن ختمہ الطحاوی لا یکلک علم القنہ من الفقیہ و دیگر اصل لکھا
 قالوا وھذا مشگل فقد فصل الشرع فی الکفائف و الکفائف و ذاک یؤت اصل الذہب لکھتہ و انار قنہ میں ہے کہ نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا
 نقش نگار کپڑے کا یا چاندی کو اور کپڑے جو سیرکسب لکھا اور شیمہ عدم جواز ظہر مشگل ہے اسکو کہ شرع نے کفایت یعنی ماشینی کی رحمت دی اور
 کفایت بھی ہو سکتا ہوتا ہے ماشینی مافی التنازع تانیہ ہم قنہ میں جو ظہر یعنی نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا و ذاک یؤت اصل الذہب لکھتہ و انار قنہ میں ہے کہ نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا
 ٹوٹی میں ظاہر مذہب میں جائز ہے چار نکل اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں جیسے جبرکٹ یا زیندہ نہیں انتہو طحاوی کہا کفایت ہو ظاہر اس عبارت میں
 بسنی ضابط مراد جو اور حالانکہ قاسم بن کفایت بالغ یعنی مثل اور ذوق بقدر کفایت مذکور ہے اور بسنی ضابط کفایت ہو ظاہر اس عبارت میں
 و السلام کی جہ کفایت ہو جبرکٹ یا زیندہ ثابت ہو اس میں چاندی سونا مذکور نہیں تو اسکی تحریر کرنا چاہیے اسے ملے مجھو ظہر نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا
 ہم و انہ التوفیق قاسم بن مذکور ہے کہ کفایت نہیں ہو جو دامن کے گرد و اور اور لکھا ہو چنا کچھ ماشینی ثوب کا اور کفایت بالکسر کناہ و یا دسکا
 اور جو اسکو گرد ہو انتہو توصاف معلوم ہو گیا کہ کفایت مسر ماشینی زیندہ اور دامن کا کناہ و مراد اور جب قنہ میں ظہر ہو کہ جارا نکل کا حسیہ زیندہ
 مذہب میں جائز ہے تو زینت شرع بھی ثابت ہو گئی و اللہ اعلم و یحییٰ و کناہ و اقواشہ و اللغ علیہ و کا کا و الشافعی و مالک و اسلم و علیہم
 کما فی المواقب قلت فلیحفظ هذا الکناہ و لا یأش بغير فاقہ القنہ و انار قنہ میں ہے کہ نقیہ ہوں کیو سطحی عامہ طریقا
 اور امام شافعی اور مالک کہ ہا ہا ہم اور ہی قول حمتہ کا صحیح ہو گا فی المواقب میں کہتا ہوں تو اس فہم کو یا دہنا چاہو لیکن یہ جمع مذہب مشہور ہے
 مخالف جو ہم شرب لایسے کہ یہ فہم مشرین متبر مشہور و بر شروم کے مخالف ہو اور بعضوں کہتا ہے کہ ابو یوسف امام کے ساتھ میں علت کی تو لیں

عورت جیسے کہ غیر محرم مرد کا چہرے کے رکھنا نہ کہی کہ کذا فی الطہارۃ وہ بائن ان لفظة لا فی نقل فقہستان ویکھا بما لا یجوز لہا لیکہ زائد کلمۃ فتنہ
اور جو مرد کی روایت مذکور ہو چکا کہ لفظ لا فی الطہارۃ کی اس دلیل میں زیادہ ہے جسے لکھا گیا ہے لا یجوز لہا لیکہ تو اگر وہ ہمارے میں لکھا گیا لفظ زائد نہ ہو
تو کلام میں غیر مرد کی جائز ثابت ہو اور ازلہ لکھ جو کہ مذکور ہو چکا کہ اجنبی عورت کی کلام کی وہ لکھ سکتا ہے کہ لکھ سکتا ہے لفظ لا فی الطہارۃ واد
خاف شہوتہ للضرب وقل لا فی زمانہ تا وہ یستخرج فی الاختیار اور اسکا چہرہ یا منی جہا دیکھنا حلال اور اسکا چہرہ مرد کو درست ہے جسکے
لوٹدی کی خرید کا ارادہ کرے اگرچہ چہرے میں شہوت کا خوف نہ ہو یا درست ہوا ضرورت کی سبب اور قائل صفت ہے کہ ہر مرد یا منی میں جو درست
نہیں اور عدم جواز یقین کیا ہے اختیار میں ہم یعنی اگر کوئی مرد کی خرید کا ارادہ کرے تو چہرہ اور ہاتھ پاؤں مثلاً درست ہو یا معلوم ہو کہ نرم بدن
یا سخت و امانہ بکلفت حاکم الشہوتہ لا یفرق علی البیوع فی اذ او واحد لیس کو مابین الشہوتہ والارکبہ لانی لفظ ہا و لفظ کلمۃ اور جو لوٹدی مرد
شہوت کو پر نہیں لگی ہو اسکو ہم کو یہ پیش کرنا چاہیے ایک ہند میں جو ناف سے زانو تک جیسے اسو سیکو کہ اسکی شہوت اوریت کا چہرہ یا منی
ہے ویکٹر من لا یجوز لہا لیکہ و لو کا فرقہ عجبی ال وجہہ او کتبہ فقط للضرب وقل لا فی زمانہ تا وہ یستخرج فی الاختیار اور اسکا چہرہ یا منی جہا دیکھنا حلال اور اسکا چہرہ مرد کو درست ہے جسکے
اور اجنبی غیر محرم عورت کو بدلتا اگر وہ کا فر ہو کذا فی البحت ویکہ مرد فقط اسکے چہرہ اور دونوں کف دست کو ضرورت کی سبب بغیر کتبہا اور دم
اور ہاتھ کو بھی دیکھا جائز ہے جیکہ وہ کفری روئی پائے کی کر کذا فی التا زانہ ہم قدم اجنبی کی عورت کی ہونے امام اور نسخ سے اختلاف ہے
چنانچہ اور قاضی خان کی شرح میں اس صغیر میں اسکی تعظیم ہو کہ قسم عورت نہیں اور محیط میں اسکو چھو کر یا ہر اور اقطع اور قاضی خان سے ہر فتاویٰ
اسکی عورت ہونے کی تعظیم کی ہے اور اسکی جان اور مردیانی نے اسکو پسند کیا ہر اور صاحب اختیار نے اسکی تعظیم کی کہ نہ ماریں تو قدم عورت نہیں
اور ناکے باہر عورت کا اگر ہوش میں مطلقا عورت ہونے کی ترجیح دی ہے احادیث سے کذا فی الطہارۃ و عندہا کا لاجنبی صحت لفظ ہے
و کتبہا فقط تعزیر محل علیہا بلا ذلہا اجماعا و لا یسا فیہا اجماعا خلاصہ و عند الشافعی و مالک بنکر کھی یہ اور عورت کا کلام اسکے
ساتھ اجنبی مرد کی برابر ہے تو فقط اسکا چہرہ اور کف دست پر نظر کرے مان اسکو بائیں یا بائیں ہون اسکو اذن کے بلا اتفاق اور غرض اسکو اسکا
سفر کر بلا اتفاق کذا فی الخلافہ اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک کلام اپنی بیوی کو دیکھ کر اسکو محرم کی مانند قاتل حاکم الشہوتہ او شاک
اجتمہ نظر ال وجہہا قل النظر مقید لکلمہ الشہوتہ ولا یفرق و ہذا فی ذوالکھرو و اما فی ذلکنا انہم من الشاہدۃ فیہا و غیرہا پھر اگر شہوت
کا خوف ہو یا شک ہو شہوت اور عدم شہوت میں تو مرد کا نظر کر عورت کے چہرہ کی پشت پر مگر تو نظر کا حلال ہونا شہوت نہ ہو کہ ساتھ مقید ہو اور
نہیں جو حرام ہے اور جیسے علت نظر دعوت حد شہوت الی کوگون کے زمانہ میں تھا اور ماری زمانہ میں جو ان عورت کا چہرہ دیکھنا حرام نہ ہو
یعنی فساد زانہ کے سبب کذا فی الفہستان وغیرہ لا النظر للمس لحاسہ وکفایں و شاکھد کچھ کو شہوتہ علیہا لک و کتبہا فقط لک لفظ الشہوتہ
فی لا صحت مگر اجنبی عورت کا دیکھنا اور چہرہ حاجت اور ضرورت کی سبب سے حلال ہے چنانچہ اور قاضی کا جو کتبہا جو فیصلہ کرتا ہے اور اسکا
دیکھنا حرام یا علیہا عورت پر گواہی دیتا ہے جائز نہیں شاید کہ دیکھنا محض شہوت کیوں مگر صحت ترقول میں شارح نے کہا ہے کہ اگر شہوت میں کف نہ شہوت ہو
ہم یعنی اگر عورت انچہ عورت کو نہ دیکھ کر شہوت ہو کہ تو اسکو نظر کرنا درست نہیں اور اگر کسی دینی سے عورت پر دعویٰ کیا ہو تو اس صورت میں شاید
کو نظر کرنا مستحکم کیوں اسلئے حال سے ترقی سے کہا کہ قاضی اور شامہ پر وہ جب کہ منکر علم اور امام شہادت کی نیت سے دیکھتے ہیں فساد شہوت کیوں ہو یا مستحکم
الکمان امر تبہم سے بچن و کلام عورت کی چھوٹا و لیس شہوتہ بذات الشہوتہ لا یقتضی الشہوتہ الا بطلان طہارۃ کے ارادہ کرنا دیکھ عورت کا
چہرہ دیکھنا درست ہے اگر شہوت نہ ہو یا تمہم سے نیت سے دیکھنا فساد شہوت کیوں نہ ہو کہ جب بقرۃ بن شعبہ نے بھارت کے
خارج کا قصد کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دیکھ کر تم دو تو میں ہوا وقت اور الفت ہے جو زلیحی نے کہا لیکن عورت مذکور چہرہ
اور کف دست چہرہ درست نہیں کذا فی الطہارۃ وغیرہ اجماعا و لا یسا فیہا اجماعا خلاصہ و عند الشافعی و مالک بنکر کھی یہ اور عورت کا کلام اسکے
ساتھ اجنبی مرد کی برابر ہے تو فقط اسکا چہرہ اور کف دست پر نظر کرے مان اسکو بائیں یا بائیں ہون اسکو اذن کے بلا اتفاق اور غرض اسکو اسکا

[illegible]

[illegible]

فی الرأی والغیر والبقول والجار کذا فی الملتقى والجمیع دا واول للمیفت خلافا لما ذکره فی مسائل شتی قد فیة ولا علی الاقدام
 لانه من ایضا الجہاد حکماک عند ذلک کہ بر سنانہ نہیں آپر سبقت لیا جیسا کہ ازما می اور گہرا اور اوشت در اسنے میں اور قد ہو سکے دوشے
 میں اسو اسکو کہ امر مذکور وجا دے کہ سبب میں ہی تو سبابت شکی لکنی اندر میں کہ کہ خبر اور گدگی سبابت میں درست ہو و سبقت اپنی خبر میں
 بیان فرما سکتا ہے کہ کیا اور سبابت میں اس کے خلاف ذکر کیا کہ تو خبر اور ہما ہم مسائل شتی میں علت سبابت گہرہ میں اور اوشت اور اندہ آخر اور
 نیز ازما می میں مندر میں کہ سے و عند الشک فی لا یجوز فی الاقدام ای الجعل اور اندہ شے الیک اور شانی اور احمد کے نزدیک اور میں سبابت
 جائز نہیں یعنی مال شرط کو کے درست نہیں و اما دلیہ فیہا کہ فی حل الملک و کما یأخذه اور بلا شرط مال کے تو سبابت سباحت حسب ملا عباد
 الای میں چاہئے آگے اور کیا ہم ظاہر ایہ کام امر تمشک کہ کام سے و تلبس اور منہور آید و ہما مفید ہو کہ یہ کام پر اہل ذہب کا کہ فی الحل و
 حل الجعل و ملا یہ کہ نہ تصدیق مستحقا ذکر الہجد و غیرہ و علیہ الذراذی بانہ لا یستحق مالہ شتی لعدم العقد التصدیق و علیہ
 ازما می بالعدا و اول الشک فی سبابت کا مال شرط و ملا در سبب اور یہ نہیں کہ کہ تو خبر
 نے اور ازما می نے اسکی علت بیان کی کہ شرط کو کہ ہی خبر سبقت میں نہیں ہونی سبب خبر

کا مفید ہو مقدمہ کے سبب چنانچہ شانی نہ سبب کہتے ہیں تو کہو کہ مجھے یعنی مقدمہ یا نفس سے اتفاق یا بال ثابت ہو گا تا کہ خبر سبقتی اور اوشت
 شرط المال فی المسابقة سے ملے اور سبابت کا مال شرط و ملا ہے اگر سبابت میں احتجاج فی الی شرط کی ہو ہم مثلاً مادے ہو کہ کہ اگر
 میرا بر سبقت کرے میرا بر سے یا میرا گہرا یا اوشت آگے ہو یا میرا گہرہ سے اور اوشت تو میں دقت یا تو نہ ہو کہ خبر اور اوشت میرا بر سبقت ہوگی
 تو میں کہ نہ و کما و آخر کو تو میرا کما یا سبقت الجاہلین لانه یہی مقتدا اور سبابت کا مال شرط و ملا ہے اگر سبابت میں تو جابون سوال شرط
 اور اسو اسکی کہ قرار اور جابون کیا اسکو قرار دے جس میں جانیں برابر ہوں احتمال فرامت میں کہ انے الزلی الا اذا اختلفا لایا علی اختلاف الجہا
 یفوز من کلہما لکن فی حرات نتیجہ ہما و الا کہ خبر فراد سبقت ہما آئندہ ہما و ان سبقتا کہ تو فی حرات کہ نہ ہما آئندہ آئندہ آئندہ آئندہ
 جانیں کا مال شرط و ملا ہم جو اگر اسو میں برام نہیں جبکہ دونوں سبقت سے شخص تھیں کہ انہو در میان داخل کر لیا بشرطیکہ اور گہرا دونوں میں
 گہرہ کی سبقت یا بر ہو کہ اور اسکا آگے ہو یا انہو دونوں میں کہن ہو اور اور اسکا گہرہ یا سبقت ہو کہ اور اسکا مال جانیں پر گہرہ بر سبقت ہو کہ
 تو دونوں میں کو الی مشروط ہے اور اگر دونوں شخص سے سبقت ہو گئے تو میرا کہ کہ نہ کیا اور دونوں شخص میں جو برہ جاو گیا اور انہو ساتھی دوسروں کا
 ہم میرا کہن میں کہ کہ انک کو وقت جواز کا جیلہ ہو گا جبکہ اور اسکا سابق اور سبق ہوا نہ ہو ہوا اگر اسکی سبقت و دونوں متیقن ہو یا اسکا
 سبق ہو یا یعنی ہو تو جائز نہیں کہ کہ میری میں کو جب جانیں نے ممکن ہو فیما بین انہو داخل کیا ہو کہ ایک نے دوسرے کو کہ کہ اگر تو سبقت کرے میرا کہ
 و اسکو اتنا مال سے اور اگر میں سبقت کروں تو میں اتنا مال اور اگر میرا سبقت کرے تو کہ میرا سبقت کرے اور اسکا حصہ میں ہو کہ جانیں نے میرا کہ کہ داخل کیا اور میرا
 سے کہ کہ اگر تو ہم دونوں سبقت کرے تو دونوں مال مشروط میرا سے اور اگر میرا سبقت کرے تو میں کہ کہ نہیں تو اتنا مال ہما میرا سے انہو میں
 معلوم ہو کہ اگر داخل نہ کی دو صورتیں ہیں پہلی سبقت کا ہوا و جہاں میرا کہ کہ نہ کرے میرا غرامت نہیں فعلا و لیتنا ہر تقدیر پر اس میں تو نقد بھی احتمال ہو
 کہ با دمی یا یا دمی تو اس میں سے قرار ہوا نہ ثابت نہ ہو تو گویا ایک ہی جانب کی شرط ہو سکی ہو کہ قرار دے جس میں جانیں احتمال غرامت میں با دمی ہوں کہ
 فی الخطا دمی و کذا الحکم فی المسابقة و فاذا اشترک علیہ بعد الصواب فتح و ان بشرط کما کہ کل علی صاحبہ کا نہ نہ بھی اور اسیر کا حکم ہو تو فرق تھا
 کی سبابت میں ہو جبکہ مال شرط ہوا اسکو و اسکی جسے ساتھ مراد میں ہو تو ہم میں اور اگر دونوں نے مال شرط کیا بشرط کہ اسکی دوسرے ساتھی پر
 میرا نہیں کہ فی اللہ و انجسے ہم جب صاحب کی اسکی مال مشروط ہو تو میرا کہ کہ نہ ہو اسکو کہ احتمال زیادہ و نقصان شخص میں ہو کہ
 بلکہ علت الی کی میرا سے کہ مال مشروط ہو کہ با دمی کو ہی اسکی جانب ظاہر اور اگر دوسرے کی سبقت میں گہرہ ثابت ہو تو وہ کہ بنا دمی یا میرا سے

[illegible]

بطریق اولیٰ نہ کرو۔ ہر کوئی کہنے لگا وہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 سوائے جہاد کے قول میں اور میں تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 کرو۔ زمین کو ان کی بیس اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 سب سے اولیٰ کا خطاب درست ہو گا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 عورت میرے واسطے اپنا سکا داد آفریں کر دے گی اور میری آواز میں نہ آئے گی کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 کو ان کے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 ملے گا کہ تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 جہاد میں میرے حق میں اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 آئینہ بھائی کو لایا کہ وہ تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 شاہ جاس اور باقی ملاوی عین اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں
 بلائے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں اور بیٹے پانی میں
 دفعہ میں کرو۔ نصیبان کرنا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 نصیبان کرنا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 سے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 کا۔ اور دایات مرفوعہ میں کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 ہر کوئی کہنے لگا وہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 را غطا ما لانا یہ لکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 میں جو کوئی کہنے لگا وہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرمایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اگر وہ عاجز ہوئے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 حصہ غیر ہر شے والا جو فتادی عالم گہری میں نصیبان کرنا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 باقی کو تو کراہتا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 ان ایک کھانہ میں نصیبان کرنا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 جائز کیا اور شامی کا قول ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اس کے جہاد میں نصیبان کرنا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 اگر وہ کہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے
 میں لایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے

میں لایا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ تعالیٰ نے

کیا کہ میت کو اجابا لیا و دوسیل سے زیادہ قبل از دفن کر دیا جیسے عادت اور بعد دفن کے نفل کرنا و اس میں بالاتفاق اور تاخر و سابقہ نے ذکر کیا کہ جواز
 نفل میت میں دوسیل سے زیادہ جہت میں بیوقوف نزدیک خلقت یا زمرے قبل دفن اور بعد دفن کے مسافت کم ہو یا زیادہ میت نہیں کسی میت کی
 ہر ایک کو بعد بستر تاسخ و ہجرت سے کیا کہ میت جو تاخر سے نفل کیا جیسے پہلے نہیں علماء کا کام ہے اور ظاہر امر موسیٰ کا کام ہے میت سے
 و لیس احکامہ التمسک لا خوف شیعہ کہ میت کو ذکر کا اہل علیہ السلام اور وہ کو اپنا بدن مرثا کا موسیٰ طعام کہا کہ دست جو شیعہ مذکور اسوگی
 سے زیادہ کہا و از وجہ کا تو یہ لکھنا تا زہر کی میت کی پہلی مسموم سے ہم نہیں زہر و بستر درمیان زہر جاز سے غایت میں ہے کہ اکثورت
 آیات توبہ لکھنا میں سے تا اسکا روح اسکو چاہے اور اسکی طرف سے منتشر جیڑی جاسے صغیر میں ذکر کیا کہ میت جہرام سے حلال نہیں انتہی میں پنا
 سے توبہ اور اسکی میں یاں کی ہے کہ ایک طرح کا بعد یہی سحر حرام و عرام سے ہے و دیگر اہل تشیع لا یستغفر علیہا و سوا اہل حدیث کی میت
 اور عورت کا اور پنا ہے محل کے متعلق کہ پہلی کو چاہے اور اسکا طہارت کے سبب دست میں جب محل کثیرہ بگنی ہو ہم محل کا گارنا یا طہارت
 نہیں اور عذر سے دست میں نہ صرف عورت نہ لکھی ہو عذر اسکا وہ یہ جو مسئلہ عورت کے کور و دھبہ باقی سے اور محل سے سو و دھبہ باقی سے
 روہم کو دایہ رکھنے کی قدرت نہیں ہے اور ہاکی نفل کا حوت جو توبہ میں محل کا گارنا یا طہارت و غیرہ سو دست جو جب تک محل و بستر ہوتا ہو
 ہر من سے و ان استغفرک بقیۃ اهل السنة و الجماعة من عاقل و لاہ من عاقل و لاہم شخص اور اگر عورت طہارت و غیرہ سو مرد و عورت کا گارنا یا طہارت
 کی بابت کہ اسوگی کی برائی سے عروہ و فاجر کیا جادو غریب نہیں جو عبارت انچوسو دست جو ابکال کے اندھا باجمی اور عورت کی زیادہ توبہ
 تو عورت کے الی سوا سید لیا جاسی اور اگر عورت نے زندہ گرا دیا پردہ مر گیا تو عورت کی مراد ہی جو نہیں ہے جس کی کے اندھا و اگر طہارت میں نہیں تو
 عورت کے الی سوا سید لیا جاسی و کنانی طعام دی سے و فی یوم کاغذ و دیگرہ کے حکم و لا بد کہ ان کاغذ و دیگرہ کا دھبہ یا شاعر یا سنی عروہ
 کی اس میں تاریخ سر لکھا کر دے اور یہ کہ یہ فائدہ نہیں غلط المعنی کی عادت میں اور قواب ہو سے و بعضہم خلقت و فی الکلی جائزہ لعل اصول
 فیض المفسر کہ اور بعد و یک یوم کاغذ کر کر لکھا جائزہ اور محاسبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل کے سبب توبہ می سفر سے ہم
 و اگر میت مرے جیسے کہ علامت ہو ششمان اہمیت برت کی ہو ہو کہ میت پر اور اپنا دینے امام حسین علیہ السلام کے نفل کو سر مر لکھا یا تباہ و دوسری
 روایت یہ ہے کہ ائمہ کا سر لکھا یا تباہ نفل امام کی فرحت جو تفسیر میں ہے کہ غلط المعنی بن یوم کاغذ کوئی اثر قوی دار و بہن لیکن اس میں بیضا غائب نہیں بلکہ
 حدیث میں منسج علیہ و یا لہ و شمس ائمہ سائر رشتہ تو کو گونے جیسی ہو دست طعام کی عادت کی ہے کہ ان فی الخطیہ من سحر ام و ہجرت اسکا
 غیر مذکور ہی میں کہ اسما بیام کاغذ یا تباہ یا تباہ سائر احادیث اصل یا شاعر اور افضل ملو و اتفاق و مصاب و یا باں و انکمال و عظمیٰ عورت غیر ذلک
 مجموعہ مرفوعہ و مغزی سے ائمہ حدیث نے کہا کہ اس میں کہ گناہ عت جو کہ یاقین حسین کی ایجاد ہو سبب عبد الرحمن و یوسف بن شمس السعدی کی فرست
 سارا و سبب میں کہ امام و افضل یا شاعر لہو و قہم قہم علیہ یا شاعر قبل قہم قہم و منہ امیر میں سائرہ و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 فرج کا کشنی سوا و زہر تو توبہ کا موسیٰ پر اور توبہ سبیل کا و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 سو عروہ و افضل ہیں نیز طعام میں یاں پر احادیث ضعیفہ و دوسرے قہم قہم و منہ امیر میں سائرہ و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 ہم سے حدیث مرفوعہ روایت کی کہ حق علی علیہ السلام و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 نزدیک جیسے اور دوسری طرف میں بیوقوف نزدیک معیم سے حاصل و یاقین عروہ میں جو کہ اہل سنت کا طرفہ یہ ہے کہ اس میں و زہر و عاتق و دوسرے
 چنانچہ جو حکمران و غیرہ کو اجابا لیا جاسی و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 کر اس کے لکھا یا تباہ کرنا یا تباہ بدیدہ ہوتا اور توبہ سبب نکات کرنا و غیر ذلک کہ حدیث معیم سے ثابت جو صحابہ کریم سارا و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 اور کسی کتاب مستخرج و اگر انھی افی حرامہ المستقیم مفسر اسے و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک

و اگر میت مرے جیسے کہ علامت ہو ششمان اہمیت برت کی ہو ہو کہ میت پر اور اپنا دینے امام حسین علیہ السلام کے نفل کو سر مر لکھا یا تباہ و دوسری
 روایت یہ ہے کہ ائمہ کا سر لکھا یا تباہ نفل امام کی فرحت جو تفسیر میں ہے کہ غلط المعنی بن یوم کاغذ کوئی اثر قوی دار و بہن لیکن اس میں بیضا غائب نہیں بلکہ
 حدیث میں منسج علیہ و یا لہ و شمس ائمہ سائر رشتہ تو کو گونے جیسی ہو دست طعام کی عادت کی ہے کہ ان فی الخطیہ من سحر ام و ہجرت اسکا
 غیر مذکور ہی میں کہ اسما بیام کاغذ یا تباہ یا تباہ سائر احادیث اصل یا شاعر اور افضل ملو و اتفاق و مصاب و یا باں و انکمال و عظمیٰ عورت غیر ذلک
 مجموعہ مرفوعہ و مغزی سے ائمہ حدیث نے کہا کہ اس میں کہ گناہ عت جو کہ یاقین حسین کی ایجاد ہو سبب عبد الرحمن و یوسف بن شمس السعدی کی فرست
 سارا و سبب میں کہ امام و افضل یا شاعر لہو و قہم قہم علیہ یا شاعر قبل قہم قہم و منہ امیر میں سائرہ و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 فرج کا کشنی سوا و زہر تو توبہ کا موسیٰ پر اور توبہ سبیل کا و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 سو عروہ و افضل ہیں نیز طعام میں یاں پر احادیث ضعیفہ و دوسرے قہم قہم و منہ امیر میں سائرہ و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 ہم سے حدیث مرفوعہ روایت کی کہ حق علی علیہ السلام و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 نزدیک جیسے اور دوسری طرف میں بیوقوف نزدیک معیم سے حاصل و یاقین عروہ میں جو کہ اہل سنت کا طرفہ یہ ہے کہ اس میں و زہر و عاتق و دوسرے
 چنانچہ جو حکمران و غیرہ کو اجابا لیا جاسی و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک
 کر اس کے لکھا یا تباہ کرنا یا تباہ بدیدہ ہوتا اور توبہ سبب نکات کرنا و غیر ذلک کہ حدیث معیم سے ثابت جو صحابہ کریم سارا و سبب انرا ہم کی ان میں مرفوعہ اور ازنا
 اور کسی کتاب مستخرج و اگر انھی افی حرامہ المستقیم مفسر اسے و یکتا و یوسف کاغذ خانہ سے کہ بستر طہارت و قانع ایسا علیہ السلام کے محسن کے نزدیک

نہیں اور بعضوں کو اس پر زمان لازم کیا ہے اور جو قول عدم ضمان کا گذر کیا ظاہر ہے سے و ما جودنا احوال القوم علیہ علیہ جاناب
 نعم و کن ذلک یقیناً اور قضاے اس کی کیا جو نہی کی جواب پر ہے جو نہیں کیا ہے بدو ان انا کے جو بت کرے لینے کو
 سے و لو حکم انھما و القضاۃ کا یہ خلاف جو ہم لیں لعل القوم اور اگر کوں سے تہ کر ہو دی اور ایک ہی باہر دانی تو اگر نہ کے سر ہم
 کے اندر تو ان فرسی کے دان سے اور انہما حکم نہ کا ہم صوت اسکی بے کہ ایک قوم کی نسبت دوسرے شخص کی میں میں اور ان کو کوں
 نہ کی اسکی میں میں باقی تو اگر کسی عرب کے اندر سے جو صائب میں مٹی اور نکالکا اون سے مواضع نہیں کر سکتا اور اگر کسی عرب کے بہر دانی
 سے تو مالک کو اختیار ہے کہ اون سے نقل کرے یا اس کا مواخذہ کرے بعد دونوں سے و سبائہ کی دو متون میں مذکور ہے شارح نے مصلح کی وہ طلعت
 بیت میں بیان کر دیا کہ ان فی الخطای و ادلتھ سے اعلم و مستغفر اللہ اعلم الکرم

کتاب الاشربة

یہ کتاب جو کثیر یعنی شرابوں کو احکام میں ہم اشربة و خمر کے حرام کرنے کی غرض سے لکھا گیا ہے جو ان کی احوال اور بابت میں اور عقل و شرف الاشربة
 سے جس سے آدمی سناڑے جو ان سے اور اسی سے خطاب شرع متعلق ہے لیکن غرض انکی آفت و مزاج بھی اسی دلیل احوال اور بابت میں ان
 کے سبب کو لکھا گیا ہے تو یہ ہے کہ آفت شراب کی مصلحت سے اور از مریستی غالب ہوئی ہے تو اسکی اجابت میں ان کے مصلح بھی کثرت سناڑے
 سبب اور بابت تو کثیر ضعیف البتہ ان فرسی غالب ہو ماتی سے شراب غلبہ سے بھی ملتا ہے جن میں مصلح بھی کہ خمر لکل فیلل یا کثیر
 انہ حرام ہو اور اجماع اسلام میں اس مصلح ہو مٹی یا نہ یا نہ خمر کو ممانہ کر لین پر یہ حرام ہوئی تو معلوم ہو گیا کہ یہی جن میں سے بعد خمر
 ہی پر سبب لاقی تھی لکنا ہے یعنی خطا دہی کیا کہ سنی اور شافعی میں جن حرام خدا اور حرام شرابھی ممانہ مٹی پر حرام ہوا دی لعل القوم و کثیر
 کہ اسکا اثر صبیح میں واقع ہون کہ مذکور بہ انت شہد و انہ سے ہی جسم شراب و الاشربة لعل القوم ممانہ کثیر و خطا دہی لعل القوم
 اشربة ہم سے شراب کی اور شراب لعل القوم میں عبارت سے ہر جزو تین سال سے جو کچھ چاہی باقی اور دین اور شربت اور عرق خواہ حلال
 یا حرام شربت کی اگر اور مصلح غرض میں شراب دے جو شہد کہ مست اور بیوس کر دے ہم عرق ہندوستان میں شراب اور سکوکتے ہیں و گیا
 میں مالک و یحییٰ عرق کے کشیدہ اور شہد کہ خواہ انکو کا عرق ہو خواہ اور بھل کا خواہ گڑا کا و الحکم ضعیف البتہ احوال اور شرابوں میں سناڑے
 قسم کی شرابیں حرام میں یعنی خمر اور ملا اور سکا اور شیعہ پر یہ چاہو تفصیل کی آگے معلوم ہو گی ہم اصول اشربة ہر جزو میں ایک نو ممانہ
 پہل شل انکو اور بھرا اور بیوس یعنی انکو خشک جسکو اہل ہند متھے کہتے ہیں و دوسرے جو بیوس ہوں اور جو اور جوار و سرسیرین ہر جزو چاہو
 لشکا اور گڑا اور شہد جو تھو انکان میں اور شہد کا دودھ اور گڑا کا دودھ سوا انکو سے پانچو یا بیوس میں یعنی جن میں خمر اور باقی اور شہد
 اور شہد اور شیعہ میں یعنی اور شہد میں یعنی یعنی اور شہد اور بیوس میں یعنی جن میں شہد و بیوس میں یعنی جن میں شہد و بیوس میں
 جو بل و نوک اور شہد و خمر ایک ہی چیز ہوتی ہے اگرچہ نام اور سکوکتے ہیں تو یہ گڑا یا زباد نام ہوئی ہو کثیر و انکو ہی کی تفصیل ہم
 سے کہ جب انکو کا عرق چڑا گیا اور اسکو عصیر کہتے ہیں جسک کہ خمر ہے و خوش کیا کہ جاک لانا اور گڑا ہو گیا اور سکا نام خمر سے اور جب
 کہا ہو گیا تو وہ کہ انکو ہی سے اور اگر انکو سے عرق تو ہوا انکو پر کا یا انکو سے کہ جلا پر وہ خوش کیا کہ جاک لانا اور سکا نام یا زباد ہو گیا اور
 ملک کا یا انکو باقی یا زباد ہو گیا اور اگر اتنا چاہو کہ وہ سبائی بلگیا تو اسکا نام شلت ہو اور شلت کہ جب باقی تو مالک پر اسکو کا یا زباد
 نام خمر ہے اور اسکو لعل القوم اور اسکو ہی کہتے ہیں اسکو کہ اوپر مست بارون شہد کہ کھلی سکو خمر کا تھنا اور بیوس ہی اور بیوس کہ کھلی سکو
 اور مٹی سے لعل القوم اور بیوس کہتے ہیں جسک کہ مٹی کو باقی میں خمر و زہر کہا جاتا کہ باقی میں خمر کہ مٹی کا باقی تو مالک پر اسکو کا یا زباد
 کہہ کرے سکا اور شہد اور بیوس کہتے ہیں جسک کہ باقی میں خمر کہ مٹی کا یا زباد کہہ کرے سکا اور بیوس کہتے ہیں جسک کہ باقی میں خمر کہ مٹی کا یا زباد
 نے انہی و خاص ممانہ اول الحیر و ہر الخمر و شہد و بیوس میں یا زباد و شہد و بیوس میں یا زباد و شہد و بیوس میں یا زباد و شہد و بیوس میں

کتاب الاشربة

کتاب الاشربة

کتاب الاشربة

کتاب الاشربة

جن شکار حلال سے اور اگر اس کی وجہ یہ کہ اس کے گناہ یا شکار کر تو حلال نہیں گذرانی الطواف ہی میں انہیں ان کے غنیمت و فلاح و نجات حاصل ہوتی ہے
 لیکن ماقبل العمل کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ جب عداوت بہتر میں ہر فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 ہم از خود خبر یہ ہے کہ عداوت دیکر نہ ہر شکار پر فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 مطلب حاصل ہوا تو آخر یہ ہے کہ اس کا سبب کیا ہے نہیں ہو گا کہ اس کا سبب اس کا ہونا اور اس کا سبب اس کا ہونا اور اس کا سبب اس کا ہونا اور اس کا سبب اس کا ہونا
 لائق ہر کہ غیر کا مال دیکھ کر فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 کہ ان غیر کی عداوت ہی فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 شہر میں رہنے کے لیے کہ فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 دیکھ کر فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 ہوا ہو گا کہ فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 عداوت ہی سے وہ شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 حلال نہیں ہوا اس لیے کہ وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 شکار ہی کی طرح کیا جائے گا جو اس سے شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کرے اور اگر کسی نے جو شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 قید اس کا کہ اس کے شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کر چکا ہے اس لیے اس کا شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 مقام جس کے شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 تو حلال نہیں ہوا اس لیے کہ وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کے نزدیک حرام ہے اور فاعل جن کے نزدیک حرام نہیں ہوا وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کہ ہم خود کو فاعل کے شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کو شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 کہ یہ کہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 ہوا اس لیے کہ وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 ہوا اس لیے کہ وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 وقطع منہ بقیۃ و لقاھا اللہ فاکھا و حفظ الکتاب و اکمل ما بقی من الشریعۃ الکتاب من دیکھ کر فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو
 حلال کیا گیا اس لیے کہ وہ عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا
 اس کے کو فاعل کو فاعل سے دیکھا جائے نہ سمجھتے شرع میں ادھر کو مصلحت بیان کیا ہو

عداوت ہی سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا جس میں سے کوئی شکار کیا نہیں جاتا

[illegible]

27/5/64

تکبر

مشتک من فبا من راض اور پڑوسپن کو رہن مجھ سے محسن اور انگلی میں اور حجت کا متصل ہونا مشترک دیواروں کو سفر میں کا نہیں ہے
 کہ وہ تابع سے ناسل ہم قنبہ میں ہدی روایت یوں کہ رہن مجھ سے محسن اور حجت اور اہل میں کی خاص دیوار نہیں کذا فی المحکمہ وکریہ
 الطریق المسکون کی یاد المکملہ وایم الی الدار الوقیف اور جائز نہیں رہن رکھنا آزاد کا اور غلام ہر اور غلام کتاب اور ام دلد اور نفی
 کہ ضررنا ذکر کمالا یحییٰ ریحہ ذکر کمالا یحییٰ الیہن بہ فحال ولا یاکمالا کمالا ت کو دینے ولما کتاہر پہر جیکہ مصنف وہ چیزیں ذکر نہیں جیکہ میں کہنا
 درست نہیں اب اسکا ذکر شروع کیا جسکے بدلے رہن رکھنا درست نہیں تو مصنف نے یوں کہنا اور میں جائز نہیں کہ ان میں کے چنانچہ وصیت
 اور امانت ہم اور کس طرح عاریت اور مال ضمانت اور مال شرکت کے بدلے نہ رکھنا جائز نہیں اسو اسطرح کہ میں کا موجب یہ ہوتا ہے کہ میں کے بدلے تو
 رہن کا قبضہ لازم الضمان ہوگا تو ضمان ثابت کا ہونا ضروری ہے تاکہ قبضہ منقول واقع ہو اور مستفاد رہن اور میں ہوسکے اور امانت کے قبضہ میں ہونا
 نہیں کہ رہن اور اسکے بدلے مجھ کو کذا فی الدرر ولا بالذکر خوف استحقاق المبیع فالرهن به باطل بخلاف الکفالة کے مکمل اور رہن
 بالذکر جائز نہیں استحقاق بیع کے خوف ہو تو رہن بالذکر باطل ہے بخلاف کفالت بالذکر کے کہ وہ مجھ کو چاہیے کذا کہ ہم میں بالذکر اسو اسطرح مجھ نہیں کہ
 رہن تو استیفا ہو اور استیفا نہیں ہوتا اور جب پہلو پہلو اسو اسطرح کہ معنی درک کے تاوان لینا دشمن کا بعد استحقاق بیع کے تاخیر ہونے کا حکم ہوا اور
 رہن بالذکر کی نفس یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی چیز سے کرایہ اور اسکا شے اور مشتری ڈری کہ شہر یہ بیع بائع کے ہوا کسی اور شخص کی ملک ہوگی اور میں
 کے بدلے بائع سے کوئی چیز رہن کر کے قبل از استحقاق کے قبضہ رہن باطل ہے اور میں اگر تلف ہوگا تو مشتری کے پاس امانت ہوگا ضمان اور اسکا
 لازم آدیکہ خواہ درک حاصل ہو یا نہ ہو برخلاف کفالت کہ اسو اسطرح کفالت بالذکر مجھ سے وہ فرق یہ ہے کہ میں تو باجو استیفا کہ اسطرح اور استیفا
 نہیں وجوب یہ پہلے اور اخذت وجرم کی زانیہ متقبل کیے جائز نہیں اور کفالت تو عبارت الی الزام طالبہ پس اور الزام انحال کا مکتبہ مستقبل
 ہے ولا یلزم مضبوطہ بغیر چالی بغیر چالی وبقیہ مثل المبیع فی ذوالالباقیم فاقیم معنی وکالغنی فاذا ذاک خذ با لغنی اور میں جائز نہیں
 عین مضبوطہ بغیر کے بدلے یعنی وہ چیز جیسکا ادا ن مثل یا قست میں نہیں چاہیے بیع بائع کے پاس اسو اسطرح کہ اسکا ضمان میں ہو ہے ہر گز نہیں بائع کے
 پاس تلف ہو گیا تو میں جانا را ہم بائع نے مشتری کے اٹھ کوئی چیز چچی اور بیع بائع کے پاس ہے بائع نے کوئی چیز مشتری کے پاس ہوئی بیع کے
 رہن ہوگی تو مجھ رہن باطل ہے اسو اسطرح کہ میں واجب ہو رہن کے مقابلہ میں اور بیع بائع کے پاس میں نہیں بلکہ اگر میں تلف ہوگا تو مشتری کے
 ذمہ نہیں مابقی ہوگا اور وہ بائع کا حق ہے اور اس میں ضمان نہیں کذا فی الدرر ولا بالکفالة بیا لثغیف اور میں جائز نہیں حاضر ضامن کی
 بدلے یعنی کفیل کا امیل پر مال واجب نہیں جسکے بدلے میں جائز ہو اور اگر الضامن ہوا اور اسکیل اسکے پاس مال کے بدلے کچھ نہیں ہوگا تو یہ رہن
 درست ہو کذا فی النسخ ولا بالیقضایہ مطلقا فی نفس وکادو تھا اور میں جائز نہیں بے قضا سے ہر طرح خواہ قضا ص جان کا ہو یا قضا
 کا اسو اسطرح کہ استیفا قضا میں ہر کسی مستعد ہو اور یہ رہن باطل ہے اسو اسطرح کہ میں یعنی قضا میں نہیں تو اگر میں ہوا تو مال کا مال
 ضائع ہوگا بخلاف الجنایۃ خطا مکان استیفاء وکذا فی من الی من برخلاف جابت خطا کے کہ اسکے بدلے رہن جائز نہیں
 بخلاف دیت کہ میں ہر کسی میان ہر مال دینے میں مقابلہ مال کے جائز ہوگا ولا یستفاد اور میں جائز نہیں بے شفعہ کے یعنی رہن
 لینا جائز نہیں اور مشتری سے جو چیز تسلیم بیع شفعہ کے بیسے واجب ہو اسطرح کہ مشتری پر ضمان نہیں ویا حجب الی المکملہ وکذا فی
 اور میں جائز نہیں تو نہ کر اور گانے والی عمت کی وجہ سے اسو اسطرح کہ اسکو مقابلہ میں کوئی چیز لازم الضمان نہیں کذا فی الدرر ولا بالکفالة
 الخیار الی المسکون وکذا فی من الی من برخلاف قاضی غلام قابل غلام دیوں کے بدلے اسو اسطرح کہ مالک براد اسکا ضمان نہیں واذالہ فی
 الیہن فی ہذا الصلح فلا یلزم الیہن آخرا فلا یلزم عند اللغوی قبل الطلح کذا فی اذالہ حکم للباطل فیصلح العتصم
 باذن المملک جلد الثانیہ وایم کمال اور جسکے میں مجھ ہوا میں سب محدود تو میں تو میں کو میں کا لینا میں میں سے جائز ہے ہر گز

طمان نہیں کہ ان فی الدرد و بعد الشریعہ جامع عبد کمال نے ان بوضن المشتري کے بالحق شیعہ ابعیدہ اور فیض کشیدہ لکھ کر ایک بعدینہ حق غلام بجا
اس شہر پر کہ مشتری ایک مسین چتر میں کر دی ہے پس کے باطن میں ماس دی تو ہم بھیجے ہم کہ مسین ہیں نہیں اور اگر مجلس میں جو نہیں آئے
اور مشتری موقوف ہوئی تو ہم جائزہ اور اگر اتفاق نکلیا اور نہ اور کیا تو بھی مع جائزہ اور نہیں تو اس کے کذا فی الطحاوی من الریوی ولا یجوز کہ المشتري
علی الوفاء لامرًا کہ غیر لازم اور مشتری پر جبر نہیں و عدہ رہن ہو کر کہ براسو اسلک کہ در ہر جگہ کہ و غیر لازم ہے نہیں ہیں اور عدہ وہاں کہ
نہیں اور عدہ رہن کہ رہن جو حق نہیں حالہ کہ میں خود لازم نہیں تا عدم تسلیم خود عدہ رہن کا بطریق اولی لازم ہوگا و الباقیہ فتحہ لغوی اسو اسلک
المرحوم کبار اور صورت عدم وہاں کہ کو مستقیم جائزہ سبب فوت ہو جائے وقت فروغ یعنی باقی راضی ہوا خاطر عدم کو کسی خود نہ اور اسکی راضی ہوگا
برسب اسکی رضا تمام نہیں تو اسکو فتح مع کا اختیار ہے یا نہ کہ رہن پر راضی ہو جا لائن بلکہ نعم المشتري البقیہ حکما اور بلکہ نعم قبیحۃ الرحمن المشتري
رضائے کمال المقبیہ فتح مع کا اختیار ہے کہ یہ کہ مشتری حق نقد و یا مروان شدہ کی قیمت کہ رہن کہ یہ دو نوع مع کا اختیار ہے
سبب حاصل ہو جائے مقبیہ کے ہم چند جواب ہیں سوال متعدد کا سوال پہلے کہ شرط میں تو رہن میں نہ کہ رہن اور قیمت اسکی خلاف ہو حاصل چاہیہ ہم کہ
استغنا توسی پر ثابت ہے قیمت برابر صورت رہن تو امانت ہو تو مقبوض رہن جو اسکی قیمت پر بعدینہ صورت و ان قال المشتري ربا او قد اطلعت
بشئ آخر مبیعہ اسلک مثلا حیثی فی ملک الثمن فهو یصل لملکظہ بما یقتضی الوضو والدرہ المعانی لافا لکائن والنقد و اگر مشتری
سوا میس کے کوئی چیز یا نقد کو دی اور اس کو کسی کو کہا کہ اسکو کہہ یہاں کہ کہ میں تجھ کو بخش دوں تو وہ رہن ہو گا سبب کہ مشتری کے وہ خطا جو رہن کا نام نہ
و یا نہ اور اعتبار مصلحت کا ہوتا تھا کہ بظانہ البیوت اور نہ مشترکہ ہم قادی عالم گری میں ہو کہ رہن کا لغو اور اسکا عدم و شرط نہیں ولیکی
کا کہ ذلك الشیء الذی قاله المشتري انما هو المبیع الذی یستغنا لہ بعدینہ و لو لکن فیضہ لایہ حینئذ یجوز ان یکون ربا و یا یجوز
اگر یہ وہ چیز جو کہ مشتری نے کہا کہ کہ وہی مسیح ہو کہ اسکی بعدینہ خرید کر تو بھی رہن ثابت ہو گا اگر کہ مشتری بعد نقد کرنے سے کہہ کہ ہوا ہوا اسلک
اس وقت پہلے یعنی نقد کرنے کے بعد وہ اسکی عداوت کر کہ رہن مروان ہو جائے تو بھی کہ ہم جس جہ مشتری نے مسیح پر نقد کیا تو اسکی ملکیت اس میں
متین ہوگی یہاں تک کہ اگر وہ بعد نقد تلف ہو تو مشتری کا مال تلف ہو گا نہ باقی کا نقد میں کس نہ ہوگا و لو لکن لہ و حاکم و حاکم و حاکم
یا الثمن حکما اور اگر سبب کے نقد کرنے سے پہلے مشتری نے کہا کہ اسکو کہہ ادا رہن خود رہن ہو گا اسو اسلک کہ وہ تو بھیجے رہنے میں نہ جائے کہ نہ گیا
ہم تو اگر مسیح قبل فیض کے تلف ہو گا تو یہ خبر خود کو مشتری خرید کر پر سوا طہ ہو گا یعنی لو کان المبیع جائیقا یصل ملک لک و یصل فایضا المشتري
و حاجات الباقی تکتفید حاکم بعد و حاکم اول باجہ یا کذلک تصدق بہ لان فیہ مشیہ باقی ہی یہ ہم صورت کہ اگر مسیح غیر متبرع نہ جو کہ مشتری نے
یا نہ کے پاس رہن رکھا اور قسم کی چیز جو زیادہ ترے سے کہہ جاتی ہو جائے کوشت اور وہی تو مشتری نے اور اس میں در لگائی اور باقی تو اس کے
تلف ہو جائے تو اسکا بجا اور دوسرے شخص کو اسکا خرید کر جائز ہو گا اور اسکو بھی اس میں زیادہ تو آزاد کو غیرت کر دی اسو اسلک کہ مسین شہ
سے خرید کے مال ہو گیا یعنی مشتری کا ہم خطا دی ہے کہا یہ بھی ہمال سے کہ یہ سبب مستقل عام ہو خواہ رہن ہر ما خود کھن دجل عینا عندا جلایں
و ان فی کل منہما حق و کلہ و حق من کل منہما و لو غیرہ لکن ان اور اگر لکھنے کوئی چیز دے تو مردوں کے پاس میں کہہ ہی ہو اس کو کہ جو
دو دو کا ہے تو رہن مسیح ہے اور وہی مال دو دو شخصوں کے پاس ہوں یا اگر وہ دو تو شریک ہوں ہم نہیں ہو کہ اسکا نصف ایک شخص کے پاس میں
ہو اور دوسرے نصف دوسرے شخص کے پاس اسو اسلک کہ رہن صفات ہی مسیح عین بظانہ بعدہ و عدہ اور کسب شہ ہم نہیں اور موجب کا جس الدن ہی اور وہ
مختری نہیں تو وہ محسوس شہر نہیں کا اور اس میں کہ نہ فایات نہیں بظانہ کہ اگر کہہ کر دی و شہد کہ تو اس کے نزدیک درست نہیں اسو اسلک کہ
سبب مقبوض و ایجاب بلکہ ہر آدمی و آدمین شخص کی ملک کا لا متعین نہیں ہو سکتی کہ ان فی الدن فان خاشا کل راضی منہما تو فیہو کا کمال و حق
الآخر ہذا یوحا لا یجوز ان یجایز فی کل حبس النصف فلو دفع لہ کلہ من سندہ خلا فاعضا و ادا کسلا لوالیہ

جس پر کھینچا دست پر بخت و کالت مفرد کہ کہ نہ سزا داک چنین و لقا و سق آنک کات حیدر و کلاه عبد خطا فک شد و المیزان
 کان له بیفجلا لاف الفخ لا متعلق بالجميع اور پانچویں وجہ یہ ہے کہ جیسے عربوں کو سلام ہوا اور اس کو دوسرا سلام ادا نہ ہوا تھا تو اس کے لئے سو
 غلام قاتل قتل کے بدلے دیاجا تو دلیل کہ اس کی سزا کا امتیازی برکات و کالت مفرد کہ یہ حد مخالفت کا قول یا پانچویں مرد مرگن کی مستحق ہو و لا یقتل
 فی عینہ و قوتہ اے و نونہ الراءین کا کالت کہ سال حیدر الیوم یعنی جس طرح اسے سختی کا لڑا اور اس کو دیکھ کر مرگن کا پانچویں
 راہیں کے داروں کے پچھو دست پر جیسے اس کو اس کی بیس کا اختیار تھا راہیں کی زندگی میں بغیر موجود ہونے نہیں کے و شغل الکا لہ بقیۃ الدلیل
 مطلقاً اور کالت باطل جہ جانی سے دلیل کی موت سے پر طم خواہ وکیل مرگن پر یا مستند یا غیر اس کا اس کو کالت میں برات جاری نہیں اور کوکل
 دلیل کی ہادی پرانی کا جانا اس کی فکر کی راہی پر و حق التانی ان وصیہ تخلصہ لکنہ خلاف حق الیکل جملہ اور دو برست سے ایک برست جیسے
 کہ دلیل کا وہی دلیل کا ملقب ہے اور نہ کہ وہی لیکن مصریہ اصل میں امیر کے میرٹھ کے وجہ سے نہایت کافری العطاوی ولو اذلی الی اس کی تفسیر
 لغویہ کا کالت حشر و کالت لہ ذلک فی الذلک اور وکیل نہ کہ نہ کہ مرگن کی بیس مرگن کی دو مرتبہ جس کو تو جمع نہیں کہ حیدر وکیل
 و صبت نہ کہ کالت میں شہر و ہیکل ہوا تو دست پر ہم مرگن اس کو حیدر کہ راہیں سے اصل کالت میں ہون کا ہوا مرگن نے جو تہ مرگن کا وکیل کیا اور
 جو نو راہیں کی مرگن سے نکلا اس کی اجازت وہی کہ ان فی العطاوی و لا یخالف لاق و لا من حق یقتل بغیر رضی الا سزا اور الکا نہیں راہیں مرگن
 مرگن کی بیس کا وہ دن رمضان ہی دوسرے کے میں راہیں جو دن مسکا مرگن یا مرگن بدین رضائی راہیں سے نہیں مرگن اس کو مرگن سے وہ دن
 ہی مستحق سے تو ایک دوسرے کے مرگن اس کو اذن کے باطل نہیں مرگن فان حل الیکل و عتاب الراءین اخیما لیکل الی علی عکاکا
 فی الکا لیکل بالحقین و اذاعات موکلاہ اذاکا ما فائدہ خبر لیکل بالحقین ایا ما الیوم فان لیکل بعد ذلک باع القاضی فکالت لیکل مرگن
 کی مدت پر پانچویں اور پانچویں غائبہ تو دلیل جہ ہیکل یا و کمال اس کی بیس کا چنا کہ مرگن سے غصوت کو دلیل میں حیدر اس کا مولیٰ غائب ہو کر وکیل غصبت
 سے انکا لیکر ہوا تو اس پر غصبت یا بیس مرگن کیو اس کی حیدر کیا یا لیکل اس کو کافری اس کو دیکھ کر جو حد نہ پر اگر وہ دم ہم پر لیا کر سے تو فاضل ہوا
 بیس سے دین شہر کہ اس طرح غلطی نے کہا کہ کبلیت اجسا کی و راہیں کے اکثر نفس نہیں دیکھ نہیں و ان یا بعدہ العدل فکالت لیکل و کالت لیکل
 فکالت لیکل اور اگر غصبت سے مرگن جہ لا تر و اس کا نفس میں رہ گیا مین کی ماند تو نفس لیکل مرگن سے کالت مرگن کا اندھ یعنی مرگن
 کا مال لیکل ہوا کہ اسبب باقی رہنے حد مرگن کے اس کو ملکہ نفس نام مقام سے بیس مرگن کے فان اذ فی ثمنہ بعد بیع المرگن فاستحق الراءین
 و حقین فان کالت المیزان حالک فی ظل المشتري کما فی المشتري الی ان کالت لیکل مرگن سے مرگن بجا اور اس کا نفس میں کہ مرگن
 کو راہیں مرگن جو راہیں کی لیکل شہر اور اس کا اذن و لیکل اس کے میں غائب ہو کر اس شہر سے پاس تو اس کی کو اختیار سے پانچ راہیں کو اس کی لیکل
 اور خاص سے جسے پایا مال مرگن کا بلا اذن مالک کو و حیدر شد حق البیوم و القرض لیکل بقیہ تار و سق میں بیس مرگن کی اور غصبت مرگن کا نفس
 مرگن کے اٹھ سے بیس مرگن لیکل جو تار میں کے اس کو اذن و دین سو و حق المشتري العدل لیکل یا لیکل مرگن سے مرگن الی العدل لیکل مرگن کا
 و حق البیوم یا پانچویں لیکل غصبت سے ان کا راہیں کی نفس کے بیچے اور نہ لیکل مرگن سے مرگن کا و ان لیکل راہیں سے مرگن کی قیمت کا اور
 اس وقت میں بیس مرگن بیس مرگن کی اور غصبت مرگن کا نفس میں بیس مرگن کا اور حق المرگن ثمنہ الاز سے آدھا الیکل یا مرگن سے مرگن کا و ان
 سے اس وقت کا جو مرگن اس کو راہیں اس کو اس کی کو اختیار سے غصبت مرگن کا مرگن نے غصبت مرگن کا ان فی المرگن و حق الی المرگن لیکل
 لیکل لیکل لیکل لیکل اور وہ یعنی مرگن نہ کہ مرگن کا ملک جو اس کو اس کی لیکل کا بلا جہم جب مرگن سے مرگن کا و ان لیکل مرگن کی
 لیکل ہوا کہ اس کا و ان لیکل مرگن سے مرگن کا ملک مرگن کا ان فی المرگن و حق البیوم مرگن کا مرگن کا و ان لیکل مرگن کا و ان لیکل مرگن کا
 سے پانچویں مرگن لیکل مرگن سے مرگن کا و ان لیکل مرگن کا و ان لیکل مرگن کا و ان لیکل مرگن کا و ان لیکل مرگن کا و ان لیکل مرگن کا

[illegible]

فانک بحسبته من الدین لانه صبار مقصود ایا الفکارک والتمتع بقایه شیء اذ کان مقصوداً یعنی بیکه زیادت منزه و باقی
 بعد از آنکه بر جا اسل منو کوز اوت مذکور ملاصق کجا نیکی بقدر او کے حصے کوین سیو سب سکر کز اوت مقصود ہو گئی خاص کر یہ سب سب اور
 آئی کے مقابل چیز ہو جاتی ہے بیکہ تابع مقصود ہو جاوے و حینئذ فی القیام اللیل کے قیمتیہ یوم الفکارک و قیوہ الاصل یوم القیام
 فیسقط لیس الدین حصۃ الاصل و فاق النماء بحسبته کما لو کان الدین عشرۃ و قیمۃ الاصل یوم القیام عشرۃ و قیوہ النماء
 یوم الفکارک خمسۃ فثقتا العشر حصۃ الاصل فیسقط و تثبت العشر حصۃ النماء و قیوہ العشر اور اس وقت میں دین نسبت کیا جائیگا
 زیادت منولہ کی قیمت پر خلاص میں کے حق اور اصل کی قیمت پر فقیں کے دن اور دین کی اصل کا سا قط ہو گا اور اوت خلاص میں کجا نیکی بقدر او کے
 حصے جہاں اگر دین دس درم ہو اور اصل یومین کی قیمت فیض کے دن دس درم ہیں اور زیادت منولہ کی قیمت خلاص کے دن پانچ درم ہیں تو در
 کی و تباہان یعنی بیکہ زیادت اصل کا حصے سے مساوی ہو گا اور دس کی ایک تباہی یعنی تیر کے زائد حصے زیادت کا توین درم سی زیادت مذکور کا
 ملک میں کیا جائیگا و لو اذت الی اھن اللیھن فی اکل الزاد ای اکل زواہد الارض بان قال لیسما زاد فکھلہ فاکھلہ اھا و لیسیم
 اکل قیما وہ اھن المصنف قال لان یوجد نقل مخصوص حصۃ الاصل فیتم فلا ھما حیدل علی اللیھن لانه انھما یاذن
 اور اگر زمین کے دن و ان میں من کو زائد مر ہو گئی کہانے میں ہر کمر اس میں مرتب سے کہا کہ جو چیز زیادہ ہو یعنی درخت کا پہل یا حیوان کا دودھ تو اس کو کہا
 سر زمین نہ اور اس کو کہا یا تو مرتب پر اس کا دان نہیں ہو سکر کہ اوس کی مالک اذنی سنی ملک کا شمار کرنے کہا تا مگر نظر کا زائد کے کل میں کو بھی ل
 سے یعنی خواہ پہل یا دودھ کہا یا اس کو چھوڑا اس کا شمار کہا اور اس کا فزی و یا جو مستحق اپنی شرح میں مستحق کہا مگر یہ کہ کتب فقہ میں کوئی فصل
 مخصوص مافی جاوے کہ وہ حقیت اکل کو خاص کر دے تو اس کو اتباع کیا جاوے یعنی تو در صورت وجہ نقل مخصوص اکل میں زیادت جائز ہو کہ دال علی ان
 تعلیقہ الشرط و الخلف بخلاف التعلیق اور اطلاق بابت کی تعلیق شرط اور شرط جائز سے بر غلات نیک کے ہم یعنی جب راہ میں ہے مرتب
 کو اکل و اذت کا دان دیا تو نہیں بابت جو نیک نہیں ہے اور بابت کی تعلیق شرط درست ہے تو نیک کی تو راہ میں کا یہ قول سلیق کہ جو چیز مرتب
 زیادہ پیدا ہو یعنی پھل یا دودھ او کو تو کہا درست اور جائز سے و لا یسقط لیس الدین اور ساتھ ہو گا مرتب کے دین کی کچھ بابت اکل
 قال فی الجھا ہر سرحل دھن دارا و ایاہ السکۃ لیس الدین فوقہ دیکنا و خلل و تحرب البعض و لا یسقط شیء من الدین لانه لایا
 لہ السکۃ احد حکم النہا حیثی لو اذت حصۃ کان لذلک جواہر اعلیٰ میں کہا کہ اگر کوئے گھر میں رکھا اور مرتب کو اس کو اندر بنا سباج کو یا اس کو
 او کو مرتب کی نقل ہو گیا اور کچھ مکان و دیان ہو گیا تو مرتب کا دین کو یہاں قط ہو گا اس کو سکر کہ جب میں نے مرتب کو رہا سباج کر دیا تو مرتب کے
 عاریت کا حکم لیا جاوے کہ اگر اس مرتب کے رہنے کو منع کر دی تو میں کو اس کا اختیار ہے ہم اس میں اختلاف ہے کہ مرتب کو زائد مرتب کی سوا انتقام
 لینا یا دین راہن درست ہے یا نہیں ہو یعنی فقہا اس کو کہتے ہیں ہو سکیا و سود و ریاج میں اور بعض اس کو سباج کہتے ہیں چنانچہ زلیخا اور جواہر
 اور قنیہ اور غایہ میں بابت مذکور سے جوئے خیمہ شباہ میں کہا کہ اسی قول پر فتویٰ ہے کہ انانی و الخلف و عن ابی السعد و فی المصنعات و لیس
 مشاۃ فقال لہ الی اھن لکل لدا و انشرہ لیسھا فلا ھما ان علیہ و کذا لو اذت لہ فی غرقہ اللیسان فھما اراکھہ اکل الی اھن فخر
 نقل عن التھذیب لانه دیکرہ للیھن ان ینفیع بارھن و ان اذت لہ الی اھن قال المصنف و علیہ یجوز جاعل عن عین اسلم من انہ
 لا یصل للیھن ذلک ولو لایا دین لانه لو اذت قلت و تعلیل لیسھا فخر فیما لہ و مضمرات میں جو اور اگر کمری گروہی جو مرتب کی راہن
 نے کہا کہ اس کمری کا کچھ کہا دیکرہ دودھ بی تو مرتب پر دان نہیں اور اس طرح مگر راہن نے مرتب کی راہن کے پہلو میں اذت دیا تو مرتب کا کہا راہن کے کہا ہے
 کی برابر جو یہ صاحب مضمرات نے مذہب سے نقل کیا کہ مرتب کو لغو حاصل کرنا مرہون کر دے کہ وہ اس کو رہا سباج میں منتقل کا دین دیا ہو مصنف شرح میں
 کہا اور اسی کا بہت پر محمول جو جو مرتب اسلم جو یہ مرہون ہو کہ مرتب کو یہ حلال نہیں اگر یہ انتقام کا دین راہن کے ہو کہ یہ ریاج جو میں کہنا ہوں در تعلیق

مذکورہ بالا
 قوت و تباہی
 سبب و تباہی
 سبب و تباہی
 سبب و تباہی

[illegible]

علی التماس اور دروازہ سے جس سے کہ جن کے دو وارث ہیں سوا یک وارث سے نہ خاص ہو سکتا اور دوسرے وارث کا حق کو قبول کیا تو اگر وارث کا حق غیر
 جامع کو بعض وارث کا منافع کرنا حق نہ خاص باقی وارث نافی کو ساقط کر دیتا جو وارث کا حق سے نہ خاص یا بارگاہ اور کسی غیر معلوم نہیں تو دوسرے خاص
 نہیں اور اس کا مال میں دیت اور جب یہی خلاف این صورت ہے کہ ایک شخص نے دوسری چیز کو کرنا کہ وہ عہد قبل کیا جائے مستقبل کے وارث سے کرے تو اس کو
 قتل کیا تو وارث کا حق ناقص رہا اور اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 سے باقی وارث کا حق ساقط ہوا مشکل یہ ہے کہ اس کے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 صحیح انسانی اوصاف الطریق سے قیام اور ایسا المقبول بقینہ انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 مات بعد مدینہ فبیتہ وول المقبول اول کذا ان مدینہ الحکام وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 کوہ گذارے کہ وہ زخم سے سبک کر دیا اور وارث کے ایک کا کہ وہ جنگجو کا بنادہ سے اور دیت کے بعد وارث بشمول کے کوہ اوہ بقبول ہیں
 کہانی میں کوہ ملامت کا وہی اقوام اولیاء المقبول المدینہ علی انہ صحیحہ مدینہ وبقینہ واقام البیارات مدینہ علی انہ المقبول اول کذا ان مدینہ الحکام
 وبقینہ فبیتہ وول المقبول اول کذا ان مدینہ الحکام وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 نام کی چیز کو مستقبل سے کرنا کہ اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 کوہ ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 سبطا وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 رحم کوہ ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 مستقبل کوہ ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 مستقبل کوہ ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 وفی الودعیانہ صحیحہ قال فبقینہ فلاں وکذا ان مدینہ الحکام وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 کہ یہی ہے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 حزن سے بہت کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 قلیل لقیوا وحق علی من ماہ الاوت انہ یخرج علی الخیر استیرو
 خطا اور یہی ہے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 وکذا ان مدینہ الحکام وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 خود کیا اور وہ دوسرے کو ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 بحک الدینہ علی حاکمیتہ اور اگر مراد کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 مشیر کے وکذا ان مدینہ الحکام وبقینہ الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 کے اندر ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 سے دوسرے کو ملامت کے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا
 باقی علی وفی الخیر بقینہ ان اقصاہ حد الیہ او فخر وسترہ اس کا کفایہ المقبول الخیر انہ مات یستقبل الخرج واقام البیارات مدینہ انہ یخرج علی الخیر استیرو
 اور یہی ہے کہ ان کے وارث میں سے کسی کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا اور یہی وارث سے اس کی جگہ دوسرے وارث کو مل گیا

[illegible]

نام را بدین تیر که و نهین سے تو من این بین و لور کش فناء حانیت باؤن صاحبہ فاضلہ صاحبہ استخوانا و تمامہ من الملتی اور اگر
 پانی چکر کا دکان کے سامنے صاحب دکان کے اندر سے تو فرما کر تیرے پر من این بین کی راہ کو اور بدو اسکا بیان تیرے بین مرقصہ
 فی الحاکم الماکل فیصل سے دیوار نائل یعنی بیکر دیوار کے مسائل میں مالک حاکم الی طریقہ العالمہ صحت یہ ای صاحبہ مالک
 من نفیس انسان او حیوان احوال ملک گئی دیوار شام عام کی طے تو دیوار کا مالک یعنی اسکا صاحب نہایت بجا اس چیز کا جوت
 ہو گئی دیوار کے کرنے سے خواہ وہ چیز مالک بنان ہو آدمی یا دیوار کی یا نالی برہم شام نے مالک کی قسیر جب کے شام کیا کہ مالک کی حقیقی ملک
 مراد نہیں بلکہ مالک مراد وہ شخص ہے جو کسوت اور قدر کا اختیار ہو اگر وہ منبر کا و منی ہو یا اسکا داد یا راہیں یا حکایت چنانچہ شام
 بیان کر کا ان طاک و یہ حقیقہ او حکما کا لاف و القیود و لوجاٹا المسجل فقتضی عاقلة الی فیت ضمان تلف لازم کہ اگر کسی
 دیوار کے مالک سے مطالبہ کیا ہو تو وہ حقیقہ مالک ہو یا حکما مالک ہو یا نتیجہ وقت کر نیوالا اور تاخر وقت کا اگر وہ دیوار نائل مسجد کی ہو تو عاقلہ وقت پر
 ضمان لازم ہو گا و کا القیود الوالی و الی لاف و العقب الی التلیح اور تاخر وقت کی مانند ولی اور من اور مالک اس کا ادوس کا غلام سے
 ہم ولی سے مراد منبر کا ولی ہے جسے اسکا پاپ اور دادا راہیں کا ذکر اس واسطے کیا کہ مرہن مالک مرہون کا نہیں کہ اس کی مطالبہ ہو بلکہ مالک راہیں
 اور وہ قادر و مدیم دیوار پر ملک ہے بعد پیر دیوار مرہن کے فیض میں کہ وہی اور مالک کی دیوار ساقط ہو کر کوئی چیز تلف ہوگی حال گناہین
 نہ کہ وہ چیز اس سے تو ہر اس کی قیمت اور دیت منقول میں اقل ہو گا وہ ملکات پر لازم ہو گا اور وہ چیز اسے تو اس کی ادائیگی قیمت میں بھی کتاب پر
 رہے ہوگی اگر کسی عداوت کی دیوار سے مال تلف ہو گا تو اس کی گواہی سنیں سے اور اگر جان ہی تو اس کے مال کی عاقلہ بریت ہو کہ زانیہ مطہر
 و کذا احکام الشریک کا ذکر الی و نہ استیجنا انما اسیدیم منظر وقت کی مانند شریک نہیں کسی ایک شریک ہو اگرچہ خاص غنم کو دین نہ ہوں و اگر وارث ہوں
 یا متبرع اس میں کے ہم و متبرع اس میں سے کہ احد الشریک و تاجر کسی شریک کی شریک کی و مطالبہ کرے تو ادو جمع ہو کر دیوار کو دین و ان میں تو ایک شریک
 بعد از حقیقہ کے ضمان و اگر ان میں سے ایک کو ایک شریک پر ضمان لازم نہ ہو تا کہ کہ وہ دم دیوار کا مالک نہیں تعویظ الظہیر لومات دہ
 عن ابن قطط و دین مستشرق فی حقیقہ انما ارجل لایین و ان لو یکمال الدار و حجت کا وغیرہ ان خبر میں ہو کہ اگر دیوار کا مالک مر گیا
 فبذلک بشا اور دین مستشرق مراد کہ جو مر گیا تو مر گیا و اگر کسی مر گیا ہو بلکہ مالک نہیں کہ زانیہ لایین و دیر وہم تو اگر مشہد کہ دیوان تلف ہو گا
 تو باب کی عاقلہ بریت لازم ہوگی و غیرہ کی عاقلہ بریت لایین و مرگنے سے اس کی مقتضیہ مکلف و دینی یعنی من اهل الطلب فلیست طرف الصی و بعد
 اذن و یہ وہ مالک صاحبہ و ذلیع جہا و مالک کا ضمان لازم ہو گا اگر مالک دیوار اس کو تو نے اور دین و مالک کی اس پر ملکیت مسلمان
 ہو یا دینی یا دین یا ملک یا ملک کسی مراد اہل طلب کا نہ بالغ تو مستحق طلب میں اس کی ولی کا و غلام کی طلب میں اس کا مالک کا اذن مستر
 یہ مطلب شرط ہے کہ زانیہ لایین و ان لو یستبدل او جہ ضمان میں طلب نفس شرط ہے اگرچہ یہ مشہد کہ زانیہ لایین و دیر وہم تو جو ضمان میں طلب شرط
 نہ مشہد اور مشہد اہل نفس میں مرگے تو ہوا سہل ہے کہ اگر مالک دیوار اس کے مدد کا طلب ہو کہ مالک کا کہن کر ان تو اس کا اشیاء پر قدرت حاصل
 سے تو مشہد اہل طلب یا طلب سے جو چاہے غیر مشہد یہ مشہد کہ زانیہ لایین و دیر وہم شرط ہے کہ اس کو اس پر ایک لفظ سے سمجھے جسے طلب نفس مفہوم
 ہو چنانچہ یون کہنا کہ تیری دیوار خطرناک ہے یا نالی ہو اس کو سکر وادی یا ساقط ہو کر کسی چیز کو تلف کر دیا یوں کہ جو کہ دیوار کو گر دیا کہ وہ چھٹک رہی
 ہے اگرچہ وہ کس قدر جس کو طلب نہ کرے شام ہو کہ اس کو سکر وادی یا ساقط ہو کر کسی چیز کو تلف کر دیا یوں کہ جو کہ دیوار کو گر دیا کہ وہ چھٹک رہی
 ساقط ہو کہ طلب نہیں اور مشہد کہ زانیہ لایین و دیر وہم شرط ہے کہ اس کو اس پر ایک لفظ سے سمجھے جسے طلب نفس مفہوم
 کہنے سے پہلے ہم قندی کے سبب جو الحال انہ لایین و دیر وہم شرط ہے کہ اس کو اس پر ایک لفظ سے سمجھے جسے طلب نفس مفہوم
 و ملک بعد اس میں کہ اس کو دیوار کو گر دیا یا ساقط ہو کر کسی چیز کو تلف کر دیا یوں کہ جو کہ دیوار کو گر دیا کہ وہ چھٹک رہی

اور مری کی آنکھ یا تعصب کی کبری یا کبری کی آنکھ پھرنے میں بقدر اسکی نقصان کے ضمان لازم ہو گا اس پر ہر گز وہ گوشت کہ بطور ہم یعنی تعصب
کی کبری ہو گوشت معتبر نہ ہو تا بقدر نقصان گوشت کے ضمان لازم ہو گا اور نقصان دریافت کر سکا جہط رعیت ہو کہ نہ درست کبری کی قیمت کیا کرے
اور تاکہ جوہرے کی قیمت متحرک ہو یا تو بقدر تعدد مدت کی قیمت زیادہ ہوگی اور نہ ضمان لازم ہو گا اور یہی حکم ہے کہ نہ تراویح اور کئی اور بی کی آنکھ ہو سکا
کذا فی المطاوعی وفي تحفہ الخیر جان شہدہ کہ کا حل العافی و حقیقہ قیامہ او استسکا و حقیقہ الغضبان ذلیعی اور مری اور
نفسانی کی کبری کی دونوں آنکھ پھرنے میں اسکی مالک کو اختیار ہو جائے اور اسکو ہر یومی اور اسکو ہر یومی قیمت کا نذرانہ جس
سورے یا اسکو اپنی پاس کہو اور نقصان کا نذرانہ لای الزلی و فی حقیقہ قیامہ و غیر غیر ای بالبالہ فاذا لہ الاضاحۃ عند حق
اعتبار الاضاحۃ فی الحکم الا ان کل دھار و یغیر و قیاس و شہر القیاس اور ادب ملل کثیر الی کی گامی میل اور اسکی
ادب کی آنکھ پھرنے میں اور گیسے اور جو اور گیسے کی آنکھ پھرنے میں جو نہائی قیمت کا ضمان جو نہائی قیمت کا فائدہ ہو سکا
لینے کا اختیار نہیں جو وہ جو بہ قیمت کے حکم میں کذا کر مایں کل ہم مشرکت کی گامی میل اور ادب میں اس پر ہر گز وہ گوشت کہ بطور ہم
مری کو وہ دونوں گوشت کو بطور ہم مری کو اسکی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
قیمت جو مطریم غیر مالک الی مطریم یا غیر اور گیسے میں جو نہائی قیمت کی کذا فی المطریم من شرم بملیہ لان اقامۃ العقل لہا استسکا یکثا باند
اعین عینکھا و عینکھا مستطیلا فصار ذلک کا فائدہ استسکا کی اذیت و قال الشافعی رضی اللہ عنہ کا الشافعی و العرفی
قد لہا ادب اور گیسے کی آنکھ میں جو نہائی قیمت اس پر ہر گز وہ گوشت کہ بطور ہم مری کو اسکی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
آنکھیں کام لینے کی یعنی طریم باساری کی تو گران یا ن یا ن اور مری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
نقصان ضمان لازم جو اور مری کی کبری اور ادب میں جو نہائی قیمت اس پر ہر گز وہ گوشت کہ بطور ہم مری کو اسکی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
یہ مطریم نہ حکم میں کہ نہ گران یا ن یا ن اور مری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
کذا فی انہ علیہ الضمان و السلام قضی فی حق الادب بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
آنکھوں کو بھرنے کی تو نصف قیمت کا ضمان دیا اور حال انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
جو نہائی قیمت کا حکم دیا ہم جو طریم میں نہ بین ثابت ہو مری جو نہائی قیمت کا حکم دیا ہم جو طریم میں نہ بین ثابت ہو مری جو نہائی قیمت کا حکم دیا ہم جو طریم میں نہ بین ثابت ہو
میرا لایق اور این کی شہدہ میں نہ بین ثابت ہو مری جو نہائی قیمت کا حکم دیا ہم جو طریم میں نہ بین ثابت ہو مری جو نہائی قیمت کا حکم دیا ہم جو طریم میں نہ بین ثابت ہو
او ذہبہا یضیق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ کا لایق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ کا لایق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ
ای وغیرہ مانگوں وان مانگوں کا غیر کلمہ العینین لکن فی العینین انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
عینہا انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
جو نقصان کا اور قول قیمت میں جو کہ قیمت کا ضمان لازم ہو گا جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت بلکہ جہاں انکھوں کی طریم بطلان قیمت
جو مری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
نکدہ ہو کہ نہ گران یا ن یا ن اور مری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو بلکہ خدا کی گامی میل اور ادب کی کبری کی ماند ہو
کا لایق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ کا لایق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ کا لایق فصار ذلک لیسان العرف و الجہاد و شہدہ جمیع القیامہ
فصل المصنف عن الدمر الہ کل عین الکرم فاشہد علیہ فلو حفظہ حتی اکل العین لم یضیع وانما یضیع فیما اشہد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منبر کی آمد ہوئی سو وہ مگر کی تو منبر کے وارے پہنچا یا قسم دیا عاقل کا منبر کی فاضل باد جہاں سے کہ قسم دار و نہی اسو منبر کو از و منبر سے
 سمجھو منبر کی زعم سے اور حالانکہ دعویٰ فائدہ پر متبرہ نہیں جو اور بیان گفتگو کچھ باقی ہے کہ اگر فائدہ سے قائل کہ انکار کہ تو انکار فائدہ
 کے منبر ہو گا تاہنگہ اور بدو جب دبت کا حکم ہو یا قرار دیا صحیح نہیں فکر کون جواب دو کہ ان قولاً حق یوں جو کہ قسم دان کے حق میں جا رہی ہے
 اور کے فائدہ و فائدہ پر کے فائدہ سے مراد زعم دیت جو یہ کیا پرستش اپنی شرح میں بحث کی راہ سے فو کی قرار دیتیم کہ راجا بیٹے ہم
 عیلت فائدہ قول سابق کے خلاف ہے کہ فائدہ خصم نہیں تو اور قسم ہی نہیں اور اگر یوں جواب دے کہ جو کہ منبر فائدہ کا انکار سے تو اور قسم جاری ہوگی
 تو مرہم فائدہ سے کہ انی العاقل دسی و ان سچی علی بغضین عبد خلاً فحی کے فائدہ عقیق اذ اقلہ لان العاقل لا یستعمل لطف العاقل
 الشافعی لا یستعمل لطف العاقل اور اگر انار سے نہایت کی فلام کی جان بر خط کی راہ سے فو کی دیت آنار کی فائدہ پر سے نہایت مراد یہ ہے کہ انار
 فلام کو نقل کرے اسو منبر کو فائدہ فلام کی اعراض کویت کے تحمل نہیں اور ان شافعی نے کہا کہ فائدہ نقل نفس کی دیت کے بھی تحمل نہیں ولا یفیل صبی
 اصراۃ و حیوان فی العاقل اذ المیتا صبی فی البیع لولا القائل غیرہ والا فید حلی علی الصبی کا جس اور منبر اور عورت اور ورنہ
 فائدہ میں داخل نہیں یکہ باہم مدد و گاری کرے مرن یعنی اگر منبر وغیرہ قائل ہوں تو فائدہ میں داخل نہیں اور اگر منبر و غیرہ منبر قائل ہوں تو
 فائدہ میں داخل نہیں کہ بتا بر قول مجھ کے جنانہ منبر پر ذکر ہو چکا ہم صدم نامہ کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر ان میں سے دو گاری کی درخت ہوئی ہو
 تو فائدہ میں داخل ہونے پر جوابت میں کہ انی العاقل دسی ولا یفیل کا و حق من معلوم ولا یفیل کے لفظ العاقل اور کا فو دیت نہیں دیتا مسلمان
 طرف سے اور دیتا مسلمان کا فو دیتیم نامہ کی دیتیم و ان اختلفت علیہم لان الکفر مکملہ فایہ واحدہ یعنی
 ان متناہی و الا ففی سلالہ فی ثلاث سنین کا منبر کا بسطہ و الخی و ان کا فو دیتیم خود یا ایک دیتیم فائدہ ہونے اگرچہ ان کے دین مختلف
 مرن ہو منبر کی کثیرا بل ایک ہی دین جو یہ منبر کی ایک مسلمان کی دیت کرے مرن اور اگر نامہ اور میں راجح نہ ہو تو فقط قائل کہ ان میں دیت منبر کی
 دیتیم میں سالی کے اندر مسلمان کی امتدنا بنی مجھے سے من کو شرح بیان کیا ہے ہم سمجھتی ہوں کہ دو درجہ مسلمان فائدہ میں وار دہ میں سوا کی مسلمان
 نے دو درجہ نقل کیا تو اس کی دیت فائدہ کے ان میں دہجہ پر کہ انی العاقل و ان کا منبر کا فائدہ و منبر کا فائدہ فی بندہ لیل
 فی ظاہر الی و ایہ و حلیہ الفقیہ نے ذکر و مراد یہ و جعل الی الذی ردایہ و وجہا فی مالہ و رایہ شادۃ اور کہ قائل کا کوئی فائدہ دے گا
 نہ فیما بین لیل کا یاد و حل و مسلمان ہوا تو اس کی دیت بیت المال میں سے ظاہر الروایہ میں اور اسی پر فتویٰ ہو کہ انی العاقل و المرادہ اور دسی
 لے مال قائل میں دوجب دیت کی دیت کو دیت شاد قرار دیا یعنی ایک قائل کا کوئی فائدہ ہو تو اس کی مال میں دیت واجب ہو اس دیت کو دسی نے غیر
 مستکہ ہا مرقلت و ظاہر مان الخی عن خوازم میں ان شافعی کو قد اقدم و دبت المال قد اقدم و حوالہ فیہ فیہ فیہ فیہ
 کلی مستکہ ثلاثہ و در بعد کا فائدہ فی الخی عن الناطق قال و هذا حسن لا بد من خطیہ و اقلہ المصنف فلیفقط فقد و
 اور کثیر میں المواضيع اقلہ فی ثلاث سنین فافہم میں کہا ہوں اور منبر کا فائدہ تمام ملک خوازم میں کی حکایت حال سہی ہے کہ وہاں
 گو کہ ایک باہم مدد گاری مینت ابجد ہو گئی اور بیت المال منہم اپنے نشان ہو گیا جو یہ حال رسید و تباہی و جب بورت کو قائل کہ ان میں تو قائل ہر
 سال تین یا چار دہم اور ان کے جانچو کہ جن میں حق منبر نقل کیا ہو مانت تہی ہے کہا اور مجھ تو لیں جب یہ اس کا یاد رکھنا ضرور ہو اور حقیقت اپنی
 شرح میں اس کی ثابت کہا ہے تو اس کا یاد رکھنا جائز سببہ سمجھتی یا غیر سمجھتی کے اکثر مواضع میں واقع ہوا ہے کہ بالکل دیت کا یاد رکھنا فی العاقل
 نین سالیہ جو کہ سمجھ سے و هذا اذ کان القائل مستمداً فلو متناہی مالا احصااً جزا یہ اور یہ منبر دیت جب فائدہ ہو تو دیت مال سے
 دیت واجب ہے اس وقت جبکہ قائل مسلمان ہو سو اگر قائل ہی ہو تو اس کے الی مال بالانفاق دیت ہو کہ انی العاقل و مرادہ و وادۃ
 من و فطما و لو بعدا و یحرق یا یوقی اس کے لا یفیل دیت المال و هو الصبیح کا بسک دیت الحانیہ و جس قائل ہوا

[illegible]

بعض اوقات غلط فہمی سے پیدا ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے صرف منطق کا استعمال کافی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ہمیں نہایت ہی زیادہ علم کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ طریقے بیان کیے ہیں۔ اس کتاب میں ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ طریقے بیان کیے ہیں۔ اس کتاب میں ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ طریقے بیان کیے ہیں۔

عوتاً من الموت تبارک المفعول والمعلق من المشكول اذا انطأ اول ولم يقبله فان الفز ان کا لصیحة جعنی نور من صل النطا اول
سنة وفي المرحون العتير المفعول فاحلها اور ما بدأ وفسلح اور سلول کا مر من جب سطل اول اور مر من بر ما ج اور اسکر ستر پر
والدیر تو دہرست کی بار سے احکام تر من کنانی المستحبہ پر صاحب مجب سے قتل اور مرض کی حد بر مرغان کی کہ ایک سال سے اور مرض
بشکیر مدد و جیو جام کردی نو کر بیٹے ہم مرض متبر لیں بر مرض من نفوذ قوت اشکی کا ثلث سال سے متبر سے کنانی الحما و اختلاف
و حمانہ و حشہ و وقعہ و صمانہ کل ذلک حاکمہ حکم و صیت تر لیں کا عان اور محبات اور سہ اور اسکا وقت اور غاس بر ابر
بر ایک کا حکم و صیت کے حکم کی اندر ہم نفوذ ذکر و صیت نہیں بر یکہ و صیت کے مشابہ بر ابر ابر کرد و صیت جارت ہی و یکا بیدار لوت برادر
بر قمرات منبر سے لعل لیکن چونکہ مرض بر واقع ہو تو قد کم و صیت ہر گز فی دہر کے قتل کیو بر صیت محبات کیو بر صیت کے کہ تودرم کی جرت
درم کر ہی باقہ درم کی جرت سودم کو خرید کر ہی قوت نفل سے نامہ مرید میں اور قوت مثل سے اتس ہیں میں ایک نام محبات ہر کنانی الحما و
صیت تر لیں کا حاکم منانی الرقیف ان وقت المرصق المذکور علیہ بالکل علیہ و لیجی مرا جکہ قمرات ذکر و صیت کی قوت
ہوئی قوت سال سے ستر برسے پانچ برسے کے ذکر کیا سے کتاب الوقت بر یکہ مر لیں بر لیں میں جملہ کا دفع باطل سے قوسکو اور کرنا پو
اور تحریر اور منبر کرنا چاہیے و ذکر آخر اصحاب الہدیہ ساری فی القدر اور اہل و صابہ ستر فرامت و انہر بری ضرب حصص میں یعنی صیت تر لیں کا
اور ہر بری کرنا و قوت اور منبر لہر بر حصص کر گئے اصحاب و صابہ کے ساتھ تو کر لٹ وال سب کے اور کفایت ہو کیا تو قمر الزاد و دہر حصص بر لیں سے اور
نسبت میں بر ایک کا حصص متبر ہو کر اعانت کا مطلب ہی بر یکہ کر لٹ کر کنانی الحما و و دہر ستر العبد ان اخیر تر عتد کر ان الشتر علیہ
باکھار کر اور عام کی کر گنا پو استخلاف میں ہر ایک کو مرض کی اجازت ہو گئی و ان دن کیلئے سو بر یکہ کے منقض ہوا و قوت کے حق کے سب
نور و سا قلم ہو کر اگلی اجازت سے قوت سال سے و صیت تر لیں کا حاکم منانی الرقیف ان وقت المرصق المذکور علیہ بالکل علیہ و لیجی مرا جکہ قمرات ذکر و صیت کی قوت
کیا اور اسکا ثلث سال محبات اور اوقات بر یکہ کرنا سے یعنی نہای میں و دہر نصف کی کو کیش نہیں ہو تو دہر یعنی محبات مقدم ہو اوقات ہر
ہم صورت او سکی بری سے کہ ہر درم کی قوت کا غلام ایک سو درم کو بجا پیر اور اس غلام کو جسکی قیمت سو درم آزا کیا اور مر لیں کو بجا لیں نہیں سو سے
ان دو غلاموں کے قوت سال میں یعنی سو درم محبات میں مر من ہو گئے کر انی الدرد و جک کر بان سٹن کا انی استخلاف اور اول صورت کے کر لٹ
اول اوقات کیا پیر محبات کی تو دہر برابر میں ہم صورت او سکی بری سے کہ میں غلام کی قیمت سو درم آزا کیا پیر و غلام کی قیمت دو سو درم ستر
درم کو بجا قوت سال یعنی سو درم کے تقسیم و دہر من نصف نصف ہو گئی تو عبد من نصف منقذ آزا ہو کر ازا نصف قیمت میں ہی کر گنا اور صابہ
دوسری غلام کو آزا درم و کر خرید کر گنا کر انی الدرد و جک کر اولیٰ ہوا اور صابہ میں کہہ کہ غلام کا آزا دہر و دو سو تو من مقدم
و وصیتہ بان یتفق حصہ ہذا انما تر عبد لا شغل الوصیہ بما یقی ان هلاک حصر لکن ان الفقدان تفاوت و تفاوت فی لہ
اور لیں کی وصیت مطر کر او سکی طرف غلام آزا کیا جاتا ان سو درم من سو خرید کر کے قوت و صیت آزا نہر کی باقی دہر من سو گر او کہ ہم
درم من نصف ہوئی سو سٹن کے قریب الی اللہ تفاوت ہو ما نامی قیمت عبد کے تفاوت سے بخلاف الیہ بر خلاف محم کی و صیت یعنی اگر صیت
کی کہ اسقدر دہر من سو بر لیں سو چھ کیا جاتی ہر ان دہر من سو کہ ہم بازا دہر من سو کہ ہم بازا دہر من سو کہ ہم بازا دہر من سو کہ ہم بازا
اور صابہ میں کہہ کہ حق اور جرمی دو نو صیتیں ہو جرمی کوئی اہل نہیں و سطل الوصیہ یعنی عبد کا انی اولیٰ مان لقیق الوصیہ عبد
معنی ان جی جی بعد سو قذ قویہ بالکنا یا کر کا لوشیم بعد سو کا لکیر اور اہل ہر ہی ہر وصیت انہر غلام کی آزا ہی کی یعنی برن وصیت کہ کہ دار
او سکر غلام کو او سکر منکر بعد آزا کر ہی تو صیت اہل ہو گئی اگر غلام کی و دہر موت مر صی کے جنات واقع ہوئی سو غلام جنات میں و یا کیا پیر
او سو برن و صیت باطل ہوئی ہو کر و ہر گنا موت کے بعد تو صی کے دہر میں ہم و دہر لیلان شہر کے و لی جنات کا حق مقدم ہو صی اور صی

اسو سطر میں نہ کہ شکایت کرتا والا گیسے کا ذہن پر ہوا اپنی جان کے بچانے کو اسے کفایتی مانع و لوطیہ القاضی ہے کہ اصلاً مستحب
خیر کا اور اگر قاضی کو دمی کی عارضی اصلاً غایب ہو تو اور شخص کو بدل کے دمی ضرر کرے و لو غزلہ الموصی الخ الحار القاضی معاً تخلیہ
لھا فقد عزله وان حار القاضی و آشیعہ اور اگر قاضی نے میت کے پسندیدہ دمی کو موزول کیا یا جو دیکر وہ وصات کی لیاقت رہا ہے
تو اسکا موزول کرنا مذکور کا اگرچہ قاضی نے قائم کیا اور دیگر گارہوائی الا شنبہ استحقاقی قصہ عزله والا کذا علی الصحۃ کا فی شہر
الوہبانیہ لکن یجب الا قتناء بقدوم الصحۃ کما فی الفصولین و اما عزل الحاکم فواجب استخفافاً و عبارۃ جامع
الفصولین من الفصل الثانی و العشرین الوصی من المیت لو عدل لا کا حلیا لا یستحب فی القاضی ان یتزلزلہ فلو عزله
قبل یتزلزل الا قول الصحیح صمدی انہ لا یتزلزل لان الموصی استحق بنفسه من القاضی فلیکف یتزلزلہ و یبغی ان یتقنی بہ
لیقادر قضایا و انما ان الکسبی قال لخصف قال شیخنا فقد ارجح حدیث صحیحہ العزل للوصی فلیکف بالوطا فلو بالادوات
اشباہ میں ہے نہ ہانے خلاف کیا ہو دمی اہل کی صحت عزل میں اور اگر نفیہ صحت عزل پر میں چنانچہ شرح و بیان میں ہے لیکن عدم صحت کا نفی
وینا واجب چنانچہ فصل میں ہے اور دمی فان کو موزول کرنا واجب انتہائی الا شنبہ میں کہتا ہوں اور عبارت جامع الفصولین کی سنائی ہوئی
فصل سے ہے کہ صحت کا دمی اگر متنی اور کفایتی ہو تو قاضی کو اسکا موزول کرنا لائق نہیں ہے مگر اگر باوجود اسکا موزول کرنا تو لیسف نہیں ہے
وہ موزول ہو جاوے گا میں کہتا ہوں کیونکہ کچھ ہے کہ وہ موزول ہو گا اسو سطر کو دمی اپنی ذات پر نہیں ترے قاضی سے یعنی اگر کسی دیگر
اسکو دمی مقرر کیا تو قاضی اسکو کو موزول کرنا لائق ہوں ہے کہ عدم عزل کا نفی دیا جائے قصات زمانہ کے نفاذ اور پرستی کو یہ ہے
انتہائی جامع الفصولین میں صفت نے کہا جاری و استواء حسبہ الراجح نے کہا سوالہ عزل دمی کی عدم صحت راہم ہوگی تو خلاف ادوات کی
موزول کیونکہ کچھ ہوگی ہم مجملہ و خلاف کے قولیت پر بنائی خبر الدین میں بحر الرائق میں مقبول ہے کہ قاضی کا غلط دفع کو موزول کر دے تو اسکی
شرط یہ ہے کہ اسکی حیثیت ثابت ہو چنانچہ صفات اور جامع الفصولین میں جو تو معلوم ہو کہ غیر موزول کرنا بد و نجات کے حرام ہے اور اگر کچھ نہیں
اور عدم صحت عزل کا نفی سے معلوم ہو کہ دفع کے مباح ہے کفایتی بھی موزول کرنا صحیح نہیں چنانچہ بیانیہ سی مسکونات کیا ہے کفایتی الطحاوی
و باطل فعل تعدد الوصیین کا لیسفین فانما فی الکتاب و الوصیین اشباہ و رووقف القنبرہ اردو و میریس و ایک سی کا فعل اعلی
جبکہ زو مزیوں دفع سے ایک متولی کا فعل باطل ہے اسو طیکہ و متولی دو دمی کی نامہ میں حکم میں کذا فی الاشبہ و توقف القنبرہ فی
صفاء کہ آتہ لو اجر احدھما ارض الوقف لہو غیر بل لا اشی الی آخر وقد جادت واقعة القنبرہ اور قول سابق سے یہ مستقام ہو کہ اگر ایک
متولی دفع کی زمین اجارہ دی تو جائز نہیں و دوسرے متولی کی بدو را کھی اور الیہ یہ موت فتوی طلب کی گئی ہے صورت نہایت میں کہ کچھ کچھ اور اطلال
بالاجارہ جائز نہیں اور اگر ایک نفر دوسرے کو دیکر دمی تو جائز بھی مفتی ابوسودے ہکو فعل کیا ہے کذا فی الطحاوی و دوسریہ صحت
و صحت کا لکھا ہے نہ حاکم علی لا یفرق و قیل یفرق قال ابو اللیث و ہوا لا حصہ و یہ منشاء ایک دمی کا فعل بدو و دوسرے دمی
باطل ہے اگرچہ صحت کا دمی کرنا ہر دمی کو جدا جدا واقع ہوا ہو اور یمنعون کہا ہر دمی اپنے فعل میں منفرد و مستقل ہے ابو اللیث نے کہا اور وہ
یعنی ہر دمی کا افراد و مستقل صحیح تر ہے اور اسی تو کو کہہ رہے ہیں لیکن لا اول صحیح فی المبتدئ و خبر یہ فی الدیرہ فی القنبرہ نے آتہ
اقتب الی القنبرہ لیکن اول یعنی بطلان فعل اصل الوصیین کو صحیح کہا ہے پس بطلان دمی پر نہیں کیا ہے در زمین اور ہستانی میں ہو کہ بھی بطلان کا
فعل قریب تر ہو مباح کی طرف میں بیان و دونو تر ہو فتوی اور قنبرہ صحت چنانچہ رسم مفتی میں ذکر ہے کذا فی الطحاوی و قلت و ہذا اذا کان
وصیتین اذ من یبطل من جهة المیت و الا الوقف و احوالہ و کذا فی تاج صحت چنانچہ قاضیین میں مذکور فی فیقرہ حاکم
بالصحت میں لا کان من القاضیین لو کسرت حاکم نے قائل انما لا لو اذ کل من القاضیین عزل مضمون القاضی الاخر

[illegible]

علی الحق و شمله فی القدر صحت الایاد ۴۰ و اگر در وی شش بیت کے کہن بر زاد فی کی شمار میں تو دمی تاوان و بجا بقدر نیاز و کس هم شلایس کے
 ہمسرہ کا حق میں کبر و کا ہوتا ہوا دمی نے باکر بر و غیرہ کو تو ایک کپڑے کی قیمت کا دمی پر تاوان و بنا لا تر م ہو گا و فی القیہ کو قمر اللیلہ و اللیلہ
 حینئذ صحت ۴۱ مآد فدر من مالی البتیر و لوجہ اور اگر دمی حق کی قیمت میں زیادتی کی قیہ پر خرید دمی کو بطور دین ہوگی تو اس وقت میں دمی تاوان بجا
 آنکے جو اس وقت میں دمی پر نہیں کے ال سے کہنا فی اللایہ و فیہا لویہ قع المال الی البتیر قبل ظہور و شلایس بعد الی ذکر الی فضا صحت ۴۲ لایہ
 ذکر الی فضا صحت ۴۳ لایہ ان ذکر الیہ اور دلو البتیر میں جو اگر دمی نے قیہ کو مال و یا کسی پر شلایس پر خرید ہو بیسے پہلے بعد اسکا الیہ ہو سکے پر مرد
 منافع ہو گیا تو دمی تاوان دیا اسو اسکو کہ اسکو دیا جکا دیا اسکو باز نہ تھا ہم یہ ما جہیں کہ قفل پر تعلیل کی دلیل سے اور امام کے نزدیک دمی
 پر فلان میں اگر نہیں کہ ہم ۴۴ ہر کے بعد دیا اسو اسکو کہ جب ہم قیہ پر سکا ہوا تو دمی کو دیکھ لا اختیار پر غیر عقار میں کہنا فی العطا دمی و جاز بقیہ ای الوصی
 علی الکبیر الغائب فی غیر العقار الی الذین او شرف حلاکہ ذکرہ عنی زاد معن بالحقانہ قلث و فی مال بلیو و الفہستہ الی صحت
 لایہ ۴۵ ناخر کا دمی کو سچا وارث بالغ غائب پر جائز سے مال منقول میں مگر اسو دین کو بطور غرضتوں کی سچائی ہو یا اسکو کفرت ہو بیسے حق سوا
 ذکر کیا پر غرضتوں دے خانیہ کفرت نسبت کے کہن کہتا ہوں اور دمی مال غیر منقول میں مذکور ہے کہ قیہ پر قفل سے کہ غیر منقول کی بیج جائز نہیں پر اسکو کہ اسکا
 کفرت ہو یا نہ کہ اسے ہم اگر بیت پر دین شرف حق تو دمی کو بیج کا بالباع اختیار ہو اور اگر دین مذکور نسبت کے سب ترکہ کو محیط زمین پر قما صحت
 نزدیک بتدیر پر حق منفعہ کی سچائی کا دمی کو امام کے نزدیک مال کی بیج جائز ہے کہنا فی العطا دمی عن اعمی و جاز بقیہ حقنا صحت ۴۶ صحت ۴۷
 یضغفر قیمتیہ اولیٰ و ثقلہ الصغیر او دین المیت او وصیۃ من کلمہ لا تقا ذلہا الا منہ او لکن خلائہ لا یثرب فی حق و حق و حق و حق
 تحرا بہ او نقصانہ او کوفہ و فیہ منفعہ صحت ۴۸ و کتبہ بطرحہ اور منفعہ کے شمار میں مال غیر منقول کی بیج دمی کو جائز ہے غیر غرضتوں سوا بیج ذات سوا کی
 و دمی قیمت پر یا منفعہ کے خرچ ہو بطور دین شرف کے کہ اگر دمی کے دمی یا دمی بیت مرسلہ کے ماری ہو بیسے کی سچائی کا دمی و جاز بقیہ منفعہ نہیں سوا
 عقار کے یا اسو اسکو عقار کی حاصلات زیادہ نہیں ہوتی یا اسکو معاصر نہ ہو یا اسکو دریاں جو یا قس جو سچا کے خرچ یا اسو بیسے کہ عقار غرضتوں کے قیہ
 میں جو کہنا فی الدرہ و الشبہ و ثلثہ صحت ۴۹ و بیت مرسلہ مراد و بیت مطلقہ یا اسکو کہ دمی نے کہا کہ میرا تہائی مال جو تہائی مال و بیت جو قواب عقار
 کی بیج جائز سے کہنا فی الدرہ و ثلثہ و هذا لو الیہ و صلیا لایون قیل اقلوا اخفاھما لا یلکیان بقیہ العقار و مطلعہا بین کہتا ہوں اور
 ہم یعنی جواز ہم عقار غیر شلایس و غامہ مذکور میں اس شرط سے ہو کہ بالغ مان یا بیانی کی طر سے دمی نہ ہو یا اسکو کہ مان اور بیانی کا دمی عقار منفعہ کی بیج کا
 مال نہیں بطرح یعنی یا شلایس مستثنیٰ میں زیادتی و غیر میں و لا شیس اخفیہا علم و کسوف اور مان اور بیانی کا دمی کسی چیز کی خرید کا مال نہیں سوا عقار و یا مان
 منفعہ کے و لویہ قع مال بافلان صحت ۵۰ احد الناس او مستوفی لکل شیء ان کمال اور اگر عقار منفعہ کا بالغ منفعہ کا پ ہو سکا دمی و لو کہن کے نزدیک ہوا
 اور بیسے یہ دمی یا اسکو کہ غرضتوں اور دمی کو ہم غرضتوں ہم جویم جائز سے کہنا از مہ یا مان کمال و لا شیس الوصی فی الیہ الی القیم نفسہ فان فعلت فہذا
 بالبیعہ اور دمی سو دمی کی کر سے قیہ کے ال میں اپنی ذات کے فائدہ کو یا سنے سوا اسکو شیء یا دمی و اس مال میں تجارت کی تو منفعہ کو غیرت کر سے
 و جاز لو ان شرف من مال البتیر الی البتیر و تمامہ فی الدرہ و اسو دمی جائز سے اگر دمی تجارت کر تو قیہ کے ال میں قیہ کو یا سنے اور اسکا پورا
 بیان عدد میں عوہم در میں خانیہ سے مذکور ہے کہ دمی کو قیہ کے ال یا دمی کے ال میں تجارت کر یا اپنے دمی جائز نہیں اور اگر تجارت کی اور نفع ہوا تو
 راس المال کا مانان و دمی اور نفع خیرات کر طرفین کے نزدیک اور دمی و بیسے ترکہ نفع دمی کو حلال پر تجارت کر تو اتہم قلث و فی الکتابہ لا یلکیان
 الوصی بقیہ شیء یا قفل سن شرف الیہ مستثنیٰ الوصیۃ بقیہ عینہا من خلائین کہتا ہوں اور شلایس میں کہ دمی کسی چیز کی
 بیج کا مال نہیں شرف منفعہ کے کہن میں اگر ایک سکہ و بیت میں ان شرف منفعہ سے بیج جائز سے یعنی جبکہ دمی نے اپنے غلام کی بیج کی و بیت کی فلا شخص
 سے ہم اور فلا شخص شرف منفعہ کی بیج پر انھی شرف و انو اب دمی کو شرف منفعہ کے کہ کر یا درست ہو لیکن ثلث قیمت سو کہ کر یا تو بھی درست نہیں کہنا فی العطا

درون و مسیون کے ولایت کے اوس اس سے تو اب بہت کا مقام میں کشادہ و جلیان کا شرف مدین الف علی مسیت و شہادت
 الاخصی بن لادن و لادن بن علی بن جبریل سے گواہی دے دو مرد و کتے اور دو کھوکھوں کو بطور ہزار درہم فروخت کی گئی کہ اس میں ہزار درہم کے گواہی دینے والے
 شخصوں کی ہزاروں گواہیوں کو بطور اتنا سلی ہزار درہم فروخت کر دیں کہ ان میں سے ہزار درہم کے گواہی دینے والے نے ہزار درہم کے گواہی دینے والے کے ہزار درہم کے
 گواہی دے دی وہ تو گواہان میں میں بن جعفر شہادت کے ذریعہ وصیۃ العینہ پر خلاف شہادت ہر فرق کے ہزار درہم کی وصیت میں
 یعنی ہر فرق نے دے دو مرد و فرق کو بطور گواہی دی کہ بیٹے اور گواہ ہزار درہم کی وصیت کی جو سو گواہی باطل ہے و قال ابویوسف لا یقبل
 فی الذکر ایضا وقد تقدم فی الشہادۃ احیاء اور ابو یوسف نے کہا کہ دین میں بھی گواہی قبول نہیں ہائے وصیت کی اور ابویوسف نے
 کہا یا شہادت میں پہلے ہر گروہ پر چکے اور شہادت کے لاکھوں بعد و الاخصی بن لادن مالہ او الدراہم المسلمۃ لا تنزل فی التسلک
 قسب تسلک ایسیدوں کی گواہی غلام کی وصیت کی اور چیلہ کی گواہی ثلث مال کی یا غیر میں دراجہ کی وصیت کی سبب ثابت کرنے گواہی کے
 شرکت غلام کو تو باطل ہوگی ہم کل امت میں غلام میں دو خلع سے تو ثلث مال کی وصیت میں تباہی غلام میں شرکت ثابت ہوگئی اور شرکت قبول
 شہادت کی مانع ہے و فیہ کو شہادۃ جلیان بالوصیۃ لیدان کا بعد و شہادۃ لہما للشہادۃ بالوصیۃ بعد
 اخیر لانہ لا یستلک فلا یقبل فیہ اور گواہی صحیح ہے اگر دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی
 دی اور شہادۃ لہما شہادۃ شہادۃ و ہر فرق میں گواہی دی ہر فرق میں شرکت ثابت نہیں ہوتی
 بھی نہیں ہوگواہی پر قبول ہو کہ فی الزبانی شہادۃ الوجبات ان المیت اوصی بالبدن معھا لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت
 حینئذ فیہما لغت صحت ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 دو مرد کے ساتھ ہر گواہی کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 تیسرا وہی لادن بن جبریل اور وہی کا خود اقرار کیا تو اب دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 ثابت ہو چکا لانہ ان یذکر ذلک ای ذی الذی انہ وصی معھما حینئذ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 کہ وہی کہ نہ اسکا وہی کر یعنی ذی الذی انہ وصی معھما حینئذ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 اوصی الی رجلین لہما نصیب حاکم لادن کہ وہی کہ نہ اسکا وہی کر یعنی ذی الذی انہ وصی معھما حینئذ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 گواہی ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 استخفافا اور یہی گواہی کا خود اقرار کیا تو اب دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 استمان کے خلاف شہادۃ فیہما بان اباہما وکل ذلک فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 القاضی لا یجوز ان یصلح لہما ذلک بخلاف الوصیۃ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 اوکے اپنے زید کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 اسو اسکو کہ قاضی زید کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 لالہ و لادن العزل وان لہما نصیب لادن کہ وہی کہ نہ اسکا وہی کر یعنی ذی الذی انہ وصی معھما حینئذ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 کہ وہی کہ نہ اسکا وہی کر یعنی ذی الذی انہ وصی معھما حینئذ فیہما لغت لا تباہی لہما کا فیہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت
 جاری کیا اپنی ذات کے ال سے نوادہ ہر فرق میں شرکت ثابت ہے کہ دو مرد و دو مرد و دو مرد کو بطور کسی پر خلاف غلام کی وصیت کی گواہی دینے والے ہر فرق میں شرکت

مسائل کو رد نہ کرنا کہ قبیل قول انصاری فیما بینہ من الاتفاق بلا خلاف فی نفی عشرہ مسئلہ علی الاکثرہ و می کا قول فرم کرنا
 دعوین بدون گواہی کے مقبول ہے اگر ہر مسئلہ میں مقبول نہیں جتنا پیشابہ میں مذکور میں ہم مسائل مذکور کو شمار میں لے کر تاحی ادعی قضائہ
 دین المیرت پہلا مسئلہ ہے کہ وہی نے دین بیت کے اور کیا دعوی کیا ہم موت اور کسی عید کو کہ وہی نے دعوی کیا کہ عید میں سری کا
 لینے مال سے او کیا اور دینیم اور کسی کذب کرتا ہر اور اسکے او کرنے پر گواہ نہیں ہیں تو قول وہی کا مقبول ہو گا اور ادعی قضائہ من مالہ بعد
 بیم الذلک قبل قضائہ ثمنہا دوسرا مسئلہ ہے یا دعوی کیا ادوی دین بیت کا اپنے مال سے بعد کر بیچے اور اسکے ضمن قیصر کے لیے
 او ان المیرت مسئلہ مال اسفولہم صحاح تیسرے مسئلہ ہے یا دعوی کیا کہ میر نے دوسرے مال ضائع کیا سو وہی نے اور کا ادوان دیا
 ہم صورت اور کسی عید کے کہ وہی نے میر سے کہا کہ تو نے اس مرد کا مال غصب میں آنا لے کیا تھا اور میر نے تیرے طریق سے او کیا تھا سو میر نے اسکی کذب
 کی تو میر کا قول مقبول ہو گا اور وہی خاص سے کہ نزدیک کذا فی الطحاوی او اذ نہ لہ بکفر فکرمہ دیون فقصاھا عتہ چوتھا مسئلہ
 ہے یا دعوی کیا کہ وہی نے تیر کو تجارت کا اذن دیا سو میر پر کو کون کے دین ثابت ہو کر میر سے وہی نے او کو اور کیا تیر کو عرف خود آذی حراج
 ارضیہ فی وحق لا تقبل الذلک عتہ پنجواں مسئلہ ہے یا دعوی کیا کہ او تیر کو زمین کا خرما دیا او کیا اس وقت میں کہ زمین زراعت کے لائن تیر
 ہم تو اگر زمین زراعت کے لائن جو قصور سے دن تو بالاتفاق وہی کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہو گا بشرطیکہ وہی ادوی میر متفق ہوں موت موقوف بقوت
 پر کذا فی الطحاوی او جعل عیدہ لکلا وقت چھٹا مسئلہ ہے یا دعوی کیا کہ میر نے کو غلام کر کے کڈ دیا تیر اس کے غلام دینے کا ہم عید محمد کا قول
 سے اور برود سے کہ نزدیک وہی کا قول مقبول ہے اور اگر وہی نے کسی شخص کو غلام کے لائے پر بطور جارہ کے متفر کیا تو بالاتفاق وہی کا
 قول مقبول ہے کذا فی الحموی و الطحاوی او فیکل احدہما لکل واحد منہما سوا ان مسئلہ میر پر یا دعوی کیا کہ میر نے کو غلام کر کے قید دینے کا اور
 بالاتفاق علی حکم یہ آٹھواں مسئلہ ہے یا دعوی کیا کہ میر نے کو محمد پر خرما کرنا ہم موت اور کسی عید پر کہ وہی نے میر سے کہا کہ ناسی نے
 تیر و ادوی بھائی کیا سنے اتنا ہی نہ تیر سے ال سے متفر کیا اور میں نے او کو آدہ میں اور کیا اور میر نے کہا کہ میر سے او پر کسی ناسی نے میر حکم
 نہیں کیا تو میر کا قول مقبول ہو گا اور وہی خاص سے کہ نزدیک کذا فی الطحاوی عن تارخانہ او علی وقیعہ ملاذین ماعنا زوال مسئلہ
 یا دھکر فرم کرنا کہ میر نے کو غلام منہر جہ کے ہم عید تو محمد کا اور او پر سے کہ نزدیک وہی کا قول ہے اور اگر غلام زندہ ہو تو بالاتفاق
 وہی کا قول مقبول ہے کذا فی الطحاوی او لکلا فغان علیک حافی دینند یا وہی نے دعوی کیا کہ میر پر او مال کے خرما کرنا کہ جو میر پر دہاں
 تھا ہم بیسلسلہ اشباہ میں مذکور نہیں اور اگر اسکو شمار کیے تو میر سے ہرے میں وجہ اس مسئلہ کی یہ ہے کہ وہی نے میر پر دہاں کو میں ادوی دین سے
 فارغ الذمہ ہوا جو ان تو اسکی تصدیق میں ہر شہادت کے نہ ہوگی کذا فی الطحاوی و کذا من مال بقصرہ حال غیبتہ مالکہ و اراد انہی عہ و دین
 مسئلہ میر سے اس طرح وہی نے دعوی کیا کہ میر نے میر پر اپنے مال سے جبکہ میر کا مال حاضر تھا اور او میر پر لے لانا وہی کا ہم بشرطیکہ وہی
 نے اس پر گواہی ہو کہ میں ابنا ان خبر کرتا ہوں میر پر لے کر اسل اور گواہی میر پر گواہ کر لیا تو میر جو مال ہاڑے کذا فی الطحاوی عن تارخانہ آذ
 انہ ذمہ المیرت اس آذ و ذمہ قصہ تھا من مالہ و حق یہ کہ گواہ بران نہیں لے سکے یا دعوی کیا کہ او تیر کو تیر کا خرما کر دیا ایکوتر سوا او کا
 مہر او کیا انجو مال سوا مالکہ نہ عورت زندہ نہیں سے اثنا عشر ایچہ فیہ فرادعی انہ کان مضار دسجا بارہواں مسئلہ ہے کہ
 وہی نے تجارت کی اور فائدہ حاصل کیا ہر وہی کیا کہ او تیر بھاریات کے تجارت کی ہم بھان بھی عید شہادت شرط سے اور اگر وہی نے مفاد
 پر گواہ کر لیا ہو تو فیق میں شریک ہو گا کذا فی الطحاوی و لا دلیل ان کل شیء کان مسلطاً ذلیک فائدہ یصلان فیہ و لا کذا کہ عہ
 مسئلہ میں مذکورہ میں میر نے کہ جس چیز پر وہی مسلط ہو تو اس میں او کی تصدیق کیا ہوگی اور میر و مسلط اور تین میں نہیں تو اس میں او کی بات
 تصدیق ہوگی ہم تصدیق میں ہوگی قسم کے ساتھ جبکہ ظہر حال او کا کذب ہو کذا فی الحموی مقیمہ للعادی و صفائی سبغہ مواضیم مستوفی الاکثرہ

[illegible]

卷一

کی تہہ پہلی باوجود قریب کی رعایت کرنیکے واسطے غشتے کا شمار ہوگا بعد رکبہا جائے کہ شاید وہ عورت ہوا اور غشتے مرد کے ساتھ مذہبی ایک تہہ
 دین ہر مرد کے بچہ رکبہا جائے اور وہ دون کے درمیان میں کا پڑو گیا جائے تاکہ بزرگ و قدوں کے بچے ہو جائے اور یہی حکم ہے مرد و عورت کا جبکہ ایک ایک تہہ
 میں جن ہوں اور اگر عورت انسانی ساتھ جن ہوں غشتے کو مقدم کرنا چاہیے شاید کہ وہ وہی غشتے کا لفظ ہو کہ جو کہ عورت کا غشتے میں جن ہوں اور اگر عورت کے
 داخل کے سبب کثافت الخ و قدما فی وجہ فی الحکاویہ کا اشتباہ بل یحتمل فیہ تا لیس فی غشتے کا لفظ غشتے کے تمام احکام کے مسائل میں شایع ہو
 مذکور میں بلکہ یہ نیز دیکھا کہ اس میں ایک البتہ بلکہ ان پر ہم منجملہ مسائل غشتے کے بعد ہو کر اسکی امت میں ہم نہیں مگر عورت کو بواسطہ اسکی غایت
 عورت کی مانند ہی شکل میں اور انھیں میں اور وہ نکاح کرے نہ عورت سے نہ مرد سے اور اگر اسکی مرد سے نکاح کیا اور مرد اسکی ساتھ جاء کیا تو نکاح جائز ہو گیا
 با عورت سے نہ نکاح کیا اور وہ جاء نہ ہو تو نکاح اب صحیح ہو گیا اور اگر اسکی اپنی مانند دوسرے غشتے میں نکاح کیا تو جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 و لا فی البیارات اقل الغشیہ یعنی انہوں نے کہا کہ یہ لفظ غشتے کا لفظ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 غشتے سے چنانچہ ہم اسکی تفسیر غشتے میں بیان کی ہے ہم اقل الغشیہ یعنی مرد اور عورت کے دو حصوں میں جو حصہ کہہ کر ہو گا وہ اسکو یا مانگا جائے نہ جب جو
 نام کا ہے غشتے میں نکاح کے بعد کو نظر کرنے کے اسکو مرد فرض کرنے میں یک قدر غلط ہو اور عورت فرض کرنے میں سنا ہو چکا ہے تو ان دو حصوں میں جو کہ مرد ہو گا وہ
 غشتے کو کہلائے گا اگر اگر اللہ تعالیٰ میں غشتے مرد نہ ہو گا تو اسکو کہہ کر غشتے کا لفظ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 نہ حالت ہو گی خواہ کہ حصہ یا محرمی وہی حالتی اسکو لیسب میں ہو تو اسوہ الحالیہ نقل اور حرام و دو کو شامل ہو گا ان فی الحکاویہ غشتے و قال الیضف
 الغشیہ لیسب میں اور اس میں کہ اگر کہ دو حصہ میں سے نصف اسکو کہہ کر غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے و قال الیضف
 واحد لیسب میں لکن غشتے کا باب مرد کا اور غشتے کے ساتھ ایک بنا اور اسکی جہاں تو یہ کہے دوسم میں اور غشتے کا ایک حصہ ہم
 غشتے میں کہ نام کے نزدیک غشتے عورت کے حکم میں ہے یا نہ میں تا غشتے کا اسکا مرد ہو یا نہ لکن غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 صاحبین کے دلیل غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غشتے کا ایک حصہ ہم میں سے نہیں ہے نہ اسکو کہہ کر غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 ہوا ہم تو ضمیمہ اسکی یہ کہ بیان اثبات مال کی ابتدا تو حاجت ہوئی ہو سبب احتیاط مال کا بیان کرنا ضرور ہو گا و ذکر کے سبب یہ بانوشت کر
 سبب اور غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 میراث کی عورت کی وہ لیسب میں نکاح ہو تو میں نے یہ کہہ کر غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 ذکر اقل غشتے کا کہ وہ دو حصہ میں سے نصف اسکو کہہ کر غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 ہم مرد ہی غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے
 سدس اقل سے نصف سے ہم تو عورت مذکورہ میں شہر کے نصف حصہ پر اور ان کا نہائی اور غشتے کا باقی ال یعنی سدس و لو قولہ ان فی الحکاویہ غشتے
 و قال الیضف لیسب میں اور اگر عورت مذکورہ میں غشتے کو عورت فرض کرے تو اسکا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر
 دو تو قدر میں نہیں ہے شہر کے سدس حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر
 سبب غشتے کی میراث اقل الغشیہ میں شہر کے سدس حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر اور اس کا نصف حصہ پر
 حصہ سدس ہو اسکو کہہ کر سدس اقل سے نصف سے ہم تو عورت مذکورہ میں شہر کے نصف حصہ پر اور ان کا نہائی اور غشتے کا باقی ال یعنی سدس و لو قولہ ان فی الحکاویہ غشتے
 لکھ لکھ عصبہ و لو قولہ ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے میں نکاح کرنا جائز نہیں لکن ان فی الحکاویہ غشتے

[illegible]

ان پر ہے اور دو تہا بنان واد ابراد اگر داد کی نگہ باب ہوتا تو تمام فقہ و کسی پر واجب ہوتا کہ ان فی الاشباہ ووسلہ ابنا المصنف فی ذواہرہ
 تفسیر من الفصل اول حصہ اول باب مہر حبہ ہذا فی تفسیر لہ فی سطر وکلا لاول وایضا غیر کہ اور حصہ سطر مطلقا متعنی بقولہ اور ایضا غیر کہ
 بعد از لفظ لہ فی سطر کا لفظ حبہ کی تفسیر لہ فی سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 مسئلہ زیادہ کیا ہو فہم لیس سطر کے ہر ایک مسئلہ میں کہ ابنا ہوا فہم لیس سطر کے ہر ایک مسئلہ میں کہ ابنا ہوا فہم لیس سطر کے ہر ایک مسئلہ میں کہ ابنا ہوا
 اگر کسی اور ایک وقت جو کہ مکرانہ کر لیا ہو اور اگر شرط کیا ہو تو جرح جائز نہیں اور اگر ایک مسئلہ کو کسی مسئلہ کے دلی سے یا دوسرے کے ہر ایک مسئلہ کے
 ہر ایک مسئلہ کو جرح کر کے مطلقا منتہی یعنی شرط اور بلا شرط ہر صورت جرح جائز ہے شام نے کہا کہ نو دلی غیر اب کا فہم دواہر کو بھی شامل ہے تو دواہر بھی
 دلی کی ابتدا مطلقا جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 من ای حیۃ کا نا و لہ فی سطر کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 ہر ایک مسئلہ کو جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 سطر جو مثال انتہی ہے تو لہ فی سطر کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 دواہر کو بھی عام کر کے جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 زیادہ یا دواہر کو بھی عام کر کے جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 فیصلہ آمدی و اللہ اعلم بالصواب اور ان کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 الباقی مہر حبہ و آخر الزمرہ میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 کہ ایک وقت نہ ہو کہ اور ان باب کو جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 سطر ایک دوسری صورت میں ہے کہ ایک شخص مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 ان کی یعنی میں سطر اور ان کی میں سطر ایک جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 مشغل ذکر ابنا مہر حبہ ہذا میں سطر ایک جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 انتہی و اللہ اعلم بالصواب اور ان کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 وہ بھی میں اپنے ان کی اور جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 میں ذوی الاموال کا سبب مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 سطر میں میں ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 فیما بینہ و مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 بعدہ کی جانب ہوتی ہے مطلقا خواہ جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 اسکیا بن باب النجس میں ہے کہ ایک شخص مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 طرح اسکو الدبر کی اور جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 دواہر میں میں دواہر ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 وہ بعد فاسد ہے انتہی میں ان کا باب تو ان کی ان جرح کر کے مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور
 مستعمل کرنا چاہیے کہ وہ کہ اس میں حدیث میں ہے کہ ایک شخص مکرانہ کر لیا ہو ایک مسئلہ کا فہم لیس سطر میں ہے ابنا مہر حبہ ہذا میں مسکن دواہر ابنا مہر حبہ کے تہرہ مسکنوں پر ایک اور

قطعه تاریخ آرد و طبع ترا دشا عربا جوش و خروش مدلولی نواب نیاز احمد خالصا

سجل درخت کار ترجمه	جو صدیقی طبع بن اس طرک	کر مثل اسکا عالم بن دیکه بن	ده پنجر کا
ندائی برک کرب و کتاب	قطعه تاریخ فارسی طبع از مستقیم علی تخلص خوانان بریلوی	دو ہفت نے پر	
در ساک طبع آہ این در کون	کہ شمش ندیدہ گویدہ خلق	چاکر سر شری علی سال طبعش	گفتا کتاب پسندید

ایضا در فارسی

لیع این کتابید در خشتان	بر صید از دست کتاب خان بافر	پیر در سیر سانش گنت توکان	شدہ پیش طبع در چ
-------------------------	-----------------------------	---------------------------	------------------

ایضا در فارسی

بہر عالم درختار	بہر جانب طبعش رفت شہرت	اگر برسی زمین اندوہی ایمان	کجو ہم سال اورا پیش طبعیت
-----------------	------------------------	----------------------------	---------------------------

ایضا در اردو

بہر ملوی صاحب کرم	سلامت انگور کھنے زب اکیر	اتہون نے طبع فراہمی تحسین	کتاب درختار ای برادر
بت مستند اسکو سائل	فی جس سوی بہن را و پیسہ	کہہ خوان سو خوانان کی تاریخ	لوحہ پائی بھر کتاب فقہ مستند

	قطعه تاریخ از شیرین نقاشی مہولال کاتب نسخہ ہذا		
بشکر کہند طبع این کتاب عجیب	کمال ہیبت و خشت بجا مان افزاد	ز جوش طبع بی سال گفتن ابن سلام	ہزار دو صد چھٹا و دہشت ہجری

ایضا در اردو

بہر گنج بہر نسخہ ناود	فکر تاریخ تب ہوئی پیدا	سردین سو بھر پایا سال طبع	در تابا بے شہریت کا
-----------------------	------------------------	---------------------------	---------------------

استہار

جہان فون لاسٹہ ۱۸۰۰ء میں بھی جرمنی کو رشتہ برقی ہو گئی صاحب دین اجارت مہری عاجز کے قصد طبع فرائض

اطلاع

۱) جس کتاب پر ناظرین مہر طبعی اور اخراج نامین اور کو سہ دین فسر کریں اور ہرگز قصد خریداری مستند نہیں +

تنبیہ

۱۱ سہ سہ اس بات کے کہ یہ کتاب طبع مدد فی میں ملے اور ہرگز سطر خوان لوح قلمس اور ہرگز لکھی گئی +

